اُردو ترجمہ

مُسند

سیدنا زید بن علی بن حُسین بن علی رضی اللہ عنہم

المتوفی ۱۲۲ھ

ترجمہ و تحقیق و تخریج

مولانا محمد اشرف

خانقاہ و دار العلوم سید احمد شہید گوجرانوالہ

زیرِ نگرانی: سید نفیس الحسینی

ناشر

دار النفائس

کریم پارک ۲ راوی روڈ
لاہور

اشاعت اول

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

اردو ترجمہ

مسند

سیدنا زید بن علی بن حسین بن علی

اردو ترجمہ : مولانا محمد اشرف

ناشران : زید شاہ و بلال شاہ

مطبع : نفیس آرٹ پریس لاہور
7322408

دارالنفائس نفیس منزل کریم پارک راوی روڈ لاہور۔

حرفِ نفیس

الحمد لله وحده ، و الصلوٰة و السّلام علی من لا نبیّ بعده

سیدنا امام زیدؓ کے شیوخ و تلامذہ

حضرت سیدنا زید بن علیؓ خانوادہ نبوت ﷺ کے چشم و چراغ تھے، اہلِ بیتِ کرامؓ کے علماء و فضلاء میں پایہ بلند رکھتے تھے، آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، آپ نے بڑے بڑے شیوخ کا زمانہ پایا، بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اُن سے احادیث روایت کیں۔ حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ کو دیکھا جو صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے، اُن سے بعض احادیث روایت کیں۔ حضرت زیدؓ اپنے والد ماجد علی ابن الحسینؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ "ابو الطفیلؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ وہ نوجوان لڑکے تھے۔"

قاسم بن عبدالعزیز بن اسحاق بن جعفر البغدادیؒ کا بیان ہے کہ: "زید بن علیؓ پر اللہ تعالیٰ نے علم کھول دیا تھا، فضلائے امت کی ایک جماعت سے انہوں نے اخذ علم کیا"

امام زیدؓ نے بعض صحابہؓ اور اسی طرح تابعینؒ کی ایک جماعت سے روایت کی۔ امام زیدؓ نے اپنے والد ماجد علی ابن الحسینؓ سے اور اپنے برادرِ بزرگ محمد الباقرؒ اور محمد بن اسامہ بن زیدؓ سے علم حاصل کیا۔ اسی طرح انہوں نے ابان ابن عثمانؓ، عروہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن ابی رافعؓ سے روایتِ حدیث کی۔

کیونکہ علمی و روحانی اعتبار سے امام زید کی شخصیت کو بنانے سنوارنے میں سب سے بڑا کردار آپ کے والدِ ماجد اور برادرِ اکبر کا ہے، لہذا ان دونوں کے شیوخ و تلامذہ کا تذکرہ بھی درج ذیل ہے۔

سیدنا علی ابن الحسینؒ کے چند شیوخِ حدیث:

۱)والدِ محترم حسینؓ	۲)(عبداللہ) ابن عباسؓ
۳)مسور بن مخرمہؓ	۴)ابو رافع مولیٰ النبی ﷺ
۵)ذکوان مولیٰ عائشہؓ	۶)ابو ہریرہؓ
۷)عمرو بن عثمان عفانؓ	۸) سعید بن المسیبؒ
۹) سعید بن مرجانہؒ	۱۰)عائشہؓ
۱۱)صفیہ بنتِ حسینؓ	۱۲)ام سلمہؓ
۱۳) زینب بنت ابی سلمہؓ	

(زید بن علی ۴، تہذیب التہذیب ۲/۳۰۵، منہاج السنۃ النبویۃ، ۲/۲۴۳، صفوۃ الصفوۃ ۲/۲ ۱۰)

حضرت امام زین العابدینؒ سے خلقِ کثیر نے استفاضہ کیا، آپ سے روایت کرنے والے چند اصحاب کے نام حسب ذیل ہیں:

۱)ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ	۲)طاؤوس بن کیسانؒ
۳)الزہریؒ	۴)زید بن اسلمؒ
۵)عاصم بن عمر بن قتادہؒ	۶) عاصم بن عبیداللہؒ
۶)القعقاع بن حکیمؒ	۷)یحییٰ بن سعید الانصاریؒ وغیرہم

(منہاج السنۃ النبویۃ ۱۳/۵ ۱، تہذیب التہذیب ۲/۳۰۴)

امام زہری فرماتے ہیں: " لم أر هاشمياً أفضل من علي بن الحسين، وما رأيت أحداً كان أفقه منه"

(تہذیب التہذیب ۲/۳۰۴، منہاج السنۃ ۲/۱۲۳)

حضرت امام زین العابدینؒ کی وفات کے وقت حضرت زیدؒ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد زیدؒ اپنے برادرِ بزرگ امام محمد باقر کی تربیت و عنایت میں چلے گئے، وہ اپنے زمانے کے بڑے علماء میں سے تھے اور لوگوں میں اُنکا علم و فضل مشہور تھا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بیان ہے:

"إمام محمد باقر من خيار أهل العلم والدّين وقيل إنّه سمّي الباقر لأنّه بقر العلم، لا لأنه بقر السجود جبهة"

(منہاج السنۃ ۲/۱۱۳)

امام محمد باقرؒ نے صحابہ کرامؓ اور تابعین کی کثیر جماعت سے علم اخذ کیا، بقول ابن حجرؒ:

عن أبيه وجديه الحسن والحسين وجد أبيه علي بن أبي طالب مرسلاً، وعم أبيه محمد بن الحنفية وابن عم جده عبدالله بن جعفر بن أبي طالب وابن عمر وأبي هريرة وعائشة وأم سلمة وأبي سعيد الخدري، وروى كذلك عن عبيدالله بن أبي رافع وحرملة مولى أسامة وعطاء بن يسار ويزيد بن هرموز وأبومرة مولى عقيل بن أبي طالب وغيرهم رضي الله عنهم.

(تہذیب التہذیب ۹/۳۵۰)

امام محمد باقرؒ سے خلقِ کثیر نے روایت حدیث کی۔

۱) آپ کے بیٹے امام جعفر صادق
۲) اسحاق السبیعی
۳) الأعرج
۴) الزہری
۵) عمر بن دینار
۶) ابو جہضم موسیٰ بن سالم
۷) القاسم بن الفضل
۸) اوزاعی
۹) ابن جریج
۱۰) عبداللہ بن ابی بکر
۱۱) عمرو بن حزم
۱۲) بسام الصیرفی
۱۳) محمد سوقہ
۱۴) مکحول بن راشد وغیرھم رضوان اللہ علیہم اجمعین

(تہذیب التہذیب ۹/۳۵۰)

"وقد كان أبو جعفر (محمد الباقر) مشهود له بالفقه كما كان في الحديث وكان الإمام أبوحنيفة فضله وقدره"

(مناقب ابی حنیفہؒ، الامام زید بن علیؓ، الخطیب، لابن ابزار بحوالہ عن زید بن علیؓ، لابی زہرہ ۳۸/۳۷)

وفات امام محمد باقر بعمر ۷۳ سال ۱۱۷ھ

(صفۃ الصفوہ ۲/۱۱۱ ص ۵۱)

امام زید بن علیؓ کے تلامذہ:

امام زید بن علیؓ پہلے مدینۃ المنورہ میں مقیم رہے پھر کوفہ میں منتقل ہوئے اور وہاں کے فقہاء سے مذاکرے ہوئے، مثلاً:

۱)محمد بن عبدالرحمٰن بن لیلیٰ ۲)امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت ۳)سلیمان بن مہران الاعمش اور دیگر علمائے کوفہ سب کا آپ سے تلمذ تھا، انہوں نے امام زیدؒ سے فقہ حدیث اور تمام علوم دین حاصل کیے۔

الحافظ المزی نے امام زیدؒ کے بعض تلامذہ کے نام دیے ہیں جنہوں نے ان سے روایت حدیث کی، ان کے نام حسب ذیل ہیں:

راویانِ حدیث از امام زید بن علیؓ

۱)الاجلح بن عبداللہ الکندی ۲)آدم بن عبداللہ الخثعمی
۳)اسحٰق بن سالم ۴)اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی
۵)بسام الصیرفی ۶)ابو حمزہ ثابت بن ابی صفیہ الثمالی
۷)ابن اخیہ جعفر بن محمد بن علی الصادق ۸)ابنہ حسین بن زید
۹)خالد بن صفوان ۱۰)ابو سلمہ راشد بن سعد الصائغ الکوفی
۱۱)زبید الیامی۔ ۱۲)زکریا بن ابی زائدہ
۱۳)زیاد ابن المنذر الھمدانی ۱۴)سعید خیثم الہلالی
۱۵)سید بن منصور المشرقی الکوفی ۱۶) عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ
۱۷)شعبہ بن الحجاج ۱۸)عباد بن کثیر
۱۹)عبداللہ بن عمرو بن معاریہ ۲۰)سلیمان الاعمش
۲۱)ھاشم بن ابرید ۲۲)عبدالرحمن بن ابی الزناد
۲۳)عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب

۲۴) عبید بن اصطفیٰ — ۲۵) ابو ہریرہ عریف بن درہم

۲۶) عمر بن موسیٰ — ۲۷) ابو خالد عمرو بن خالد الواسطی

۲۸) ان کے بیٹے عیسیٰ بن زید — ۲۹) فضیل بن مرزوق

۳۰) کیسان ابو عمرہ القصار الکوفی — ۳۱) محمد بن سالم

۳۲) محمد بن شہاب الزہری — ۳۳) المطلب بن زیاد

۳۴) ابو الزناد السوج بن علی الکوفی — ۳۵) ہارون بن سعید العجلی

۳۶) عبد الرحمن بن حارث عیاش ابن ربیعۃ المخزومی

۳۷) کثیر النوا — ۳۸) ہاشم بن ابرید

(تہذیب الکمال للحافظ المزی، سیر اعلام النبلاء ۲/۰۳۲۲، تہذیب التہذیب ۳/۰۱۵)

مؤلف الروض النضیر نے آٹھ صفحات میں تلامذہ کے نام دیئے ہیں، ان میں بعض نام الحافظ المزی نے نہیں دیے، ان میں سے چند نام یہ ہیں:

۱) نصر بن خزیمہ — ۲) قیس بن الربیع

۳) سفیان بن السمط — ۴) عیسیٰ بن ابی فروۃ

۵) الحسین بن صالح بن حیی — ۶) محمد بن الفرات الجرمی

۷) عبد اللہ بن الزبیر عم ابی احمد الزبیری — ۸) عبد اللہ بن عثمان الاشجعی

۹) خباب زید بن معتب — ۱۰) سالم بن ابی حفصۃ

۱۱) عبد اللہ بن عتیبہ — ۱۲) عثمان بن عائشہ

۱۱) عبد اللہ بن عثمان الفہدی — اور دیگر علماء

حضرت زیدؒ گوناگوں علمی اور روحانی صفات کے مالک تھے۔ ان کا خاندان مہبطِ وحی تھا، جس نے ساری دنیا کو علم و عمل کی دولت سے مالامال کیا۔ حضرت زیدؒ ان تمام صفات سے متصف تھے جو حضور نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کی ذاتِ گرامی حدیث پاک اور فقاہت دین میں امامت کے مرتبہ عالی پر فائز تھی۔ تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ آپ نے تیرہ، چودہ سال قرآنِ پاک کی

تلاوت اور اسکے فہم و ادراک میں صرف کئے، جس کی وجہ سے وہ "حلیف القرآن" کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ اپنے وقت میں قراءاتِ قرآنیہ کے بھی امام تھے، پیشِ نظر کتاب اسکے اسی کمال کا واضح ثبوت ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اپنے جدِ بزرگوار سیدنا حسین بن علیؓ کی سنتِ جہاد کو ایک بار پھر زندہ کیا، اُن کی اس خصوصیت کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا: "(اس وقت ہشام بن عبد الملک اموی کے خلاف) حضرتِ زیدؒ کا میدانِ جہاد میں نکلنا جنابِ رسول اللہ ﷺ کی بدر میں تشریف بری کے مشابہ ہے"۔

حضرت حسین بن زیدؒ فرماتے ہیں" میں عبداللہ بن الحسنؒ (عبداللہ المحضؒ بن الحسن المثنیٰؒ بن الحسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب) کے پاس سے گزرا، جبکہ وہ نبی پاک ﷺ کی نماز کی جگہ پر نماز ادا کر رہے تھے تو ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا میں ان کے پاس آیا، فارغ ہونے کے بعد مجھے فرمایا "میں نے تمھیں بااختیار پایا ہے لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہیں نصیحت کروں، شاید اللہ تعالیٰ اس کی بدولت تمھیں نفع دے۔ اللہ نے تمھیں وہ مقام دیا ہے، جو صرف تم جیسوں کو ہی ملتا ہے۔ تم ابھی نوجوان ہو لوگ تمہیں اپنی نگاہوں کا محور بنائیں گے، خیر اور شر دونوں تمہاری طرف لپکیں گے۔ اگر تم اپنے اسلاف جیسے کام کرو گے تو ہم خیر ہی کو تماری طرف تیزی سے بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں اگر تم نے اس کے مخالف عمل کیا تو خدا کی قسم تم شر کے علاوہ اپنے پاس کچھ نہیں پاؤ گے۔ کیونکہ تمھارے آباء کا ایک تسلسل ہے اور ان میں قریب ترین زید بن علیؓ ہیں، میں نے اپنوں اور غیروں میں ان کا مثل نہیں پایا پھر جیسے جیسے آگے جاؤ گے تو فضلیت پاؤ گے جیسے علی ابن الحسینؓ پھر حسین بن علیؓ اور پھر علی المرتضیٰؓ"۔

سید نفیس الحسینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم خاتم الانبیآء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین امابعد۔

مسند زید پر تحقیقی کام کا آغاز مؤرخہ ۲ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۸۸ء میں مرشدی، مکرمی حضرت انور حسین شاہ نفیس رقم دامت برکاتہم کے حکم سے کیا لیکن علمی استعداد کی انتہائی کمی، کتابوں کی عدم دستیابی پھر نا سمجھی سے اپنے ہی پیدا کیے ہوئے فضول مشاغل کی کثرت نیز صحت کی مسلسل خرابی، ان وجوہ نے بار بار کام کو التوا میں ڈالا، طبعی طور پر بھی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اس پر مستزاد ہے علاوہ ازیں مسند زید جیسی کتاب پر تحقیقی کام تقریباً ناممکن بات تھی۔

لیکن حضرت شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی کرامت اور خاص توجہ ہی سمجھنا چاہیے کہ بالاخر یہ کام ۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۸ مارچ ۲۰۰۴ء کو اس ناکارہ کے ہاتھوں اختتام پذیر ہوا جب کہ ترجمہ کا کام اس سے پہلے ہی پورا ہو چکا تھا۔

اہل علم قارئین کرام اگر کوئی غلطی دیکھیں تو اس سیاہ کار کی خام کاری کا نتیجہ سمجھتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لیں اور قابل اصلاح باتوں سے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔

آخر میں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرماتے ہوئے خیر کا معاملہ فرمائیں اور دارین میں اسکی بہتر جزا عطا فرمائیں۔

وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ وازواجہ امہات المؤمنین الی یوم الدین برحمتک یاارحم الراحمین۔

فقط

محمد اشرف

(گوجرانوالہ)

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وسلم تسليماً كثيراً

كتاب الطهارة

باب في ذكر الوضوء:

حدثني عبد العزيز بن اسحاق بن جعفر بن الهيثم القاضي البغدادي قال : حدثنا ابو القسم علي بن محمد النخعي الكوفي قال : حدثنا سليمان ابن ابراهيم بن عبيد المحاربي قال : حدثني نصر بن مزاحم المنقري العطار قال : حدثني ابراهيم بن الزبرقان التيمي قال : حدثني ابو خالد

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

سب تعریف اللہ کو ہے، جو صاحب سارے جہان کا۔ اور اللہ کی رحمت ہو سیّدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور بہت زیادہ سلامتی۔

کتاب الطہارۃ

باب-: وضو کے بیان میں

حدثني عبد العزيز بن اسحاق بن جعفر بن الهيثم القاضي البغدادي قال : حدثنا ابو القسم علي بن محمد النخعي الكوفي قال : حدثنا سليمان ابن ابراهيم بن عبيد المحاربي قال : حدثني نصر بن مزاحم المنقري العطار قال : حدثني ابراهيم بن الزبرقان التيمي قال : حدثني ابو خالد

الواسطي رحمهم‌الله تعالى قال: حدثني زيد بن علي عن ابيه علي بن‌الحسين عن جده الحسين بن علي عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فغسل وجهه وذراعيه ثلاثاً ثلاثاً وتمضمض واستنشق ثلاثاً ثلاثاً ومسح برأسه وأذنيه مرة وغسل قدميه ثلاثاً. قال ابو خالد رحمه الله : وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل ينسى مسح رأسه حتى يجف وضوؤه ، (قال) عليه السلام : يعيد مسح رأسه ويجزئه ولا يعيد وضوءه .

الواسطي رحمهم‌الله تعالى قال: حدثني زيد بن علي عن ابيه علي بن‌الحسين عن جده الحسين بن علي عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اپنا رخ انور دھویا، تین بار کلی اور ناک مبارک میں پانی بھی تین بار ڈالا، اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں کا مسح ایک بار اور اپنے پاؤں مبارک تین بار دھوئے۔ [1]

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اپنے سر کا مسح بھول جائے یہاں تک کہ اس کے اعضائے وضو خشک ہو جائیں؟ تو انہوں نے فرمایا اپنے سر کا مسح کر لے یہ اس کے لیے کافی ہے اور پورا وضو نہ کرے۔ [2]

---

[1] ترمذی ابواب الطہارت (ص ۱۷، ج ۱) باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت موجود ہے۔

[2] منصف عبدالرزاق (ص ۱۵، ج ۱) باب من نسی المسح علی الرأس میں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

ترتیب اور موالات احناف کے نزدیک مستحب ہیں۔ قدوری ص ۱۹ کتاب الطہارۃ

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام: الاستنجاء سنة مؤكدة ولا يجوز تركها الا ان لا يجد الماء .

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام: المضمضة والاستنشاق سنة وليس مثل الاستنجاء .

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام: لا يجوز ترك المضمضة والاستنشاق في غسل الجنابة . قال عليه السلام : ولا باس ان يتوضا بسؤر الحائض ، والجنب ليس الحيض والجنابة في اليد انما هي حيث جعلها الله عز وجل .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا استنجا سنت مؤکدہ ہے۔ اور اس کا چھوڑنا جائز نہیں مگر یہ کہ پانی نہ ملے۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کلی اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے[2] لیکن استنجا کی طرح نہیں۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کلی چھوڑ دینا اور ناک میں پانی نہ ڈالنا غسل جنابت میں جائز نہیں[3]

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حیض والی عورت اور جنبی شخص کے پس خوردہ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں،[4] حیض اور جنابت ہاتھ میں نہیں، یہ وہیں ہے جہاں

---

[1] یہی احناف کرام کا مسلک ہے۔ قدوری ص ۳۳ باب الانجاس

[2] احناف کرام کا بھی یہی مسلک ہے۔ قدوری ص ۱۹ کتاب الطہارۃ

[3] قدوری ص ۲۰ کتاب الطہارت میں بھی اسی طرح ہے۔

[4] یہی احناف کرام کا مسلک ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص ۳۱، ج ۱) مصنف عبدالرزاق (ص ۱۰۸،۹، ج ۱)

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام: ولا يجوز ان يتوضأ بماء قد ولغ الكلب فيه ولا سبع .

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام : ولا بأس بسؤر السنور والشاة والبعير والفرس ، واما البغل والحمار فان كان لهما لعاب لم يتوضأ بسؤرهما ، وان لم يكن لهما لعاب أجزأ ان يتوضأ به وان كنت لا تدري

اسے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایسے پانی سے وضو جائز نہیں جس میں کتے یا کسی درندے نے منہ ڈالا ہو[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بلی، بکری، اونٹ اور گھوڑے کے پس خوردہ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں، مگر خچر اور گدھا اگر ان کی رال بہتی ہو تو ان کے پس خوردہ سے وضو نہ کیا جائے اگر ان کی رال نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے، اور اگر تمہیں معلوم نہیں کہ اس کی رال ہے یا نہیں تو اسے چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے ہاں اگر اس کے

باب سور الحائض میں مرفوع روایت اور امام شعبی حضرت حسن بصری وغیرہ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال بھی موجود ہیں۔ مؤطا میں ص ۸۲، باب الوضوء بسور المرأۃ میں بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول نقل کیا ہے۔

۱ جامع صغیر لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ (ص ۷۴) میں بھی اسی طرح ہے۔ قدوری ص ۲۴، کتاب الطہارۃ میں بھی اسی طرح ہے۔

۲ قدوری ص ۲۴، کتاب الطہارۃ اور جامع صغیر لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۷۴ میں بھی اسی طرح ہے۔

له لعاب أم لا فتركه أصلح الا ان لا تجد غيره .

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام : ولا يجوز الوضوء باللبن ولا بالنبيذ كان حلواً او شديداً . ولا يجوز الوضوء الا بالماء كما قال تعالى : (ماء طهوراً) .

(حدثني) ابو خالد قال : سالت زيداً بن علي عليهما السلام عما ينقض الوضوء فقـــال : الغائط والبول والريح والرعـاف والقيء والمدة

علاوہ پانی نہ ملے (تو اسے ہی استعمال کر لے) [1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا دودھ سے وضو جائز نہیں اور نبیذ سے جب کہ میٹھا یا گاڑھا ہو تو وضو جائز نہیں، وضو صرف پانی سے ہی جائز ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے "پانی ستھرائی کرنے کا" [2]

مجھ سے ابوخالد نے بیان کیا کہ میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ان چیزوں کے بارہ میں پوچھا جو وضو توڑ دیتی ہیں، تو انہوں نے فرمایا پائخانہ، پیشاب، ہوا، نکسیر،

---

[1] بکری، اونٹ اور گھوڑے کے پس خوردہ میں احناف کا بھی یہی قول ہے۔ (کتاب الآثار لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص۲) بلی کے بارہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے علاوہ بہتر ہے اگر اس سے وضو کر لیا تو جائز ہے۔ (کتاب الآثار ص۲) خچر اور گدھے کے پس خوردہ کو احناف مشکوک کہتے ہیں، جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے جواز وضوء کے قائل ہیں، (کفایہ ملحقہ شرح فتح القدیر ص ۹۹، ج ۱) حضرت حسن بصری، مجاہد اور عطاء رحمہم اللہ جواز اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کراہت کے قائل ہیں۔ (عبدالرزاق ص۱۰۴، ج۱، ص ۱۰۵)

[2] نبیذ اگر گاڑھا ہو تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے وضو جائز نہیں سمجھتے۔ (ہدایہ ص ۲۶، ج۱) اور اگر پتلا اور میٹھا ہو تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وضو جائز نہیں سمجھتے اور یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت ہے جب کہ ایک روایت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وضو جائز سمجھتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۲۵، ج۱)

والصديد والنوم مضطجعاً . قال زيد بن علي عليهما السلام : ولا باس بالوضوء من ماء الحمام .

(وقال) زيد بن علي عليهما السلام : اذا وطئت شيئاً من رجيع الدواب وهو رطب فاغسله، وان كان يابساً فلا باس به. قال : والخيل والبغال والحمير في ذلك سواء . وكان زيد بن علي عليهما السلام يرخص في لحم الخيل ويكره رجيعها وأبوالها .

(قال) زيد بن علي عليهما السلام: ولا باس بابوال الغنم والابل والبقر

قئے، پیپ، کچلہو (پیپ خون ملی ہوئی) اور نیند جو لیٹ کر ہو[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا حمام کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم جانوروں کا گوبر (یا لید) روند ڈالو اگر وہ گیلا ہے تو اسے دھولو اور اگر خشک ہے تو کوئی حرج نہیں[2] انہوں نے فرمایا اس مسئلہ میں گھوڑا، خچر اور گدھا برابر ہیں[3] اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما گھوڑے کے گوشت میں دیتے تھے اس کی لید اور پیشاب کو مکروہ سمجھتے تھے[4]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بکری، اونٹ، گائے اور جن جانوروں کا گوشت

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (قدوری ص ۱۹)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۵، ج ۱)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۸، ج ۱)

[4] گھوڑے کا پیشاب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی نجاست خفیفہ ہے جب کہ گھوڑے کی لید امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجاست غلیظہ اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے۔ (ہدایہ ص ۴۸، ج ۱)

وما يؤكل لحمه يصيب الثوب .

(قال) زيد بن علي عليهما السلام : ولا يجوز للمرأة ان تمسح على الخمار وان مسحت مقدم رأسها أجزأها .

(قال) زيد بن علي عليهما السلام في الدم يصيب الثوب : فان كان دون الدرهم فلا بأس به وان تغسله كان احسن ، فان كان اكثر من قدر الدرهم فاغسله .

(حدثني) ابو خالد قال : حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کوئی حرج نہیں[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا عورت کے لیے دوپٹہ پر مسح جائز نہیں، اور اگر وہ سر کے اگلے حصہ پر مسح کر لے تو جائز ہے[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے خون کے بارہ میں فرمایا جو کپڑے پر لگ جائے اگر وہ درہم سے کم ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر اسے دھوڈالو تو بہتر ہے لیکن اگر درہم سے زیادہ ہے تو اسے ضرور دھولو[3]

(حدثني) ابوخالد قال: حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اونٹ کی

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجاست خفیفہ جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی حرج نہیں۔ (کتاب الآثار ص ۷)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کتاب الآثار ص ۹)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (قدری ص ۳۳)

وطيء بعر بعير رطب فمسحه بالارض وصلى ولم يحدث وضوءاً ولم يغسل قدماً . (حدثني) زيد بن علي قال : كان يقول ابي علي بن الحسين ابن علي عليهم السلام : اذا ظهر البول على الحشفة فاغسله . قال : وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن القلس فقال : الوضوء في قليله وكثيره . (حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : (القلس يفسد

گیلی مینگنی روندی تو اسے زمین سے رگڑ دیا اور نماز پڑھی نہ نیا وضو فرمایا اور نہ قدم مبارک دھوئے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

امام علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے جب پیشاب عضو تناسل کے سوراخ سے بڑھ جائے تو پھر پانی سے استنجا کرو۔[2]

ابو خالد نے کہا اور میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے قئے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، وضو (ضروری) ہے تھوڑی میں بھی اور زیادہ میں بھی[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قئے وضو توڑ دیتی ہے۔[4]

۱؎ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۴۵، ج ۱)

۲؎ یہی مسلک احناف کا بھی ہے۔ (قدوری ص ۳۴)

۳؎ احناف میں امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۸، ج ۱)

۴؎ یہ روایت دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۵۱، ج ۱ باب الوضوء من الخارج من البدن الخ میں بھی بواسطہ حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ موجود ہے۔

الوضوء) . قال ابو خالد رحمه الله تعالى : وسألت زيداً عن القبلة تنقض الوضوء فقال : لا ينقض الوضوء الا الحدث وليس هذا بحدث ، قال : وسألت زيد بن علي عليهما السلام عن الرجل يأكل لحم الابل او لحم الغنم هل ينقض ذلك وضوءه ؟ فقال لا . وقال : انما الوضوء من ذلك أدب . حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : لا وضوء على من مس ذكره .

باب الغسل الواجب والسنة :

حدثني نصر بن مزاحم قال : حدثني ابراهيم بن الزبرقان قال حدثني

ابوخالد نے کہا، میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا بوسہ وضو توڑ ڈالتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، وضو کو صرف حدث ہی توڑتی ہے اور یہ حدث نہیں ہے[1]

ابوخالد نے کہا میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اونٹ یا بکری کا گوشت کھائے کیا یہ اس کا وضو توڑ ڈالے گا؟ تو انہوں نے فرمایا، نہیں[2] اس سے وضو کرنا مستحب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جس نے اپنا عضو تناسل چھوا اس پر وضو نہیں ہے''[3]

باب:- واجب اور سنت غسل

حدثني نصر بن مزاحم قال: حدثني ابراهيم بن الزبرقان قال حدثني ابوخالد عمرو بن خالد الواسطي عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (کتاب الآثار لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۵)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (کتاب الآثار لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۴)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (کتاب الآثار ص ۵)

ابو خالد عمرو بن خالد الواسطي عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بنْ ابي طالب عليهم السلام قال : الغسل من الجنابة واجب ومن غسل الميت سنة وان تطهرت أجزأك، والغسل من الحجامة وان تطهرت أجزأك ، وغسل العيدين وما أحب ان أدعهما ، وغسل الجمعة وما احب ان أدعه لأني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : «من أتى الجمعة فليغتسل» .

حدثني ابو خالد رحمه الله قال : سالت زيداً عليه السلام عن الغسل من الجنابة فقال : تغسل يديك ثلاثاً ثم تستنجي وتتوضأ وضوءك للصلاة

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جنابت سے غسل ضروری ہے میت کو غسل دینے سے غسل سنت ہے اگر وضو کر لو تو بھی جائز ہے''[۱] پچھنے لگوانے سے بھی غسل ہے اگر وضو کر لو تو بھی جائز ہے، ہاتھ دھونے چھوڑ دینا مجھے پسند نہیں اور جمعہ کا غسل چھوڑ دینے کو بھی میں پسند نہیں کرتا بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے''[۲]

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے غسل جنابت کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا تین بار اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ پھر استنجا کرو، اور ایسے وضو کرو جیسے نماز

---

[۱] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ (کتاب الآثار ص ۴۷)

[۲] احناف بھی جمعہ کے دن غسل کو سنت کہتے ہیں، (ہدایہ ص ۱۳، ج ۱، یہ حدیث ترمذی ابواب الجمعہ ص ۱۱۱، ج ۱) میں مختلف سندوں سے موجود ہے۔

ثم تغسل رأسك ثلاثاً ثم تفيض المـــاء على سائر جسدك ثلاثاً ثم تغسل قدميك . قال حدثني بهذا ابي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم .

وحدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله اصابتني جنابة فغسلت رأسي ثم جلست حتى جف رأسي أفاعيد الماء على رأسي فقال لا بل يجزئك غسل رأسك عن الاعادة .

کے لیے کرتے ہو، پھر اپنا سر تین بار دھوؤ پھر اپنے تمام جسم پر تین بار پانی ڈالو پھر اپنے دونوں پاؤں دھوؤ۔[1]

اور (امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے) فرمایا کہ یہ حدیث مجھ سے میرے والد محترم نے عن ابیہ عن جدہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرمائی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! میں جنبی ہوگیا تو میں نے اپنا سر دھویا پھر بیٹھ گیا یہاں تک کہ میرا سر خشک ہوگیا تو کیا اپنے سر پہ دوبارہ پانی ڈالوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ”نہیں بلکہ تمہیں اپنا پہلا سر دھویا ہوا کافی ہے دوبارہ دھونے سے“[2]

---

[1] احناف بھی یہی طریقہ بتاتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۱، ج ۱)

[2] غسل میں ترتیب احناف کے نزدیک بھی واجب نہیں (شرح وقایہ ص ۱۰۴، ج ۱، ۱۰۵، باب التیمم)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده علي بن ابي طالب عليهم السلام قال اذا التقى الختانان وتوارت الحشفة فقد وجب الغسل أنزل او لم ينزل وقال زيد بن علي عليهما السلام كيف يجب الحد ولا يجب الغسل قال سالت زيداً عليه السلام عن المرأة ترى في المنـــام الاحتلام فتنزل قال تغتسل وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل يجد البلل ولا يرى الرؤيا قال ان كان ماء دافقاً اغتسل قال سالته عليه السلام عن المني يصيب

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور سپاری غائب ہو جائے تو غسل واجب ہوگیا، انزال ہو یا نہ ہوا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیسے نہ ہو (سپاری غائب ہونا اگر زنا سے ہو تو) حد واجب کر دیتا ہے اور غسل واجب نہیں کرتا؟[1]

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عورت خواب میں احتلام دیکھے تو اسے انزال ہو جائے؟ انہوں نے کہا، وہ غسل کر لے[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں جو اپنے کپڑے پر تری پاتا ہے اور اس نے خواب نہیں دیکھا، فرمایا اگر پانی (شہوت سے) اچھل کر ہو تو غسل کر لے[3]

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے منی کے بارہ میں پوچھا جو

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۲، ج ۱، کتاب الطہارات) اسی کے ہم معنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول (کتاب الآثار لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۰) میں بھی ہے۔

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (کتاب الآثار ص ۱۲)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (شرح وقایہ ص ۸۲، ج ۱)

الثوب قال يغسل قليله وكثيره قال والبول والغائط يغسل قليـــله وكثيره

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جـده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام. قال كنت رجلاً مذءاً فاستحييت ان اسال رسول الله صلى الله عليـه وآله وسلم عن ذلك لمكان ابنتـه مني فامرت المقداد ابن الاسود فساله فقال « يا مقداد هي امور ثلاثة الودي شيء يتبع البول كهيئة المني فذلك منه الطهور ولا غسل منـــه والمذي ان ترى شيئاً او تذكره فينتشر فذلك منـه الطهور ولا غسل منـه والمني الماء الدافق اذا وقع مع الشهوة وجب الغسل » .

کپڑے پر لگ جائے؟ انہوں نے فرمایا دھوئی جائے تھوڑی ہو یا زیادہ[۱] اور فرمایا پیشاب پاخانہ دھویا جائے تھوڑا ہو یا زیادہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا[۲] میں بہت مذی والا تھا (یعنی مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی) مجھے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھنے سے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے پوچھا، آپ نے ارشاد فرمایا، اے مقداد! یہ تین چیزیں ہیں۔ ودی وہ چیز ہے جو پیشاب کے بعد منی کی طرح خارج ہوتی ہے تو اس سے صرف وضو ہے غسل نہیں، اور مذی یہ کہ تم کوئی چیز دیکھو یا کسی چیز کو یاد کرو پھر جوش آ جائے تو اس سے بھی وضو ہے، اور غسل نہیں، اور منی وہ اچھلنے والا پانی ہے جب شہوت سے گرے تو غسل واجب ہو گیا۔

---

۱ احناف بھی منی کو نجس کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۵، ج ۱)

۲ یہ روایت مختصراً بخاری کتاب الغسل ص ۴۱، ج ۱، اور مسلم کتاب الحیض ص ۱۴۳، ج ۱، باب المذی میں موجود ہے۔

قال الامام زيد بن علي عليهما السلام أحب للجنب أن يبول قبل أن يغتسل وان لم يفعل أجزأه الغسل .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الحائض والجنب يعرقان في الثوب قال الحيض والجنابة حيث جعلهما الله تعالى فلا يغسلا ثيابهما .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم صافح حذيفة

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں جنبی کے لیے پسند کرتا ہوں کہ وہ غسل سے پہلے پیشاب کر لے اور اگر وہ پیشاب نہ بھی کرے تو غسل جائز ہے[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کپڑے کے بارہ میں جس میں حیض والی عورت یا جنبی شخص کو پسینہ آ جائے ارشاد فرمایا حیض اور جنابت وہیں ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا ہے، وہ اپنے کپڑے نہ دھوئیں[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مصافحہ فرمایا تو انہوں

---

[۱] اسی میں احتیاط ہے تاکہ عضو تناسل میں اگر کچھ منی باقی ہو تو پیشاب کے ساتھ نکل جائے۔ اگر پیشاب کیے بغیر غسل کر لیا غسل کے بعد بلا شہوت کچھ منی خارج ہوگئی جو پہلے سے عضو تناسل میں تھی تو بھی قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غسل دوبارہ واجب ہو جائے گا۔ (شرح وقایہ ص ۸۱، ج ۱)

[۲] ہدایہ ص ۲۳، ج ۱، فصل فی الآسار میں احناف کا بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ (الجوہرۃ النیرہ ص ۲۳، ج ۱)

ابن اليان فقال يا رسول الله اني جنب فقال له النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان المسلم ليس بنجس .

باب في الرعاف والنوم والحجامة :

وقال زيد بن علي عليهما السلام في الحجامة انها تنقض الوضوء وتغسل مواضعها وان تغتسل فهو افضل .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام. قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد تطهر للصلاة فامس ابهامه انفه فاذا دم فاعادها مرة فلم ير شيئاً

نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں جنبی ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ مسلمان نجس نہیں ہوتا[1]

باب:- نکسیر، نینداور پچھنے لگانے کے احکام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے پچھنے کے بارہ میں فرمایا کہ وہ وضوتوڑ ڈالتے ہیں، اور پچھنے کی جگہ دھوئی جائے اور اگر تم غسل کرلوتو افضل ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلا اور آپ نماز کے لیے وضوفرما چکے تھے، آپ نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ اپنی ناک مبارک کو چھوا تو

---

[1] یہ حدیث کتاب الآثار ص ۶ میں بھی ہے اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ ایضاً

[2] خون نکلنے کی وجہ سے احناف کے نزدیک بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ (جامع صغیر الامام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷، ہدایہ ص ۷، ج ۱)

فاهوى بها الى الارض فمسحه ولم يحدث وضوءاً ومضى الى الصلاة قال وسالت زيداً عليه السلام عن النبي لا يرقا رعافه قال يتوضا لكل صلاة ويصلي وان سال ويكون ذلك في آخر الوقت قال وسالت زيداً بن علي عليها السلام عن الرجل ينام في الصلاة وهو راكع او ساجد او جالس فقال لا ينقض الوضوء .

خون تھا، آپ نے دوبارہ ایسا کیا تو کچھ نہ دیکھا آپ نے زمین کی طرف جھک کر اسے پونچھ ڈالا نیا وضو نہیں فرمایا اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔[۱]

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کی نکسیر نہیں رکتی انہوں نےفرمایا ہر نماز کے لیے وضو کرے[۲] اگرچہ خون بہتا رہے، اور یہ آخر وقت میں ہونا چاہیے[۳]

ابو خالد نے کہا، میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو نماز میں رکوع، سجدہ یا بیٹھے ہوئے سو جائے، تو انہوں نے فرمایا وضو نہیں ٹوٹتا[۴]

---

۱ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔(شرح وقایہ ص ۷۰، ج۱) میں ہے اگر ناک میں انگلی داخل کی اس پر خون کا نشان دیکھا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

۲ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے جب کہ احناف ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کے قائل ہیں (ہدایہ ص ۴۱، ج۱)

۳ معذور کے لیے نماز آخر وقت تک مؤخر کرنا احناف کا مسلک بھی ہے۔(کتاب الآثار ص ۱۰)

۴ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔(ہدایہ ص ۹، ج۱)

باب مقدار ما يتوضأ به للصلاة وما يكفي الغسل :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال كنا نؤمر في الغسل للجنابة للرجل بصاع وللمرأة بصاع ونصف قال زيد عليه السلام كنا نوقت الوضوء للصلاة مدّا والمد رطلان .

قال ابو خالد : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم سئل هل يطعم الجنب قبل ان يغتسل قال لا حتى يغتسل او يتوضأ للصلاة .

باب:- کتنے پانی سے نماز کے لیے وضو کیا جائے اور جو پانی غسل کے لیے کافی ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہمیں جنابت میں مرد کے لیے ایک صاع[1] اور عورت کے لیے ڈیڑھ صاع پانی کیساتھ غسل کا حکم فرمایا جاتا تھا''

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''ہم نماز کے لیے ایک مد پانی مقرر کیا کرتے تھے اور مد دو رطل[2] کا ہوتا ہے۔''[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، کیا جنبی غسل سے پہلے کھانا کھا سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہاں تک کہ غسل کر لے یا نماز جیسا وضو کر لے۔

---

[1] صاع ایک پیمانہ ہے جو اسی (۸۰) تولے کے سیر سے ساڑھے تین سیر ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات ص ۴۸۵) گویا ایک صاع میں تقریباً ۳ کلو اور ۲۶۵ گرام وزن ہوا۔

[2] رطل چالیس تولہ کا پیمانہ ہے (مصباح اللغات ص ۲۹۸) گویا رطل میں تقریباً ۴۶۷ گرام ہوئے۔

[3] یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ سفینہ مولی ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دار قطنی ص ۱۹۴، ج ۱ میں موجود ہے۔

قال ابو خالد : قال زيد بن علي عليهما السلام لا باس ان يجامع ثم يعاود قبل ان يتوضأ وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن ماء المطر اخوضه قال لا باس به الارض يطهر بعضها بعضاً حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تستنجي المرأة بشيء سوى الماء الا ان لا تجد الماء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال عذاب القبر من ثلاثة: من البول والدين والنميمة .

ابوخالد نے بیان کیا کہ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا'' کوئی حرج نہیں کہ آدمی جماع کرے پھر وضو سے پہلے دوبارہ جماع کر لے''

ابوخالد نے کہا اور میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے بارش کے پانی میں داخل ہونے کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا'' کوئی حرج نہیں زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے۔''

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' عورت پانی کے بغیر کسی چیز سے استنجا نہ کرے، مگر یہ کہ اسے پانی نہ ملے''۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' قبر کا عذاب تین چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پیشاب، قرض اور چغلی''

باب السواك وفضل الوضوء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لولا اني اخاف ان اشق على امتي لفرضت عليهم السواك مع الطهور فلا تدعه يا علي ومن اطاق السواك مع الوضوء فلا يدعه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم « ما من امرىء مسلم قام في جوف الليل الى سواكه فاستن به ثم تطهر للصلاة وأسبغ الوضوء ثم قام الى بيت من بيوت الله عز وجل الا اتاه ملك فوضع فاه على فيه فلا يخرج من جوفه شيء الا دخل في جوف الملك حتى يجيء به يوم القيامة شهيداً شفيعاً .

باب-: مسواک اور وضو کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر میں اس بات سے نہ ڈرتا کہ میں نے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دیا ہے تو ان پر ہر وضو کے ساتھ نماز فرض کر دیتا، اے علی! تم اسے نہ چھوڑو اور جو وضو کے ساتھ مسواک کی طاقت رکھے اسے نہ چھوڑے''

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان بھی رات کے آخری تہائی حصہ میں اپنی مسواک کی طرف اٹھے اور مسواک کرے پھر نماز کے لیے وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (نماز کے لیے) کھڑا ہو جائے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آ کر اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیگا، تو جو چیز بھی اس کے اندر سے نکلے گی فرشتے کے اندر چلی جائے گی، یہاں تک کہ وہ فرشتہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر گواہ اور سفارشی بن کر آئے گا''۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال :
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقبل صلاة الا بزكاة ولا
تقبل صلاة الا بقرآن ولا تقبل صلاة الا بطهور ولا تقبل صدقة من
غلول

حدثني ابو خالد قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي
عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطيت ثلاثاً
لم يعطهن نبي قبلي جعلت لي الارض مسجداً وطهوراً. قال الله عز وجل
فان لم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً وأحل لي المغنم ولم يحل لأحد
قبلي قوله تعالى واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نماز طہارت کے بغیر قبول نہیں ہوتی، نماز قرأۃ کے بغیر قبول نہیں ہوتی، نماز وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور صدقہ خیانت کے مال سے قبول نہیں ہوتا۔[1]''۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" مجھے تین چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں تمام زمین میرے لیے مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) اور (تیمّم کے لیے) طہور بنادی گئی ہے، ارشاد باری ہے ''پھر اگر تم پانی نہ پاؤ تو قصد کرو زمین پاک کا'' میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی

---

[1] یہ روایت مختصر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ ترمذی ص ۳، ج ۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔

ولذي القربى الآية ونصرت بالرعب على مسيرة شهر وفضلت على الانبياء عليهم السلام يوم القيامة بثلاث تاتي امتي يوم القيامة غراً محجلين من آثار الوضوء معروفين من بين الامم وياتي المؤذنون يوم القيامة أطول الناس اعناقاً ينادون بشهادة أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله والثالثة ليس من نبي الا وهو يحاسب يوم القيامة بذنب غيري لقوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر .

حلال نہیں ہوا، ارشاد باری ہے ''اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اس میں سے پانچواں حصہ، اور رسول کے اور قرابت والوں کے'' الخ کہ جو چیز بھی جنگ میں تمہیں غنیمت میں ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، رسول کے قرابتداروں کا ہے الخ، اور ایک مہنیہ کی مسافت سے میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، قیامت کے دن انبیا علیہم السلام پر مجھے تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ قیامت کے دن میری امت اس طرح آئے گی کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے اعضائے وضو روشن ہوں گے، تمام امتوں میں سے پہچانے جائیں گے، اور مؤذن قیامت کے دن لوگوں میں لمبی گردن والے اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پکارتے ہوئے حاضر ہوں گے، اور تیسری چیز یہ ہے کہ میرے سوا ہر نبی سے قیامت کے دن اس کی لغزش کا حساب ہوگا، ارشاد باری ہے'' تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''۔

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي عليه السلام انه اذا دخل المخرج قال بسم الله اللهم اني اعوذ بك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم فاذا خرج من المخرج قال الحمد لله الذي عافاني في جسدي الحمد لله الذي اماط عني الاذى .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من مسلم يتوضأ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلا تشریف لیجاتے تو یہ دعا پڑھتے "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ " اللہ تعالیٰ کے نام سے، اے اللہ میں گندگی ناپاکی اور خبیث، خباثت میں ڈالنے والے شیطان مردود سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جنہوں نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرمائی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جنہوں نے مجھ سے تکلیف دہ چیز دور فرمادی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو مسلمان بھی وضو کرے پھر اپنے وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے"

ثم يقول عند فراغه من وضوئه سبحانك اللهم وبحمدك أشهد ان لا اله الا انت استغفرك وأتوب اليك اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين واغفر لي انك على كل شيء قدير الا كتبت في رق ثم ختم عليها ثم وضعت تحت العرش حتى تدفع اليه بخاتمها يوم القيامة .

مسائل في الوضوء :

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الوضوء مرة مرة فقال جائز والثلاث أفضل .

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ پاک ہیں آپ اے اللہ تعالیٰ! اور ہم آپ کی حمد بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ سے توبہ کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دیں اور مجھے بخش دیں یقیناً آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

تو یہ دعا ایک کاغذ پر لکھی جائے گی پھر مہر کر کے اسے عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن مع مہر اس شخص کے سپرد کر دی جائے گی۔

وضو کے مسائل

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایک بار وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جائز ہے اور تین بار افضل ہے[1]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی ایک بار وضو جائز جب کہ تین بار سنت ہے (ہدایہ ص ۶، ج ۱، ص ۴، ۶، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه توضا ومسح نعليه وقال هذا وضوء من لم يحدث وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الوضوء من سؤر المشرك فقال يتوضا بسؤر شربه ولا يتوضا بسؤر وضوئه الا ان يعلم انه شرب خمراً او أكل لحم خنزير فلا يتوضا بسؤر شربه ولا وضوئه .

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن النميمة والغيبة تنقض الوضوء

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں جوتوں پر مسح کیا اور فرمایا کہ یہ وضو ہے اس شخص کا جو بے وضو نہیں۔[1]

ابو خالد نے کہا میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مشرک کے پس خوردہ سے وضو کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا "اس کے پس خوردہ سے وضو کیا جائے[2] اور اس کے وضو کے بچے ہوئے سے وضو نہ کیا جائے، مگر جب یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے شراب پی ہے یا خنزیر کا گوشت کھایا ہے۔"

تو اس وقت نہ ہی اس کے پس خوردہ سے وضو کیا جائے اور نہ اس کے وضو کے بچے ہوئے سے[3]

میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا چغلی اور غیبت وضو توڑ ڈالتی ہیں، تو

---

۱ جوتوں پر مسح کے سلسلہ میں مصنف عبدالرزاق (ص ۱۹۹، ج ۱ وص ۲۰۲) میں متعدد روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

۲ احناف کے نزدیک بھی کافر کا پس خوردہ پاک ہے (ہدایہ ص ۲۳، ج ۱، شرح وقایہ ص ۹۲، ج ۱، کنز الدقائق ص ۹) شرح وقایہ اور کنز الدقائق کے حواشی میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ اس نے کوئی نجس چیز مثل شراب وغیرہ کے استعمال نہ کی ہو۔

فقال لا وقال زيد بن علي عليهما السلام في الاناء يموت فيه الخنفساء والصياح والشقاق فقال لا يضرك .

سالت زيداً عن الرجل يتوضأ مرتين مرتين فقال يجزئه قلت فان توضأ مرة مرة قال يجزئه .

وسالت زيداً عليه السلام عن الرجل يتوضا ثم يقص اظافره قال يمر الماء على أظافره .

انہوں نے فرمایا، نہیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''برتن میں (حشرات الارض) خُنفَساء (گبرونڈا۔ گوبر کا کیڑا)، صیاح اور شقاق[1] مر جائیں تو انہوں نے فرمایا تمہیں کچھ ضرر نہیں دیتا (وضو جائز ہے)[2]''

ابو خالد نے کہا میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو دو دو بار وضو کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جائز ہے میں نے کہا اگر وہ ایک بار وضو کرے، انہوں نے فرمایا، جائز ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو وضو کرے پھر اپنے ناخن تراشے؟ انہوں نے فرمایا ''اپنے ناخنوں پر پانی بہائے''[3][4]

۱؎ تینوں چھوٹے چھوٹے حیوان ہیں ان میں دم مسفوح نہیں ہوا۔

۲؎ جن جانوروں میں بہنے والا خون نہ ہو ان کے مرنے سے احناف کے نزدیک بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (جامع صغیر ص ۷۷، ہدایہ ص ۱۷، ج ۱)

۳؎ احناف بھی جواز کے قائل ہیں۔ (کتاب الآثار ص ۱، ہدایہ ص ۶، ج ۱)

۴؎ یہ شاید استحباباً ہے تاکہ ناخنوں کے نیچے میل کچیل کی وجہ سے پانی نہ پہنچا ہو تو پہنچ جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

باب المسح على الخفين والجبائر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مسح قبل نزول المائدة فلما نزلت آية المائدة لم يمسح بعدها .

باب:- موزوں اور پٹی پر مسح کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے سورۃ مائدہ کے نزول سے پہلے مسح فرمایا۔
پس جب مائدہ کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے اس کے بعد مسح نہیں فرمایا[1]

---

[1] حضور نبی کریم ﷺ سے موزوں پر مسح احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور دونوں موزوں پر مسح فرمایا (مسلم ص ۱۳۲، ج ۱، ابوداؤد ص ۲۱، ج ۱، صحیح ابن خزیمہ ص ۹۴-۹۵، ج ۱، عبدالرزاق ص ۱۹۵، ج ۱، ابن ابی شیبہ ص ۲۰۳، ج ۱)

یہ بات واضح ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نزول مائدہ کے بعد ایمان لائے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نزول مائدہ کے بعد وضو کرایا تو آپ نے موزوں پر مسح فرمایا (عبدالرزاق ص ۱۹۵، ج ۱)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نزول مائدہ کے بعد ایمان لایا۔ (ابن خزیمہ ص ۹۵، ج ۱، عبدالرزاق ص ۱۹۵، ج ۱) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے وصال سے چالیس دن پہلے ایمان لایا (ابن خزیمہ ص ۹۵، ج ۱) حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایمان نزول مائدہ کے بعد تھا (مسلم ص ۱۳۳، ج ۱، ابن خزیمہ ص ۹۴، ج ۱، عبدالرزاق ص

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي عليهم السلام قال انا ولد فاطمة عليها السلام لا نمسح على الخفين ولا عمامة ولا كمة ولا خمار ولا جهاز .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا ہوں، ہم نہ موزوں پر مسح کرتے ہیں، نہ پگڑی پر، نہ ٹوپی پر، نہ دوپٹے[1] پر اور نہ چادر پر"۔

۱۹۴، ج۱، ابن ابی شیبہ ص ۲۰۳، ج۱) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا اسلام نزول مائدہ کے بعد تھا (مسلم ص ۱۳۲، ج۱)

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی موزوں پر مسح کے قائل تھے۔ شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارہ میں پوچھا تھا انہوں نے فرمایا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ سفر میں وہ آپ کے ہمراہ ہوتے تھے، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لیے ایک رات اور ایک دن مقیم کے لیے مقرر فرمائے۔ (مسلم ص ۱۳۵، ج۱، مسند حمیدی ص ۲۵، ج۱، ابن ابی شیبہ ص ۲۰۵، ج۱)

عبد خیر کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا (ابن ابی شیبہ ص ۲۰۸، ج۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور تین رات مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے

(ابن ابی شیبہ ص ۲۰۸۔۲۰۹، ج۱)

عبد الاعلی بن عامر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا

(ابن ابی شیبہ ص ۲۱۰، ج۱)

[1] پگڑی، ٹوپی اور دوپٹہ پر احناف کے نزدیک بھی مسح درست نہیں۔ (ہدایہ ص ۳۷، ج۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال كسرت احدى زندي مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فامر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فجبر فقلت يا رسول الله كيف اصنع بالوضوء قال امسح على الجبائر قلت والجنابة قال كذلك فافعل .

حدثني زيد عن آبائه عليهم السلام عن علي عليه السلام في الرجل تكون به القروح والجدري والجراحات قال اصبب عليه الماء صباً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ (غزوہ احد میں) میرے ہاتھ کا ایک گٹا (جوڑ) ٹوٹ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد فرمانے پر اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کر دیا گیا (اور لکڑیاں رکھ کر پٹی باندھ دی گئی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں وضو کیسے کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا پٹیوں پر مسح کرو، میں نے عرض کیا، اور جنابت؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسی طرح (مسح) کرو۔[1]

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جسے پھوڑے، پھنسیاں یا زخم ہوں کہ، اس پر پانی بہا دیا جائے۔[2]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی سند سے ابن ماجہ ص ۴۸، سنن دارقطنی ص ۲۲۶، ج ۱، میں موجود ہے۔

[2] یہی مسلک احناف کا بھی ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۱۷، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن آبائه عن علي عليهم السلام قال اذا كانت بالرجل قروح فاحشة لا يستطيع ان يغتسل معها فليتوضا وضوءه للصلاة وليصب عليه الماء صباً .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه اتاه رجل فقال ان اخي او ابن اخي به جدري وقد أصابته جنابة فكيف نصنع به فقال يمموه .

سالت زيداً عليه السلام عن المسافر يخاف على نفسه من الثلج هل يجوز له ان يمسح على خفيه قال نعم ، هذا عذر مثل المسح على الجبائر فان استطاع الغسل لم يجزه المسح .

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کسی انسان کے زخم زیادہ ہوں وہ ان کے ہوتے ہوئے نہا نہیں سکتا تو وہ نماز جیسا وضو کرے اور پھوڑوں پر پانی بہادے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا میرے بھائی یا اس نے کہا میرے بھتیجے کو چیچک ہے اور وہ جنبی ہوگیا ہے تو ہم کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا، اسے تیمم کرادو۔[1]

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس مسافر کے بارہ میں پوچھا جسے برف کی وجہ سے اپنی زندگی کا خطرہ ہے تو کیا وہ موزوں پر مسح کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں یہ عذر ہے پٹیوں پر مسح کی طرح اگر وہ دھونے کی طاقت رکھتا ہے تو مسح جائز نہیں۔

---

[1] امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے یہی احناف کا قول ہے۔ (کتاب الآثار ص ۶)

وسالت زيداً عليه السلام عن الرجل تكون به الدماميل تسيل لا ينقطع قال يتوضأ لكل صلاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقول سبق الكتاب الخفين .

باب ما يفسد الماء :

سالت زيداً عليه السلام عن البئر تقع فيها القنبرة او العضاوة او العصفور ، قال ان كان الماء لم يتغير نزح منه اربعون صاعاً وان كان الماء قد تغير نزح الماء حتى يطيب ، قلت فان وقعت فيه دجاجة او حمامة

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کے پھوڑے مسلسل بہہ رہے ہوں بند نہ ہوتے ہوں، انہوں نے فرمایا، ہر نماز کے لیے وضو کرے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا غالب آ گئی ہے کتاب موزوں پر۔

باب:- جو چیز پانی ناپاک کر دیتی ہے۔

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے کنویں کے بارہ میں پوچھا کہ اس میں چنڈول (پرندہ) عضاوہ (چھپکلی کی طرح ایک جانور) یا چڑیا گر جائے، انہوں نے فرمایا اگر پانی نہیں بدلا تو اس کنویں سے چالیس صاع پانی نکالو، اور اگر پانی

---

[1] یہ مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (ہدایہ ص ۴۱، ج ۱)

او سنور فماتت ولم يتغير الماء ، قال ينزح منها مائة صاع من ماء ، قلت فان تغير الماء ، قال ينزح حتى يطيب .

قال زيد بن علي عليهما السلام في البئر يقطر فيها البول او الدم او الخمر ، قال ينزح ماؤها كله . قال زيد بن علي عليهما السلام في الغدير الكبير والبركة الواسعة ان ماءها لا ينجسه شيء ، وقال في الماء الجاري لا ينجسه شيء .

بدل[1] چکا ہے تو اتنا پانی نکالا جائے یہاں تک کہ پانی صاف ہو جائے، میں نے کہا اگر اس میں مرغی، کبوتر یا بلی گر کر مر جائے اور پانی نہ بدلے، انہوں نے فرمایا اس سے ایک سو صاع پانی نکال دیا جائے، میں نے کہا اور اگر پانی بدل گیا ہو تو انہوں نے فرمایا اتنا پانی نکالا جائے یہاں تک کہ صاف ہو جائے[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے کنویں کے بارہ میں فرمایا کہ اس میں پیشاب، خون یا شراب گر جائے تو اس کا سارا پانی نکالا جائے[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے بڑے تالاب اور کشادہ حوض کے بارہ میں فرمایا، بلاشبہ اس کا پانی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، اور انہوں جاری پانی کے بارہ میں فرمایا، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی[4]

---

[1] پانی بدلنے کا مطلب یہ ہے کہ پانی کا رنگ ذائقہ یا بو بدل جائے۔

[2] یعنی مردار کی وجہ سے جو رنگ ذائقہ، یا بو پیدا ہو گئی تھی وہ ختم ہو جائے، مطلب یہ ہے کہ کنویں میں موجود تمام پانی نکال دیا جائے۔

[3] الجوہرۃ النیرہ ص ۱۸، ج ۱، میں احناف کا مسلک بھی اسی طرح لکھا ہے۔

[4] الجوہرۃ النیرہ ص ۱۵، ج ۱) میں احناف کا مسلک بھی اسی طرح لکھا ہے۔ یاد رہے کہ یہ اس وقت جب کہ پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدلا ہو، اگر ان تینوں میں سے نجاست کی وجہ سے کوئی وصف بھی بدل گیا تو پھر وضو جائز نہیں (مترجم)

باب التيمم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام ، قال اذا كنت في سفر ومعك ماء وانت تخاف العطش فتيمم واستبق الماء لنفسك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، قال التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة للذراعين الى المرفقين .

باب:- تیمّم کے احکام

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سفر میں ہو اور تمہارے پاس پانی ہو، تم پیاس سے ڈرو تو تیمّم کرلو اور پانی اپنے لیے بچا رکھو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیمّم دو ضربے ہیں، ایک ضربہ چہرے کے لیے اور ایک ضربہ دونوں بازوؤں کے لیے کہنیوں تک۔

---

[1] احناف کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۲۹، ج ۱، شرح وقایہ ص ۹۶، ج ۱ اور مصنف عبدالرزاق ص ۲۳۳، ج ۱) میں حضرت عطاء، حسن بصری، قتادہ، اور ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہم کا قول بھی اسی طرح منقول ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، في الجنب لا يجد الماء ، قال يتيمم ويصلي فاذا وجد الماء اغتسل ولم يعد الصلاة، قال: وقال زيد بن علي عليهما السلام يتيمم لكل صلاة ويصلي بكل تيمم صلاته تلك ونافلتها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، قال لا يؤم المتيمم المتوضين ولا المقيد المطلقين ، قال زيـد ابن علي عليهما السلام وكل شيء تيممت به من الارض يجزئك ، وقال زيد بن

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے جنبی کے بارہ میں جسے پانی نہیں ملتا، فرمایا، کہ وہ تیمّم کرے اور نماز پڑھے پھر جب اسے پانی مل جائے تو غسل کر لے اور نماز نہ لوٹائے ۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ہر نماز کے لیے تیمّم کرے، اور ہر تیمّم کے ساتھ وہی نماز (جس کے لیے تیمّم کیا ہو) اور اسکے نوافل پڑھے ۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیمّم کرنے والا وضو کرنے والوں کو اور قیدی آزاد لوگوں کو نماز نہ پڑھائے ۔[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، زمین کی جنس سے ہر وہ چیز جس پر تم نے تیمّم کیا

---

۱ (شرح وقایہ ص ۱۰۷، ج ۱) میں احناف سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے، (ہدایہ ص ۳۰، ج ۱)

۳ تیمم کے سلسلہ میں یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جب کہ امام ابوحنیفہ، اور قاضی یوسف رحمہما اللہ جائز سمجھتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۸۷، ج ۱)

علي عليهما السلام في المتيمم يجد الماء في الصلاة ، قال يستقبل الصلاة .
سالت زيداً بن علي عليهما السلام في رجل يكون في السفر في ردغة من طين ولم يجد الماء ، قال يتيمم من غبار سرجه او برذعة حماره او غبار ثوبه والرجل والمرأة في التيمم سواء .
سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن المرأة الحائض تطهر في السفر ، قال تيمم فاذا وجدت الماء اغتسلت ولم تعد شيئاً من صلاتها ، وقال زيد ابن علي عليهما السلام ولا باس ان يجامع وهو في السفر فيتيمم .

جائز ہے،[1] اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس تیمّم کرنے والے کے بارہ میں فرمایا جو دوران نماز پانی پالے تو وہ (وضو کرکے) پھر سے نماز پڑھے۔
میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو ایسے سفر میں ہو جس میں مٹی کی بہت زیادہ دھول ہو اور اسے پانی نہ ملے تو انہوں نے فرمایا وہ اپنے (گھوڑے کی) زین یا اپنے گدھے کے پالان کے نیچے ڈالے ہوئے کمبل یا اپنے کپڑے کے غبار پر تیمّم کرے[2] مرد اور عورت تیمّم میں برابر ہیں۔
(ابوخالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس حیض والی عورت کے بارہ میں پوچھا جو سفر میں پاک ہو جائے، انہوں نے فرمایا، وہ تیمّم کرے پھر جب پانی مل جائے تو غسل کرے، اور اپنی پڑھی ہوئی کوئی نماز بھی نہ لوٹائے۔
امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اگر وہ دوران سفر (اپنی بیوی سے) جماع کرے پھر (پانی نہ ہونے کی صورت میں) تیمّم کرلے[3]

---

[1] یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (قدوری ص ۲۵)
[2] ہدایہ میں یہ قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہے۔ (ہدایہ ص ۲۸، ج ۱)
[3] مصنف عبدالرزاق ص ۲۳۵، ج ۱ میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ص ۲۳۶، ج ۱ میں ابوالشعثاء رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ قول منقول ہے۔

باب الحيض والاستحاضة والنفاس :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال أتت امرأة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فزعمت انها تستفرغ الدم ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعن الله الشيطان هذه ركضة من الشيطان في رحمك فلا تدعي الصلاة لها ، قالت فكيف اصنع يا رسول الله ، قال صلى الله عليه وآله وسلم اقعدي ايامك التي كنت تحيضين فيهن كل شهر فلا تصلين فيهن ولا تصومين ولا تدخلي مسجداً ولا تقرئي قرآناً واذا مرت ايامك التي كنت تجلسين ، تحيضين فيهن

باب:- حیض، استحاضہ اور نفاس [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئی کہ اسے خون آتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شیطان پر لعنت فرمائے، یہ تمہارے رحم میں شیطان کا دھکا ہے اس وجہ سے نماز نہ چھوڑنا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! تو میں پھر کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہر مہینہ میں اپنے ان دنوں میں رک جاؤ جس میں تمہیں حیض آتا تھا ان میں نہ نماز پڑھو نہ روزے رکھو نہ مسجد میں داخل ہو اور نہ قرآن پاک کی تلاوت کرو، اور جب تمہارے وہ دن گزر جائیں جن

---

[1] حیض وہ خون ہے جو ہر مہینہ عورت کے رحم سے خارج ہوتا، نفاس بچہ کی ولادت کے بعد جب کہ حیض اور نفاس کے علاوہ خارج ہونے والا خون استحاضہ کہلاتا ہے۔ (مترجم)

واجعلي ذلك أقصى أيامك التي كنت تحيضين فيهن فاغتسلي للفجر ثم استدخلي الكرسف واستثفري استثفار الرجل ثم صلي الفجر ثم اخري الظهر لآخر وقت واغتسلي واستدخلي الكرسف واستثفري استثفار الرجل ثم صلي الظهر وقد دخل اول وقت العصر وصلي العصر ثم اخري المغرب لآخر وقت ثم اغتسلي واستدخلي الكرسف واستثفري استثفار الرجل ثم صلي المغرب وقد دخل اول وقت العشاء ثم صلي العشاء ، قال فولت وهي تبكي وتقول يا رسول الله لا اطيق ذلك ، قال فرق لها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، وقال اغتسلي لكل طهر كما كنت تفعلين واجعليه بمنزلة الجرح في جسدك كلما حدث دم احدثت

میں تمہیں حیض آتا تھا اور تم رکی رہتی تھیں اور اس کو تم آخری دن بنالو جس میں حیض آتا تھا پھر تم نماز فجر کے لیے غسل کر کے روئی (گدی وغیرہ جو حیض کے دنوں میں عورتیں رکھتی ہیں) رکھ کر مردوں کی طرح لنگوٹ کس لو، پھر نماز فجر پڑھو اور ظہر آخر وقت تک مؤخر کردو، غسل کرو، روئی رکھو، مردوں کی طرح لنگوٹ کسو پھر ظہر پڑھو۔

اب عصر کا اول وقت شروع ہو چکا ہوگا، تو عصر پڑھ لو، پھر مغرب کو آخر وقت تک مؤخر کردو، پھر غسل کر کے روئی رکھو اور مردوں کی طرح لنگوٹ کسو، مغرب پڑھو، عشا کا اول وقت شروع ہو چکا ہوگا، تو عشا پڑھ لو، راوی نے کہا، وہ عورت روتے ہوئے واپس مڑی، اور وہ کہہ رہی تھی، یا رسول اللہ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی، راوی نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے نرمی فرمائی آپ نے ارشاد فرمایا، ہر طہر کے وقت حسب عادت غسل کرو، اور اسے اپنے بدن کے زخم کی طرح سمجھو، جب بھی خون

طهورا ولا تتركي الكرسف والاستثفار فان طال ذلك بها فلتدخلي المسجد ولتقرئي القرآن ولتصلي الصلاة ولتقضي المناسك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يقرأ الجنب والحائض الآية والآيتين ويمسان الدرهم الذي فيه اسم الله تعالى ويتناولان الشيء من المسجد . قال : سمعت زيداً بن علي عليهما السلام ،

شروع کرو، اور اسے اپنے بدن کے زخم کی طرح سمجھو، جب بھی خون شروع ہو تو نیا وضو کرلو، روئی اور لنگوٹ مت چھوڑو،[1] (امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اگرچہ یہ مدت لمبی کیوں نہ ہوجائے، تو وہ مسجد میں جائے قرآن پاک کی تلاوت کرے، نماز پڑھے اور حج ادا کرے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جنبی اور حیض والی عورت ایک یا دو آیتیں پڑھ سکتی ہے، اور یہ دونوں ایسے درہم کو بھی ہاتھ لگا سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہے[3] اور یہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ بھی سکتے ہیں۔[4]

---

۱ یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور اس سلسلہ میں ایک مرفوع روایت ترمذی میں بھی ہے (ترمذی ص ۳۳، ج ۱، باب فی المستحاضہ تجمع بین الصلوتین۔ الخ)

۲ استحاضہ والی عورت کا حکم پاک عورت کا ہے البتہ نماز یا وقت نماز کے لیے وضو کرنے اور استحاضہ کی وجہ سے خروج وقت سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے بارہ میں فقہاء کرام میں کافی اختلاف ہے فقہ کی کتابوں میں اس پر طویل بحث موجود ہے۔ استحاضہ والی عورت باوضو ہو کر یہ تمام کام کرسکتی ہے، دیکھیے (شرح وقایہ ص ۱۳۵، ج ۱)

۳ درہم کے بارہ میں یہ قول حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، (عبدالرزاق ص ۳۴۳، ج ۱)

۴ حیض والی عورت ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہیں اس بارہ میں امام ترمذی (ص ۳۵، ج ۱) باب ماجاء فی الحائض تتناول الشیء من المسجد میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہی قول ہے۔ عام اہل علم کا ہمیں اہل علم کے درمیان اس سلسلہ میں کسی اختلاف کا علم نہیں۔

يقول : اقل الحيض ثلاثة ايام واكثره عشرة ايام .

حدثني زيد بن علي عن ابيـــه عليهم السلام قال: كنّ نساؤنا الحيّض يتوضان لكل صلاة ويستقبلن القبلة ويسبحن ويكبرن نامرهن بذلك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، ان الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة .

ابوخالد نے کہا میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کم از کم مدت حیض تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي عليهم السلام قال

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ہماری حیض والی عورتیں ہر نماز کے لیے وضو کرتیں، قبلہ رخ ہو کر تسبیح و تکبیر کہتیں ہم انہیں اس کا حکم دیتے تھے (تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹے) [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حیض والی عورت روزہ قضا کرے اور نماز نہ قضا کرے[3]

---

[1] یہی احناف کا مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۳۷، ج ۱)

[2] علماء احناف نے اسے مستحب لکھا ہے دیکھیے (بہشتی زیور ص ۴۹، ح ۱، مسئلہ نمبر ۱۰۱)

[3] اس کے ہم معنی روایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوری صحاح ستہ میں موجود ہے دیکھیے بخاری (کتاب الحیض ص ۴۶، ج او مسلم کتاب الحیض ص ۱۵۳، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام ، قال : اذا طهرت الحائض قبل المغرب قضت الظهر والعصر واذا طهرت قبل الفجر قضت المغرب والعشاء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، قال : لما كان في ولاية عمر قدم عليه نفر من اهل الكوفة قالوا جئناك نسالك عن اشياء ، نسالك عن الغسل من الجنابة وما يحل للرجل من امرأته اذا كانت حائضاً ، فقال : باذن جئتم ام بغير اذن

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب عورت مغرب سے پہلے پاک ہو جائے تو ظہر اور عصر بھی قضا کرے، اور جب فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشا بھی قضا کرے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب (امیر المؤمنین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی تو اہل کوفہ کی ایک جماعت ان کے پاس آئی اور کہا ہم آپ کے پاس کچھ چیزوں کے بارہ میں پوچھنے آئے ہیں ہم آپ سے غسل جنابت کے بارہ میں پوچھتے ہیں اور مرد کے لیے حیض والی عورت سے کتنا نفع اٹھانا حلال ہے؟

---

[1] (مصنف عبدالرزاق ص ۳۳۲،۳۳۳، ج ۱) میں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی اسی طرح منقول ہے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول بھی اسی طرح منقول ہے۔

قالوا : لا بل باذن ، قال : لو غير ذلك قلتم لنكلتكم عقوبة ويحكم اسحرة انتم ، لقد سالتموني عن اشياء ما سالني عنهن احد منـذ سالت رسول الله صلى الله عليـه وآله وسلم عنهن ، ألست كنت شاهـداً يا أبا الحسن ، قال قلت بلى ، قال فادما أجابني به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانك أحفظ لذلك مني ، فقلت سالتـه عن الغسل من الجنابة ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم تصب الماء على يديك قبل ان تدخلها في انائك ثم تضرب بيدك الى مرافقك فتنقى ما ثم ، ثم تضرب بيديك الى الارض ثم تصب عليهـــا من الماء ثم تمضمض وتستنشق وتستنثر ثلاثـاً ثم تغسل وجهك وذراعيك ثلاثاً ثلاثاً وتمسح برأسك وتغسل قدميك ثم تفيض المـــاء على رأسك ثلاثاً وتفيض الماء على جانبيك وتدلك من جسدك ما نالت يداك ،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کسی کے اذن سے آئے ہو یا بغیر اذن کے؟ انہوں نے فرمایا، اذن سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کے علاوہ کچھ کہتے تو میں تمہیں سزا دیتا خدا تم پر رحم فرمائے، کیا تم جادوگر ہو؟ تم نے مجھ سے وہ چیزیں پوچھیں ہیں جو مجھ سے اس وقت سے کسی نے نہیں پوچھیں جب سے میں نے ان کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہے، اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کیا تم اس وقت موجود نہیں تھے، میں نے کہا، ہاں تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تم بیان کرو، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا تھا، کیونکہ تم مجھ سے زیادہ حافظہ والے ہو، تو میں نے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالو، اور اچھی طرح استنجا کرو، پھر زمین پر ہاتھ مل کر ان پر پانی ڈالو، پھر تین بار کلی کرو، تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ اور تین بار اسے جھاڑو، پھر تین تین بار چہرہ اور بازو دھوؤ، اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں دھوؤ پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالو، کہ پانی تمہارے دونوں پہلوں

وسالته ما لك من امرأتك اذا كانت حائضاً ، قال صل الله عليــه وآله وسلم ما فوق الازار ولا تطلع على ما تحته .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن النفاس قال ثلاثة قروء ان كانت تجلس ستاً فثماني عشرة وان كانت تجلس سبعاً فاحد وعشرون وان كانت تجلس عشراً فثلاثون يوماً . قال زيــد بن علي عليهما السلام ولا يكون النفاس أكثر من اربعين يوماً، قال سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن غسل الحائض والنفساء ، قال عليه السلام مثل غسل الجنابـة، قلت هل تنقض شعر رأسها قال عليه السلام لا، سالت ام سلمة رضي الله عنها النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك فقال صلى الله عليه وآله وسلم يكفيك ثلاث غسلات،

سے بہہ جائے، اور جہاں تک تمہارے ہاتھ پہنچے اپنا جسم ملو۔اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، کہ میں اپنی بیوی سے حالت حیض میں کتنا فائدہ اٹھا سکتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ازار سے اوپر اس سے نیچے نہیں،

(ابو خالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے نفاس کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تین حیض، اگر اسے چھ دن خون آتا ہے تو اٹھارہ دن اگر سات دن آتا ہے اکیس دن اور اگر دس ہے تو تیس دن۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اور نفاس چالیس دن سے زیادہ نہیں (ابو خالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے، حیض اور نفاس والی عورت کے غسل کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، جنابت کے غسل کی طرح، میں نے کہا، وہ اپنے بال کھولے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، اس بارہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

قال زيد بن علي عليهما السلام في الصفرة والحمرة انها حيض، وقال زيد بن علي عليهما السلام لايكون حيض على حمل، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يحل وطأ الحائض حتى تغتسل لقوله تعالى فاعتزلوا النساء في المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث أمركم الله، قال عليه السلام من قِبل القبل، قال الامام الشهيد ابوالحسين زيد بن علي عليهما السلام في الحائض تزيد أيامها ان ذلك حيض ما كان ذلك في العشر.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں تین بار دھو لینا کافی ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے زرد اور سرخ رنگ (جو ایام حیض میں آئے) کے بارہ میں فرمایا کہ وہ حیض ہے،[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، حالت حمل میں حیض نہیں ہوتا،[3] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا حیض والی عورت سے جماع جائز نہیں جب تک کہ وہ (حیض ختم ہونے کے بعد) غسل نہ کرلے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ تم حالت حیض میں عورتوں کی ہمبستری سے علیحدہ رہو اور ان کے پاک ہونے تک ان سے جماع نہ کرو، پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں، تو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے وہاں سے ان کے پاس جاؤ، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگلی طرف سے،

امام شہید ابوالحسین زید بن علی رضی اللہ عنہم نے اس حیض والی عورت کے بارہ میں فرمایا جس کے دن زیادہ ہو جائیں اس وقت تک حیض ہے جب کہ دس دن کے اندر ہو۔[4]

---

[1] ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت مسلم (ص ۱۵۰، ج ۱) باب حکم ضفائر المغتسلۃ میں موجود ہے۔

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے، (ہدایہ ص ۳۷، ج ۱) باب الحیض۔

[3] یہی مسلک احناف کا بھی ہے، (ہدایہ ص ۴۳، ج ۱) فصل فی النفاس۔

[4] یہی احناف کا بھی مسلک ہے، (ہدایہ ص ۳۷، ج ۱) باب الحیض۔

كتاب الصلاة باب الاذان :

حدثني علي بن محمد بن الحسن ، قال : حدثني سليمان بن ابراهيم بن عبيد ، قال : حدثني نصر بن مزاحم المنقري ، قال : حدثني ابراهيم بن الزبرقان التيمي ، قال : حدثني ابو خالد عمرو بن خالد الواسطي ، قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، قال : الاذان مثنى مثنى والاقامة مثنى مثنى ويرتل في الاذان ويحدر في الاقامة .

کتاب الصلوۃ

باب-: اذان

حدثني علي بن محمد بن الحسن ، قال : حدثني سليمان بن ابراهيم بن عبيد ، قال : حدثني نصر بن مزاحم المنقري ، قال : حدثني ابراهيم بن الزبرقان التيمي ، قال : حدثني ابو خالد عمرو بن خالد الواسطي ، قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليه السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اذان دو دو بار ہے اور اقامت دو دو بار ہے [1] اذان ٹھہر ٹھہر کر کہی جائے اور اقامت میں جلدی جلدی کہی جائے۔[2]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مصنف ابن ابی شیبہ (ص ۲۰۶، ج ۱) کتاب الاذان میں مختلف اسناد سے موجود ہے۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بحوالہ دارقطنی اور طبرانی الدرایہ (ص ۱۱۶، ج ۱) میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عليهما السلام عن ابيه علي بن الحسين عليهم السلام انه كان يقول في اذانه حي على خير العمل حي على خير العمل ، قال زيد ابن علي عليه السلام من أذن قبل الفجر فقد أحل ما حرم الله وحرم ما أحل الله ، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا بأس أن يؤذن الرجل على غير وضوء واكره للجنب أن يؤذن ، قال عليه السلام ولا يقيم الا وهو طاهر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ، قال : ثلاث لا يدعهن الا عاجز ، رجل سمع مؤذنا ولا يقول كما يقول ، ورجل لقي جنازة ولا يسلم على أهلها وياخذ بجوانب

حدثني زيد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عليهم السلام

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنی اذان میں فرمایا کرتے تھے۔ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ، حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ[1] (آ ؤ اچھے کام کی طرف آ ؤ اچھے کام کی طرف)

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جس نے فجر سے پہلے اذان کہی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دیا، اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بغیر وضو اذان کہنے میں کوئی حرج نہیں، میں جنبی کے لیے مکروہ سمجھتا ہوں اذان کہنی، اور اقامت بغیر وضو نہ کہے۔ [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین چیزوں کو سوائے عاجز کے کوئی نہیں چھوڑتا، ایک وہ شخص جو مؤذن (کی اذان) کو سنے اور اس جیسے کلمات نہ کہے، اور ایک وہ شخص

---

[1] اذان میں یہ الفاظ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے ابن ابی شیبہ ص ۲۲۴، ج ا، میں موجود ہیں۔ اجماع امت حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر ہے۔

[2] اسی طرح ہدایہ (ص ۶۰، ج ا) باب الاذان میں بھی موجود ہے۔

السرير فانه اذا فعل ذلك كان له أجران، ورجل أدرك الامام وهو ساجد لم يكبر ثم يسجد معهم ولا يعتد بها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : ليس على النساء أذان ولا اقامة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه أتاه رجل ، فقال يا امير المؤمنين والله اني لأحبك في الله ، قال ولكني أبغضك في الله ، قال ولمَ ، قال لأنـــك تتغنى باذانك

جو کسی جنازہ سے ملے اور جنازے والوں کو سلام نہ کہے اور چارپائی کے پائے پکڑ لے، اگر اس نے ایسا کیا (سلام کہا) تو اسے دوہرا ثواب ملے گا۔

اور ایک وہ شخص جس نے امام کو سجدہ کی حالت میں پایا، اس نے تکبیر نہ کہی پھر جماعت کے ساتھ سجدہ کرلیا اور اسے شمار نہ کیا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورتوں پر نہ اذان ہے۔ اور نہ اقامت[1]

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا، اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا، اور لیکن میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھتا ہوں، اس شخص نے کہا وہ کیوں؟ حضرت علی

---

[1] عنایہ شرح ہدایہ میں بھی اسی طرح موجود ہے دیکھیے (حاشیہ فتح القدیر ص ۲۲۱، ج ۱) باب الاذان اور اس سلسلہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ عورتوں کو بغیر اذان اور اقامت کے امامت کراتی تھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جلیل القدر تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۲۳، ۲۲۲، ج ۱)

يعني تطربه وتاخذ على تعليم القرآن أجراً وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من أخذ على تعليم القرآن أجراً كان حظه يوم القيامة

قال زيد بن علي عليهما السلام الأذان في الصلوات الخمس وفي الجمعة وليس في العيدين أذان ولا إقامة ولا في الوتر أذان ولا إقامة . وقال زيد بن علي عليهما السلام اذا كنت في سفر فاذن الفجر وأقم لباقي الصلوات . وقال

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس لیے کہ تم اپنی اذان میں راگ لگاتے ہو، اور قرآن کی تعلیم پر اجرت لیتے ہو۔[1] بلا شبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس نے قرآن کی تعلیم پر اجرت لی تو وہی اس کا حصہ ہوگا قیامت کے دن۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اذان پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے ہے، عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت اور نہ وتر میں اذان ہے نہ اقامت۔[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب تم سفر میں ہو تو فجر کے لیے اذان کہو اور باقی نمازوں کے لیے اقامت کہو۔[3]

---

[1] حواشی شرح وقایہ میں اذان میں ایسا راگ جس سے حروف میں کمی بیشی ہو اسے مکروہ تحریمی کہا ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۵۲، ج ۱) مصنف عبدالرزاق ص ۴۸۲، ج ۱، میں ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسی روایت موجود ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۴۸۱، ج ۱ اور ابن ابی شیبہ ص ۲۲۸، ج ۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان میں راگ کے متعلق حدیث موجود ہے۔ ابن ابی شیبہ ص ۲۲۹، ج ۱ میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مؤذن کو جس نے راگ کے ساتھ اذان دی تھی سے فرمایا کہ اذان صحیح کہو ورنہ ہم سے الگ ہو جاؤ۔

[2] (ہدایہ ص ۵۶، ج ۱) میں بھی اسی طرح ہے۔

[3] (ابن ابی شیبہ ص ۲۱۷، ج ۱) میں مرفوعاً بھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

زيد بن علي عليهما السلام لا يجوز أذان الصبي ولا المرأة للرجال. وقال زيد ابن علي عليهما السلام اذا كنت في حضر فاذانهم يجزيك وان أذنت فهو أفضل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ياتي المؤذنون أطول الناس أعناقاً يوم القيامة ينادون بشهادة أن لا إله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله فلا يسمع المؤذنين شيء الا شهد لهم بذلك يوم القيامة ويغفر

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا (بے سمجھ) بچے اور عورت کی اذان مردوں کے لیے جائز نہیں ہے[1]، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب تم شہر میں مقیم ہو تو لوگوں کی اذان تمہیں کافی ہے۔ اور اگر تم اذان کہہ لو تو افضل ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مؤذن قیامت کے دن اس شان سے آئیں گے کہ ان کی گردنیں لمبی ہوں گی اور وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پکار رہے ہوں گے۔ مؤذنوں کی آواز جو چیز بھی سنے گی قیامت کے دن ان کے لیے اس کی گواہی دے گی، اور مؤذن کی آواز تک اس کی مغفرت کردی جائے گی (یعنی اگر اتنی جگہ بھی گناہ سے بھری ہوئی ہو جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔

---

[1] (فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۲۲۰، ج۱) طبع بیروت میں بھی اسی طرح ہے۔

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۶۱، ج۱) باب الاذان۔

للمؤذن مدّ صوته وله من الأجر مثل المجاهد الشاهر سيفه في سبيل الله عز وجل .

باب أوقات الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام قال :نزل جبريل عليهم السلام على النبي صلى الله عليه وآله وسلم حين زالت الشمس فامره أن يصلي الظهر ثم نزل عليه حين كان الفيء قامة فامره أن يصلي العصر ثم نزل عليه حين وقع قرص الشمس فامره أن يصلي المغرب ثم نزل عليه حين وقع

تو اس کو بخش دیا جائے گا) اور اسے اس مجاہد جتنا ثواب ملے گا جس نے اپنی تلوار اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سونتی ہوئی ہے۔[۱]

باب:- نماز کے اوقات

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جب سورج ڈھلا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ سے فرمایا کہ ظہر کی نماز پڑھیں پھر حضرت جبرائیل اس وقت اترے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تو آپ سے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھیں، پھر اس وقت اترے جب سورج کی ٹکیا چھپ گئی اور آپ سے فرمایا کہ مغرب کی نماز پڑھیں، پھر اس وقت اترے جب شفق غروب ہو گیا تو آپ سے فرمایا کہ عشا کی نماز پڑھیں، پھر

---

[۱] اس کے ہم معنی روایت کچھ کمی بیشی کے ساتھ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ نسائی مجتبیٰ ص ۱۰۶، ج ۱، باب رفع الصوت بالاذان (مسند احمد ص ۴۲۹، ۴۵۸، ج ۲)

الشفق فامره أن يصلي العشاء ثم نزل عليـــه حين طلع الفجر فامره أن يصلي الفجر ثم نزل عليه من الغد حين كان الفيء على قامـــة من الزوال فامره أن يصلي الظهر ثم نزل عليه حين كان الفيء على قامتين من الزوال فامره أن يصلي العصر ثم نزل عليه حين وقع القرص فامره أن يصلي المغرب ثم نزل عليه بعد ذهاب ثلث الليل فامره أن يصلي العشاء ثم نزل عليه حين أسفر الفجر فامره ان يصلي الفجر ثم قال يا رسول الله ما بين هذين الوقتين وقت. سمعت الامام الشهيد ابا الحسين زيد بن علي عليهم السلام وقد

اس وقت اترے جب فجر خوب روشن ہوگئی تو آپ سے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھیں، پھر اس وقت اترے جب فجر طلوع ہوئی تو آپ سے فرمایا کہ فجر کی نماز ادا کریں۔ پھر دوسرے دن اس وقت اترے جب سایہ زوال سے ایک مثل ہوگیا تو آپ سے فرمایا کہ ظہر کی نماز پڑھیں۔

پھر اس وقت اترے جب سایہ زوال سے دو مثل ہوگیا تو آپ سے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھیں، پھر اس وقت اترے جب سورج کی ٹکیا غروب ہوگئی تو آپ سے فرمایا مغرب کی نماز پڑھیں۔ پھر اس وقت اترے جب ایک تہائی رات گزر گئی تو آپ سے فرمایا کہ عشا کی نماز پڑھیں، پھر اس وقت اترے جب فجر خوب روشن ہوگئی تو آپ سے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔[1]

میں نے امام شہید ابو الحسین زید بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا جب کہ آپ سے

---

[1] یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (ترمذی ص ۱۳۹، ج ۱، ابوداؤد ص ۵۶، ج ۱، مسند احمد ص ۳۳۳، ج ۱، ابن خزیمہ ص ۱۶۸، ج ۱، دارقطنی ص ۲۵۸، ج ۱، مستدرک حاکم ص ۱۹۳، ج ۱) میں موجود ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ احمد بن محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، حسین بن علی بن الحسین، وھب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی مرفوعاً یہ روایت نقل کی ہے۔ (ترمذی ص ۱۳۹، ج ۱)

سئل عن قوله عز وجل أقم الصلاة لدلوك الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهوداً فقال عليه السلام دلوك الشمس زوالها وغسق الليل ثلثه حين يذهب البياض من أسفل السماء وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهوداً تشهده ملائكة الليـــل وملائكة النهار ، وقال

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارہ میں پوچھا گیا

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

(کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور قرآن پڑھنا فجر کا، بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو)

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا دُلُوْكِ الشَّمْسِ سورج کا ڈھل جانا ہے،[1] غَسَقِ الَّيْلِ رات کا ایک تہائی حصہ ہے جب افق سے سفیدی غائب ہو جائے،[2] وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

اس وقت دن کے فرشتے اور رات کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔[3]

۱؎ جمہور مفسرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی دلوک الشمس کی یہی تفسیر کی ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع روایت بھی اس سلسلہ میں ہے۔ دیکھیے (تفسیر ابن کثیر ص ۵۴، ج ۳)

۲؎ تفسیر ابن کثیر ص ۵۴ ج ۳ میں بھی اسی طرح ہے۔

۳؎ (بخاری ص ۹۰، ج ۱) باب فضل صلوۃ الفجر فی جماعۃ میں بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً یہ تفسیر منقول ہے اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دلیل کے لیے یہی آیت پیش کی ہے۔

زيد بن علي عليهما السلام أفضل الأوقات أولها وان أخرت فلا باس، وقال زيد بن علي عليهما السلام الشفق الحمرة.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه سياتي على الناس أئمة بعدي يميتون الصلاة كميتة الأبدان فاذا أدركتم ذلك فصلوا الصلاة لوقتها ولتكن صلاتكم مع القوم نافلة فان ترك الصلاة عن وقتها كفر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه ساله رجل ما افراط الصلاة، قال اذا دخل وقت الذي بعدها .

اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اوقات میں افضل پہلا وقت ہے[۱] اور اگر لیٹ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، شفق سرخی ہے۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یقیناً میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو نماز کو ایسے مار ڈالیں گے جیسے بے روح جسم ہوتے ہیں، اگر تم انہیں پاؤ تو نماز اس کے وقت میں پڑھو اور جماعت کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہونی چاہیے یقیناً نماز وقت پر ادا نہ کرنا کفر ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، نماز میں کوتاہی کرنا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، جب اس کے بعد والی نماز کا وقت شروع ہو جائے۔[۴]

---

[۱] یہ روایت مرفوعاً ابن ابی شیبہ ص ۳۱۶، ج ۱ کتاب الصلوٰۃ میں موجود ہے۔

[۲] یہ صاحبین رحمہما اللہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۲، ج ۱)

[۳] یہاں تک روایت ابوداؤد (ص ۶۲، ج ۱، ابن ماجہ ص ۹۰، مسلم ص ۲۳۱، ج ۱) میں مختلف اسناد سے موجود ہے۔

[۴] یہ حدیث حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (مسلم ص ۲۳۸، ج ۱) باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان يكره الصلاة في اربع أحيان بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس و ترتفع و بعد صلاة العصر حتى تغيب الشمس و نصف النهار حين تزول الشمس و يوم الجمعة اذا قام الامام على المنبر ، قال زيد ابن علي عليهما السلام اذا فاتتك الصلاة نسيتها فذكرتها بعد العصر او بعد الفجر ، فلا تصلها حتى يخرج ذلك الوقت ، وقال زيد بن علي عليهما السلام فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس ثم غربت ان ذلك يجزيه و كذلك لو أدرك ركعة من الفجر قبل أن تطلع الشمس ، ثم طلعت ، وقال زيد بن علي عليهما السلام ولا باس أن يصلى على الجنازة بعد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چار اوقات میں نماز مکروہ سمجھتے تھے، نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہو کر بلند ہونے تک، عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، دوپہر کو جب سورج ڈھلے اور جمعہ کے دن جب امام منبر پر کھڑا ہو جائے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب تم سے نماز فوت ہو جائے تم اسے بھول جاؤ پھر تمہیں عصر کے بعد یا فجر کے بعد یاد آئے تو اسے نہ پڑھو یہاں تک کہ یہ وقت نکل جائے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں جو عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالے پھر سورج غروب ہو جائے فرمایا کہ یہ جائز ہے اور اسی طرح اگر فجر کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے پھر سورج طلوع ہو جائے۔[1]

---

[1] یہی مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (ترمذی ص ۴۶، ج ۱) باب ما جاء فیمن ادرک رکعۃ الخ

العصر وبعد الفجر ولا يجوز أن يصلى عليها بعد طلوعها ولا عند غروبها ولا عند قيامها .

باب التكبير في الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان يرفع يديه في التكبيرة الاولى الى فروع اذنيه ثم لا يرفعها حتى يقضي صلاته

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان اذا قال المؤذن قد قامت الصلاة كبر ولم ينتظر .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں۔[1]

باب-: نماز میں تکبیر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر کے حصہ تک اٹھاتے،[2] پھر ہاتھ نہ اٹھاتے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مؤذن قد قامت الصلوۃ کہتا، تکبیر کہہ دیتے تھے اور انتظار نہیں فرماتے تھے۔[4]

---

[1] یہی مذہب احناف کا ہے۔ (ہدایہ ص ۵۵، ۵۶، ج ۱)

[2] یہی مذہب احناف کا ہے۔ (ہدایہ ص ۶۸، ج ۱)

[3] احناف کا بھی یہی مذہب ہے (ہدایہ ص ۷۶، ج ۱)

[4] سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۲، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان يكبر في رفع وخفض ، وقال زيد انه كان يكبر في كل رفع وخفض ، وقال زيد بن علي عليهما السلام التكبيرة الاولى فريضة وباقي التكبير سنة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام ان سبح او هل كان داخلاً في الصلاة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يكون الرجل داخلاً في الصلاة الا بتكبير .

حدثني زيد بن علي عن ابيـــه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مفتـــاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم ، وقال زيد بن علي عليهما السلام

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے، اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ وہ ہر اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے[1] اور امام زید بن علی رحمہما اللہ نے فرمایا، تکبیر تحریمہ فرض ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر (اللہ اکبر کی جگہ) سُبْحٰنَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا تو بھی نماز میں داخل ہو گیا[2]۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، آدمی سوائے تکبیر کے نماز میں داخل نہیں ہوتا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، نماز کی چابی طہارت ہے (دوسری چیزوں

---

[1] (مسند احمد ص ۳۸۶، ج ۱، نسائی ص ۱۶۴، ج ۱) باب التکبیر للسجود، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص ۵۹، ج ۱) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرفوعاً موجود ہے۔

[2] احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۶۹، ج ۱)

اذا ادرك الامام وهو راكع فكبر تكبيرة واحدة ، يريد بها الدخول في الصلاة ثم ركع أجزاه ذلك .

باب استفتاح الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي ابي طالب كرم الله وجهه ، انه كان اذا استفتح الصلاة ، قال الله أكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً مسلماً وما أنا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا اوّل المسلمين أعوذ بالله من الشيطان، ثم يبتدىء ، ويقرأ ، قال

کو) حرام کرنے والی تکبیر ہے اوران کو حلال کرنے والا سلام ہے[1] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب کسی شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا پھر اس نے ایک تکبیر نماز میں شامل ہونے کے ارادہ سے کہی پھر رکوع کر لیا تو یہ جائز ہے[2]

باب:- نماز شروع کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(اللہ سب سے بڑا ہے، میں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف کیا جن نے بنائے آسمان و

---

1 (ترمذی ص ۶، ج ۱) عن علی رضی اللہ عنہ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

2 (ہدایہ ص ۱۱۳، ج ۱) میں بھی احناف کا قول اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابو خالد رضي الله عنه لما دخل زيد بن علي عليهما السلام الكوفة استخفى في دار عبدالله بن الزبير الاسدي فبلغ ذلك ابو حنيفة فكلم معاوية بن اسحاق السلمي ونصر بن خزيمة العبسي وسعيد بن خثيم حتى دخلوا على زيد بن علي عليهما السلام فقالوا هذا رجل من فقهاء الكوفة، فقال زيد بن علي عليهما السلام مامفتاح الصلاة وما افتتاحها وما استفتاحها وما تحريمها وما تحليلها، قال : فقال ابو حنيفة مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها

زمین، ایک طرف کا ہو کر، اور میں نہیں شریک کرنے والا، میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا، اللہ کی طرف ہے جو صاحب سارے جہان کا، کوئی نہیں اس کا شریک، اور یہی مجھ کو حکم ہوا، اور میں حکم برداروں میں ہوں، میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے)
پھر ابتدا کرتے اور قرأۃ کرتے۔[1]

ابوخالد نے کہا، جب امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ تشریف لائے تو عبداللہ بن الزبیر الاسدی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر روپوش ہوئے، یہ بات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے معاویہ بن اسحٰق السلمی، نصر بن خزیمہ العبسی اور سعید بن خثیم رحمۃ اللہ علیہم سے بات کی یہاں تک کہ وہ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں فرمایا، یہ شخص کوفہ کے فقہا میں سے ہے تو امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا نماز کی مفتاح (چابی) کیا ہے اس کا افتتاح کیا ہے، اس کا استفتاح کیا ہے، اس کی تحریمہ کیا ہے، اور اس کی تحلیل کیا ہے؟

---

[1] اس طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً (ابن ابی شیبہ ص ۲۶۲، ج ۱) میں بھی موجود ہے۔

التسليم وافتتاح الصلاة التكبير لأن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا افتتح الصلاة كبر ورفع يديه والاستفتاح هو سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك لأنه روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه كان اذا استفتح الصلاة قال ذلك فاعجب زيداً عليه السلام ذلك منه.

باب القراءة في الصلاة:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان يعلن القراءة في الاولیین من المغرب والعشاء

ابو خالد نے کہا، تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نماز کی مفتاح (چابی) طہارت ہے، اس کی تحریمہ تکبیر ہے، اور اس کی تحلیل سلام ہے، نماز کا افتتاح تکبیر ہے، اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھ مبارک اٹھاتے اور اس کا استفتاح

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (اے اللہ! آپ پاک ہیں، ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں، آپ کا نام بابرکت ہے، آپ کی بزرگی بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)

ہے، اس لیے کہ مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو یہ پڑھتے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات امام زید رضی اللہ عنہ کو بہت پسند آئی۔

باب:- نماز میں قرأۃ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب، عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر میں قرأۃ بلند آواز

والفجر ويسر القراءة في الاوليـــين من الظهر والعصر و كان يسبح في الاخريين من الظهر والعصر والعشاء والركعة الأخيرة من المغرب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال كل صلاة بغير قراءة فهي خداج .

حدثني زيد بن علي عن ابيـــه عن جده عن علي عليهم السلام قال كانوا يقرأون خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلطتم علیّ فـــلا

سے کرتے، ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قراۃ آہستہ کرتے[1] ظہر، عصر اور عشا کی آخری دو رکعتوں اور مغرب کی آخری رکعت میں سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہتے تھے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر نماز جو قراۃ کے بغیر ہو ناقص ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے

---

[1] (ہدایہ ص ۷۹، ج ا و ص ۸۰، ج ا) میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] (البدائع الصنائع ص ۱۱۱، ج ا) میں منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نمازی کو آخری دو رکعت میں اختیار دیتے تھے کہ وہ قراۃ کرے، چپ رہے، یا سبحن اللہ کہے، احناف کا مسلک بھی یہی ہے۔ ایضاً

[3] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں، (ہدایہ ص ۷۱، ج ا)

تفعلوا، قال زيد بن علي عليهما السلام صليت خلف ابي عليه السلام المغرب فنسي فاتحة الكتاب في الركعة الاولى فقرأها في الثانية وسجد سجدة السهو.

حدثني زيد بن علي عليهما السلام قال اذا دخل الرجل في الصلاة فنسي أن يقرأ حتى يركع فليستو قائما ثم يقرأ ثم يركع ويسجد سجدتي السهو، قال زيد بن علي عليهما السلام لا يفتح على الامام في الصلاة وان فتح عليه فالصلاة تامة، وقال زيد بن علي عليهما السلام المعوذتان من القرآن، وقال زيد بن علي من

تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم نے مجھ پر قرأۃ خلط کردی ہے، ایسا نہ کیا کرو[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی وہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ بھول گئے تو اسے دوسری رکعت میں پڑھا اور سجدہ سہو کیا[2]

مجھ سے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب کوئی شخص نماز شروع کرے تو قرأۃ کرنی بھول جائے یہاں تک کہ وہ رکوع کرلے تو سیدھا کھڑا ہوجائے پھر قرأۃ کرے، پھر رکوع کرے اور (آخر میں) سہو کے دو سجدے کرے[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا جائے اور اگر اسے لقمہ دے دیا تو بھی نماز پوری ہوگئی[4] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا معوذتین (سورہ فلق اور ناس) قرآن میں سے ہیں۔

---

[1] یہ راویت طحاوی (کتاب الصلوٰۃ ص ۱۴۹، ج ۱، مسند احمد ص ۴۵۱، ج ۱) اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے

[2] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (عبدالرزاق ص ۱۲۳، ج ۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی (عبدالرزاق ص ۱۲۶، ج ۲)

[3] امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۱۲۷، ج ۱، رقم الحدیث ۲۷۶۴)

[4] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ امام کو لقمہ دینا پسند نہیں فرماتے تھے نیز یہ بھی منقول ہے کہ اگر امام لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۵۲۰، ۵۲۱، ج ۱)

أسمع اذنيه فلم يخافت .

باب الركوع والسجود وما يقال في ذلك :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن أقرأ وأنا راكع وأنا ساجد، قال واذا ركعت فعظم الله عز وجل واذا سجدت فسبحه ، وعن زيد بن علي عليهما السلام انه كان يقول في الركوع سبحان ربي العظيم وفي السجود سبحان ربي الأعلى، قال زيد بن علي عليهما السلام ان شئت قلت ذلك تسعاً وان شئت خمساً

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے اپنے کانوں سنایا اس نے آہستہ نہیں پڑھا۔[1]

باب:- رکوع، سجدہ اور اس میں کیا پڑھا جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو[2] اور جب سجدہ کرو تو اس کی تسبیح بیان کرو۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدہ میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا کرتے تھے۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر چاہو تو یہ نو بار کہو اگر

---

[1] احناف میں امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۱۱۷، ج۱) حواشی شرح وقایہ ص ۱۷۲،۱ میں ہے امام کرخی، ابوبکر الاعمش البلخی اور ابونصر بن سلام رحمۃ اللہ علیہم بھی اسی کے قائل تھے۔

[2] یہ روایت مرفوعاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ابن ابی شیبہ ص ۲۷۹، ج۱ اور عبدالرزاق ص ۱۴۴، ج۲ میں تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مذکور ہے اور ترمذی ص ۶۱، ۱)

وان شئت ثلاثاً ، قال وكان عليه السلام اذا رفع رأسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد .

حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام قال اذا صلى الرجل فليتفجج في سجوده واذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتجمع بين فخذيها. وقال زيد ابن علي عليهما السلام: اذا أدرك الامام راكعاً فركع معه اعتد بالركعة ، وان أدركه وهو ساجد فسجد معه لم يعتد بذلك .

چاہوتو سات بار اگر چاہوتو پانچ بار کہو اگر چاہوتو تین بار[1]

ابوخالد نے کہا، جب امام زید رضی اللہ عنہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔[2]

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مرد نماز پڑھے تو اپنے سجدہ میں پاؤں کشادہ رکھے اور جب عورت سجدہ کرنے لگے تو سرین کے بل بیٹھے اور دونوں رانوں کو اکٹھا کرلے[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب کسی نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اس کے ساتھ رکوع کرلیا تو اپنی رکعت شمار کرے اور اگر امام کو سجدہ میں پایا اور اس کے ساتھ سجدہ کرلیا تو وہ رکعت شمار نہ کرے[4]

---

[1] تین بار کم از کم ہے۔ دیکھیے (ترمذی ص ۶۰، ج ۱ مرفوعاً)

[2] (ترمذی ص ۶۱، ج ۱) مرفوعاً عن علی رضی اللہ عنہ۔

[3] احناف کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۷۶، ج ۱)

[4] احناف کا بھی یہی قول ہے۔ (ہدایہ ص ۱۱۳، ج ۱)

باب التشهد :

قال وكان زيد بن علي عليهما السلام يقول في التشهد في الركعتين الاولين بسم الله والحمد لله والاسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ثم ينهض قال وكان زيد بن علي عليهما السلام ينصب رجله اليمنى ويفرش اليسرى، قال: وقال زيد بن علي عليهما السلام لاتجزى صلاة بغير تشهد.

باب:- تشہد

(ابو خالد نے کہا) اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما پہلی دو رکعتوں کے تشہد میں یہ پڑھتے ہے[1]

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں)

اور پھر کھڑے ہوتے

ابو خالد نے کہا اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں بچھاتے، اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تشہد کے بغیر نماز جائز نہیں۔

---

[1] تھوڑی تبدیلی کے ساتھ ایسے الفاظ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہیں (مجمع الزوائد ص ۱۴۱، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عليهم السلام عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه كان اذا تشهد قال التحيات لله والصلوات الطيبات الغاديات الرائحات الطاهرات الناعمات السابغات ما طاب وطهر وزكا وخلص ونما فلله وما خبث فلغير الله أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً وداعياً الى الله باذنه وسراجاً منيرا أشهد أنك نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ تشہد پڑھتے تھے [۱]

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ الطَّاهِرَاتُ النَّاعِمَاتُ السَّابِغَاتُ، مَاطَابَ وَطَهُرَ، وَزَكَا وَخَلَصَ، وَنَمَا فَلِلّٰهِ وَمَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ۔

تمام قولی، بدنی، مالی، صبح، شام کی جانے والی پاکیزہ، عمدہ، وسیع، عبادتیں جو اچھی پاکیزہ، صالح، خالص اور زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور جو بری ہیں وہ غیر اللہ کے لیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے

---

[۱] تھوڑی تبدیلی کے ساتھ ایسے الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (مجمع الزوائد ص ۱۴۱، ج ۲) میں موجود ہیں۔

ثم يحمد الله ويثني عليه ويصلي على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم يسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله .

باب القنوت :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقنت في الفجر قبل الركوع وفي الوتر بعد الركوع ثم قنت بالكوفة في الوتر قبل الركوع وكان زيد بن علي عليهما السلام يقنت في الفجر والوتر قبل الركوع .

اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا، میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ آپ کیا خوب پروردگار ہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) کیا خوب رسول ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثناء بیان کرتے پھر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتے پھر اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔

باب:- قنوت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اور وتر میں رکوع کے بعد، اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فجر اور وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کرتے تھے[1]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح کی روایت ابن ابی شیبہ (ص ۲۱۲، ج ۳) میں بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقنت في الفجر بهذه الآية آمنا بالله وما أنزل الينا وما أنزل الى ابراهيم واسماعيل واسحاق ويعقوب والأسباط وما أوتي موسى وعيسى وما أوتي النبيون من ربهم الى آخر الآية .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال كلمات علمهن جبريل عليه السلام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقولهن في قنوت الوتر ، اللهم

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر میں اس آیت کریمہ کے ساتھ قنوت پڑھتے

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ (آخر آیت تک)

ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو کچھ اترا ہم پر، اور جو کچھ اترا ابراہیم، اسمٰعیل، اور اسحٰق پر، اور یعقوب (علیہم السلام) پر اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰؑ کو، اور جو ملا عیسیٰ علیہ السلام کو، اور جو ملا سب نبیوں کو، اپنے رب کی طرف سے۔ الخ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قنوت وتر میں پڑھنے کے لیے سکھائے (یہ ہیں)

أهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيا أعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِىْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِىْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَنْ اَعْطَيْتَ وَقِنِىْ شَرَّمَاقَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَايُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ [1]

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں ہدایت دے جنہیں آپ نے ہدایت دی اور عافیت دیں مجھے ان لوگوں میں جنہیں آپ نے عافیت دی اور میرے دوست بنیں ان لوگوں میں جن کے آپ دوست بنے ہیں اور مجھے اس چیز میں برکت دیں جو آپ نے عطا کی اور مجھے اس شر سے بچائیں جو آپ نے فیصلہ فرمایا بلاشبہ آپ فیصلہ فرماتے ہیں اور آپ پر فیصلہ نہیں کیا جاتا یقیناً وہ ذلیل نہیں ہوا جسے آپ نے دوست رکھا اور نہ اس نے عزت پائی جس سے آپ نے دشمنی رکھی آپ بابرکت اور بلند ہیں۔

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت (ابن ابی شیبہ ص ۲۰۰، ج ۳) میں موجود ہے لیکن اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔

باب فضل الصلاة في جماعة ،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال الصلوات الخمس كفارات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر وهي قول الله عز وجل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين ، قال فسألناه ما الكبائر ، فقال قتل النفس المؤمنة وأكل مال اليتيم وقذف المحصنة وشهادة الزور وعقوق الوالدين والفرار من الزحف واليمين الغموس .

باب-: باجماعت نماز کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پانچ نمازیں کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے اوقات کے درمیان ہوں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچے[1] اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۔(البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو۔ یہ یادگاری ہے یادرکھنے والوں کو۔)

تو ہم نے ان سے پوچھا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، مؤمن شخص کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جھوٹی گواہی دینا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، میدان جنگ سے بھاگنا اور جھوٹی قسم[2]

---

[1] (ترمذی ص ۵۲، ج ۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بتغیر یسیر۔

[2] مسلم ص ۶۴، ج ۱، کتاب الایمان، باب الکبائر کی دو مختلف مرفوع روایات میں ان تمام کبیرہ گناہوں کا ذکر موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تزال امتي يكف عنها البلاء ما لم يظهروا خصالاً عملاً بالربا واظهار الرشا وقطع الارحام وقطع الصلاة في جماعة وترك هذا البيت أن يؤم فاذا ترك هذا البيت أن يؤم لم يناظروا .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا صلاة لجار المسجد لا يجيب الى الصلاة اذا سمع النداء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول تحت ظل العرش يوم لا ظل الا ظله رجل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت سے بلائیں دور رہیں گی، جب تک کہ اس میں چند کام نہ ظاہر ہو جائیں۔ سودی کاروبار، کھلم کھلا رشوت، قطع رحمی، باجماعت نماز کا ترک اور اس گھر (بیت اللہ) کا ارادہ، جب اس گھر کا ارادہ (حج) چھوڑ دیا گیا، پھر انہیں مہلت نہیں دی جائے گی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں ہوتی جو اذان سن کر نماز کے لیے نہیں جاتا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، عرش کے سایہ کے نیچے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، وہ شخص

خرج من بيته فاسبغ الوضوء ثم مشى الى بيت من بيـــوت الله ليقضي فريضة من فرائض الله تعالى فهلك فيما بينه وبين ذلك ورجل قـام في جوف الليل بعدما هدأت العيون فاسبغ الطهور ثم قـــام الى بيت من بيوت الله عز وجل فهلك فيما بينه وبين ذلك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه غدا على ابي الدرداء فوجده متصبحاً يعني نائماً ، فقال مالك يا أبا الدرداء قال كان مني من الليل شيء فنمت ، فقال علي عليه السلام أفتركت صـــلاة الصبح في جماعة ، فقال نعم ، فقال علي عليه السلام يا أبا الدرداء لأن اصلي الفجر وعشاء الآخرة في جماعة أحب اليّ من أن احيي ما بينهما أو مـا

ہوگا جو اپنے گھر سے نکلا پھر اچھی طرح وضو کیا، پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلا تا کہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے، پھر وہ اسی دوران ہلاک ہوگیا، اور ایک وہ شخص جو رات کو اس وقت اٹھا جب کہ لوگ سو چکے ہوں پھر اچھی طرح وضو کیا اور (نوافل پڑھنے کے لیے) اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کھڑا ہوگیا، پھر وہ اسی دوران ہلاک ہوگیا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ (ایک دن) صبح حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہیں سویا ہوا پایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں کیا ہے اے ابوالدرداء؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رات مجھے کوئی کام تھا (تہجد پڑھتا رہا) پھر میں سو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا آپ نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ چھوڑ دی، انہوں نے فرمایا، ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالدرداء! اگر میں فجر اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھ لوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں عشاء سے فجر تک جاگتا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لو يعلمون ما فيها لأتوهما ولو حبواً وانهما ليكفران ما بينهما .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أفضل الأعمال اسباغ الطهور في السبرات ونقل الأقدام الى الجماعات وانتظار الصلاة بعد الصلاة .

باب من يؤم الناس ومن أحق بذلك :

قال زيد بن علي عليهما السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله فان كانوا في القرآن سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا في

رہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا[1] کہ اگر لوگ جان لیں کہ ان میں کتنا ثواب ہے تو انہیں ادا کرنے کے لیے آئیں اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ آئیں، اور یقیناً یہ دو نمازیں اپنے درمیان والے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اعمال میں سے افضل، سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا، نماز با جماعت کے لیے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

باب:- لوگوں کو کون امامت کرائے اور امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن پاک زیادہ پڑھنے والا ہو۔ اگر قرأۃ میں برابر ہوں تو جو

---

[1] اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ آئیں یہاں تک مرفوع روایت (صحیح ابن حبان ص ۲۵۰، ج ۴) میں موجود ہے۔

السنـة سواء فاكبرهم سناً . وقال زيـد بن علي عليهما السلام : لا يصلى خلف الحرورية ولاخلف المرجئة ولا القدرية ولا من نصب حرباً لآل محمـد ، قال وكان عليه السلام يكره الصلاة خلف المكفوف والاعراب ، قال وكان عليه السلام يرخص في الصلاة خلف المملوك وولد الزنا اذا كان عفيفاً .

باب اقامة الصفوف :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أفضل

سنت کا زیادہ جاننے والا ہو، اگر سنت کے علم میں برابر ہوں تو جوان میں سے عمر میں بڑا ہو[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، حروریہ[2]، مرجئہ، قدریہ اور آل محمد سے جنگ کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، ابوخالد نے کہا اور امام زید رضی اللہ عنہ نماز مکروہ سمجھتے تھے، اندھے اور دیہاتی کے پیچھے[3] اور امام زید رضی اللہ عنہ غلام اور ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے تھے[4] جب کہ وہ پاک دامن ہو۔

باب:- (نماز میں) صفیں سیدھی کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، صفوں میں افضل پہلی صف ہے اور وہ فرشتوں کی

---

۱ احناف میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے، (ہدایہ ص۸۳، ج۱) باب الامامۃ۔

۲ حروریہ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے جبکہ قدریہ تقدیر الٰہی کے منکر ہیں اور مرجئہ سے مراد فرقہ جبریہ ہے جو انسان کو اپنے کاموں میں محض بے اختیار مانتے ہیں۔(مترجم)

۳ احناف کا بھی اسی کے قائل ہیں۔(ہدایہ ص۸۴، ج۱) باب الامامۃ

۴ ایضاً

الصفوف أولها وهو صف الملائكة عليهم السلام وأفضل المقدم ميامن الامام قال: وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قمتم الى الصلاة فاقيموا صفوفكم والزموا عواتقكم ولا تدعوا خللاً فيتخللكم الشيطان كما يتخلل اولاد الحذف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أمنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنا ورجل من الأنصار فتقدمنا صلى الله عليه وآله وسلم وخلفنا خلفه فصلى بنا ثم قال اذا كان اثنان فليقم أحدهما عن يمين الآخر.

صف ہے[1] اور پہلی صف میں افضل امام کی دائیں جانب ہے[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے[3] جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفیں سیدھی کرو، اور اپنے کندھے ملاؤ خالی جگہ نہ چھوڑو، ورنہ تمہارے درمیان شیطان اس طرح داخل ہو جائے گا جس طرح بکری کا بچہ داخل ہوتا ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور ایک انصاری صحابی کو امامت کرائی، آپ ہم سے آگے تشریف فرما ہوئے اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا فرمایا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو شخص ہوں تو ایک دوسرے کے دائیں جانب کھڑا ہوئے[4]

---

[1] اس کے ہم معنی روایت صحیح ابن حبان ص ۲۹۶، ج ۴، میں موجود ہے (حدیث نمبر ۲۱۵۷)

[2] اس کے ہم معنی روایت دیکھیے (ابن حبان ص ۲۹۶، ج ۴)

[3] اس کے ہم معنی روایت (ابوداؤد ص ۹۷، ج ۱) میں موجود ہے

[4] یہی احناف کا مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۸۴، ج ۱، باب الامامۃ)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال صلى رجل خلف الصفوف فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال هكذا صليت وحدك ليس معك أحد قال نعم قال صلى الله عليه وآله وسلم فاعد صلاتك.

باب ما ينبغي ان يجتنب في الصلاة

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال النعاس والتثاؤب في الصلاة من الشيطان فاذا تثاءب أحدكم في صلاته فليضع يده على فيه واذا عطس أحدكم في الصلاة فليحمد الله في نفسه.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک شخص نے صفوں کے پیچھے نماز پڑھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا، تم نے اس طرح اکیلے نے نماز پڑھی ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی نہیں؟ اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، اپنی نماز دوبارہ پڑھو[1]

باب:- نماز میں جن کاموں سے بچنا چاہیے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نماز میں اونگھ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ تم میں سے جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور تم میں سے جب کسی کو نماز میں چھینک آئے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے[2]

---

[1] یہ مسلک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے دیکھیے (ترمذی ص ۵۴، ج ۱)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے مشابہ قول (عبدالرزاق ص ۲۶۹، ج ۲، باب التثاوب) میں موجود ہے۔ ترمذی ص ۸۵، ج ۱، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول التثاوب فی الصلوۃ من الشیطن۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أبصر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجلاً يعبث بلحيته في الصلاة فقال أما هـذا فلو خشع قلبه لخشعت جوارحه، وقال زيد بن علي عليهما السلام اذا دخلت في الصلاة فلا تلتفت يميناً وشمالاً ولا تعبث بالحصى ولا تفرقع أصابعك ولا تنفض أناملك ولا تمسح جبهتك حتى تفرغ من الصلاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يقطع الصلاة شيء وادرأوا ما استطعتم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتے دیکھا تو فرمایا، اگر اسکا دل ڈرتا تو اس کے اعضا بھی ڈرتے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب تم نماز میں داخل ہو تو دائیں بائیں توجہ نہ کرو[2] نہ کنکریوں سے کھیلو، نہ انگلیاں چٹخاؤ، نہ (انگلیوں کے) پورے جھاڑو، اور نہ نماز سے فارغ ہونے تک اپنی پیشانی سے مٹی صاف کرو[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نماز کو (آگے سے گزرنے والی) کوئی چیز نہیں توڑتی، جہاں تک ہو سکے اسے ہٹاؤ[4]

---

[1] عبد الرزاق ص ۲۶۶، ج ۲، میں حضرت سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ قول منقول ہے۔

[2] ہدایہ ص ۱۰۰، ج ۱، میں بھی اسی طرح ہے۔

[3] ہدایہ ص ۹۹، ۱۰۰، ج ۱، میں بھی اسی طرح ہے۔

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۹۸، ۹۹، ج ۱)

باب الحدث في الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل تخرج منه الريح او يرعف او يذرعه القيء وهو في الصلاة فانه يتوضأ ويبني على ما مضى من صلاته فان تكلم استانف الصلاة وان كان قد تشهد فقد تمت صلاته . قال زيد بن علي عليهما السلام هذه الثلاث يبنى عليهن وثلاث لا يبنى عليهن البول والغائط والقهقهة انهما تنقض الوضوء والصلاة. قال زيد بن علي عليهما السلام في الامام يصلي بالقوم فيحدث

باب-: نماز میں بے وضو ہونا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہوا خارج ہو یا اسے نکسیر پھوٹ پڑے یا اسے قئے آ جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ وضو کرے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرے۔ اگر اس نے کلام کرلیا تو نئے سرے سے نماز پڑھے[1] اور اگر وہ تشہد پڑھ چکا ہے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ان تین چیزوں پر نماز کی بنا کر لی جائے اور تین چیزوں پر بنا نہ کی جائے۔ پیشاب، پاخانہ اور قہقہہ وضو اور نماز دونوں توڑ دیتا ہے۔[3]

---

[1] احناف کا بھی یہی قول ہے۔ دیکھیے (ہدایہ ص۸۹، ج۱ باب الحدث فی الصلوۃ)

[2] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔ (ہدایہ ص۹۱ ج۱)

[3] الجوہرۃ النیرہ ص۷۶، ج۱ میں بھی احناف کا قول اسی طرح لکھا ہے۔

به حدث يأخذ بيد رجل ممن خلفه فيصلي بالقوم باقي صلاتهم ويذهب هو فيتوضا ثم يجيء فان لحق الاول الثاني صلى معه وان لم يلحقه قضى ما بقي عليه . وقال زيد بن علي عليهما السلام في الامام يحدث فيقدم رجلاً لم يدرك اول الصلاة ان الامام الثاني يصلي بالقوم باقي صلاتهم ثم يقدم رجلاً ممن أدرك اول الصلاة فيسلم بهم ويقوم فيقضي ما بقي عليه ويتوضأ الاول فيجيء ويقضي ما بقي عليه .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، دوران نماز اس کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ مقتدیوں میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑے، وہ شخص لوگوں کو باقی ماندہ نماز پڑھائے، اور امام جا کر وضو کرے پھر آئے، اگر پہلا امام دوسرے سے (نماز میں) مل جائے تو اس کے ساتھ (پیچھے) نماز پڑھ لے اور اگر اس سے نہ مل سکے تو اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو امام بے وضو ہو جائے اور ایسے شخص کو آگے کرے جو شروع نماز میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا تو دوسرا امام لوگوں کو ان کی باقی ماندہ نماز پڑھائے پھر ایسے شخص کو آگے کرے جو شروع نماز میں شریک ہو گیا تھا، وہ لوگوں کے ساتھ سلام پھیرے اور امام ثانی کھڑا ہو کر اپنی بقایا نماز پوری کرے، اور پہلا امام وضو کر کے آئے اور اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے[2]

---

[1] ہدایہ ص ۸۹، ج ۱، باب الحدث فی الصلوۃ میں احناف کا قول بھی اسی طرح لکھا ہے۔

[2] ہدایہ ص ۹۲، ج ۱، باب الحدث فی الصلوۃ، میں بھی اسی طرح موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يتكلم في الصلاة ناسياً او متعمداً انه تنقطع صلاته . وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل يرد السلام في الصلاة ان صلاته فاسدة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أقبل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في اول عمرة اعتمرها فأتاه رجل فسلم عليه وهو في الصلاة فلم يرد عليه فلما صلى وانصرف ، قال أين المسلم قبيل اني كنت في الصلاة وانه اتاني جبريل عليه السلام فقال إنه امتك ان يردوا السلام وهم في الصلاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارہ میں فرمایا جو نماز میں بھول کر یا جان بوجھ کر کلام کرے، بلا شبہ اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا، جس نے نماز میں سلام کا جواب دیا اس کی نماز ٹوٹ گئی ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پہلا عمرہ کیا اس سے تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے دوران نماز آپ کو سلام کیا، آپ نے اس کا جواب نہیں دیا، جب آپ نے نماز پڑھ لی اور سلام پھیرا تو فرمایا، تھوڑی دیر پہلے سلام کرنے والا کہاں ہے؟ میں نماز پڑھ رہا تھا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا، اپنی امت کو نماز کے دوران سلام کا جواب دینے سے منع فرما دو[3]

---

[1] احناف کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص۹۴، ج۱)

[2] احناف کا بھی یہی قول ہے (الجوہرۃ النیرۃ ص۷۵، ج۱)

[3] احناف کے نزدیک بھی نماز میں سلام کا جواب دینا منع ہے، (ہدایہ ص۱۰۰، ج۱)

حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام قال : لا يبزقن أحدكم في الصلاة تلقاء وجهه ولا عن يمينه وليبزقن عن شماله او تحت قدمه اليسرى .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء في الصلاة .

باب السهو في الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: سجدتا السهو بعد السلام وقبل الكلام تجزيان من الزيادة والنقصان .

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم سے کوئی شخص بھی دوران نماز اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے، اسے (اگر تھوکنا ہو تو) اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نماز میں تسبیح کہنا مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (بائیں ہاتھ کی پشت پر دایاں ہاتھ مارنا) عورتوں کے لیے ہے۔[2]

باب-: نماز میں سہو

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سلام کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کمی بیشی کو پورا کر دیتے ہیں۔[3]

---

[1] مسلم ص ۲۰۷، ج ۱، کتاب المساجد میں عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت موجود ہے۔

[2] بخاری ص ۱۶۰، ج ۱، کتاب التہجد، مسلم ص ۱۸۰، ج ۱، کتاب الصلوٰۃ میں عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت موجود ہے۔

[3] ہدایہ ص ۱۱۵، ج ۱، باب السجود السہو میں بھی اسی طرح ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الظهر خمساً فقام ذو الشمالين فقال يارسول الله هل زيد في الصلاة شيء ، قال وما ذاك ، قال صليت بنا خمساً ، قال فاستقبل القبلة فكبر وهو جالس وسجد سجدتين ليس فيهما قراءة ولا ركوع وقال هما المرغمتان ، وقال زيد بن علي عليه السلام في الرجل ينسى في موضع القيام فيجلس او يقوم في موضع الجلوس ان عليه سجدتي السهو ، وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل يجهر في الصلاة التي

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پانچ رکعات پڑھائی تو ذوالشمالین (ایک صحابی ہیں) نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا آپ نے ہمیں پانچ رکعات نماز پڑھائی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو آپ نے بیٹھے بیٹھے قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہی اور دو سجدے فرمائے، ان میں نہ قرأۃ تھی نہ رکوع آپ نے ارشاد فرمایا، یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے والے ہیں[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو شخص بھول جائے، کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ جائے یا کھڑا ہو جائے بیٹھنے کی جگہ اسپر سہو کے دو سجدے واجب ہیں[2]

---

[1] یہ روایت مضطرب ہے مختلف کتب حدیث میں مختلف الفاظ سے منقول ہے۔ دیکھیے (دارمی ص ۱۸۵، ج ۱، طحاوی ص ۳۰۱، ج ۱، نسائی ص ۱۸۲، ج ۱، ۱۸۳، بخاری ص ۱۶۴، ج ۱، مسلم ص ۲۱۳، ج ۱)

[2] احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ ص ۹۲، ج ۱)

يخافت فيها او يخافت في الصلاة التي يجهر فيها ناسياً ان عليه سجدتي السهو وصلاته تامة ، وقال زيد بن علي عليه السلام في الرجل ينسى التكبير في القيام والقعود والتسبيح في الركوع والسجود ثم يذكر ذلك في آخر الصلاة ان عليه سجدتي السهو وصلاته تامة ، وقال زيد بن علي عليه السلام في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر او العصر او العشاء ناسياً انه يبني ويسجد سجدتي السهو ، وقال زيد بن علي عليهما السلام ان سلم على تمام في نفسه استقبل الصلاة، وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل ينسى سجدة من فريضة من صلاته ثم يذكرها في الركعة الثانية او الثالثة انه يسجدها وعليه سجدتا السهو وان لم يذكرها حتى سلم وتكلم استقبل

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ شخص جو بھول کر اس نماز میں اونچی پڑھ جائے جس میں آہستہ پڑھا جاتا ہے یا آہستہ پڑھ جائے جس میں اونچی پڑھا جاتا ہے۔ اس پر سہو کے دوسجدے ہیں اور اس کی نماز پوری ہے۔[1]

اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو شخص قیام اور قعدہ میں تکبیر بھول جائے یا رکوع اور سجدہ میں تسبیح بھول جائے پھر اسے نماز کے آخر میں یہ یاد آئے، تو اس پر سہو کے دوسجدے ہیں اور اس کی نماز پوری ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، وہ شخص جو ظہر، عصر، یا عشاء کی دو رکعتوں میں بھول کر سلام پھیرے دے، وہ پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرے اور سہو کے دوسجدے کرے، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر اس نے دل میں نماز پوری سمجھتے ہوئے سلام پھیرا ہے تو از سر نو نماز پڑھے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو شخص اپنے فرض نماز میں سجدہ بھول جائے پھر اسے دوسری یا تیسری رکعت میں یاد آئے تو وہ سجدہ کرے اور اس پر سہو کے دوسجدے

---

[1] احناف کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۱۱۷، ج ۱، باب السہو)

الصلاة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام اذا نسي شيئاً من سنن الصلاة ثم ذكر ذلك بعد ما سلم وتكلم ان صلاته تامة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام في سجدتي السهو يتشهد مثل التشهد في الركعتين ثم يسلم .

باب في المرأة تؤم النساء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: دخلت أنا ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ام سلمة رضي الله عنها فاذا نسوة في جانب البيت يصلين ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا ام سلمة اي صلاة يصلين ، قالت

واجب ہیں[1] اور اگر اسے یاد نہ آیا یہاں تک کہ اس نے سلام پھیر لیا اور کلام کر لیا تو از سر نو نماز پڑھے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب نماز کی سنتوں میں سے کوئی سنت بھول جائے پھر سلام اور کلام کرنے کے بعد اسے یاد آئے تو اسکی نماز پوری ہے۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے سجدہ سہو کے بارہ میں فرمایا کہ وہ تشہد پڑھے جیسا کہ دو رکعتوں میں تشہد پڑھا جاتا ہے پھر سلام پھیرے[2]۔

باب:- وہ عورت جو عورتوں کو امامت کروائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اور رسول اللہ ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے کچھ عورتیں گھر کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے ام سلمہ! یہ کون سی نماز تم پڑھ رہی ہو؟

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ ص ۵۹، ج۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی سجدہ بعد سلام ہے (قدروی ص ۴۹)

يا رسول الله المكتوبة، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم افلا امتهن، قالت يا رسول الله او يصلح ذلك، قال صلى الله عليه وآله وسلم نعم تقومين وسطهن لا هن أمامك ولا خلفك وليكن عن يمينك وعن شمالك. قال زيد بن علي عليهما السلام لا يؤم الرجل النساء ليس معه رجل أرأيت ان احدث كيف يصنع، قال زيد بن علي عليهما السلام ليس على النساء أذان ولا إقامة ولا صلاة في جماعة.

باب اذا فسدت صلاة الامام فسدت صلاة من خلفه :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: صلى عمر بالناس الفجر فلما قضي الصلاة أقبل عليهم فقال ايها الناس ان عمر

انہوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! فرض نماز، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم نے انہیں امامت کیوں نہ کرائی؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، ان کے درمیان کھڑی ہونا[1] نہ وہ تم سے آگے ہوں نہ تمہارے پیچھے، تمہارے دائیں اور بائیں ہوں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مرد صرف عورتوں کو نماز نہ پڑھائے اس کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو، کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ بے وضو ہو جائے تو کیا کرے گا؟ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، عورتوں کے ذمہ نہ اذان ہے نہ اقامت اور نہ با جماعت نماز۔

باب:- جب امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی جب

---

[1] احناف کے نزدیک عورت اگر امامت کرائے تو عورتوں کے درمیان کھڑی ہوگی (ہدایہ ص ۸۴، ج ۱) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت مختصراً (عبدالرزاق ص ۱۴۰، ج ۳) باب امرأۃ تؤم النساء میں موجود ہے۔

صلى بكم وهو جنب ، قال : فقال الناس فما ترى يا امير المؤمنين ، فقال علي الاعادة ولا اعادة عليكم ، فقال علي عليه السلام بل عليك وعليهم الاعادة الا ترى ان القوم يأتمون بامامهم يدخلون بدخوله ويخرجون بخروجه ويركعون بركوعه ويسجدون بسجوده فان دخل عليه سهو دخل على من خلفه ، قال فاخذ قوم بقول علي وأخذ قوم بقول عمر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا فسدت صلاة الامام فسدت صلاة من خلفه. سألت زيد بن علي عليهما السلام

نماز پوری کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، اے لوگو! عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں حالت جنابت میں نماز پڑھا دی ہے، لوگوں نے کہا، اے امیر المؤمنین آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے ذمہ دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے اور تم پر ضروری نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بلکہ آپ پر اور ان لوگوں پر بھی دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ اپنے امام کی اقتدا کرتے ہیں، امام کے ساتھ نماز شروع کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی نماز سے نکلتے ہیں، اس کے رکوع کے ساتھ رکوع اور سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔ اگر امام پر سجدہ سہو آجائے تو مقتدیوں پر بھی آجائے گا، راوی نے کہا، کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا اور کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی[1]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (حلبی کبیر ص ۵۱۷، کنز الدقائق ص ۳۰)

عن الامام يسهو في صلاته ، قال عليه السلام يجب عليه وعلى من خلفه يسجدوا للسهو قلت وان سهى من خلف الامام ولم يسه الامام قال ليس على من خلف الامام سهو .

باب الرجل يدرك مع الامام بعض الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ، قال عليه السلام اذا أدركت الامام وهو راكع وركعت معه فاعتد بتلك الركعة واذا أدركته وهو ساجد وسجدت معه فلا تعتد بتلك الركعة .

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے امام کے بارہ میں پوچھا جسے نماز میں سہو ہو جائے ، انہوں نے فرمایا، امام اور مقتدیوں پر سجدہ سہو لازم ہے[1] میں نے کہا، اگر مقتدی کو سہو ہو جائے اور امام کو نہ ہو، انہوں نے فرمایا، مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہے[2]

باب-: جو شخص امام کے ساتھ نماز کا کچھ حصہ پائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم نے امام کو رکوع میں پالیا اور اس کے ساتھ رکوع کرلیا تو یہ رکعت شمار کرلو اور اگر اسے سجدہ میں پایا اور اس کے ساتھ سجدہ کرلیا تو وہ رکعت شمار نہ کرو[3]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۱۷، ج ۱، باب سجود السہو)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۱۷، ج ۱)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کنز الدقائق ص ۳۷، مؤطا امام محمد ص ۱۰۰)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال اجعل ما أدركت مع الامام اول صلاتك ، سالت زيداً بن علي عليه السلام عن تفسير ذلك فقال : اذا أدركت مع الامام ركعة من الصلاة وهو في الظهر او العصر او المغرب او العشاء فاضف اليها اخرى ثم تشهد وهي الثانية لك واقرأ فيها ما فاتك كما كان يجب على الامام ان يقرأ . سالت زيداً بن علي عليه السلام عن الرجل يدرك مع الامام ركعة وعلى الامام سجود السهو ، فقال عليه السلام يسجد معه ولا يسلم فاذا سلم الامام من سجدتي السهو قام هو فقضى ما سبقه به الامام .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو نماز تم نے امام کے ساتھ پڑھی ہے اسے اپنی پہلی نماز بناؤ[1]

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی وضاحت چاہی؟ تو انہوں نے فرمایا، جب تم نے امام کے ساتھ نماز ایک رکعت پائی، امام ظہر، عصر، مغرب یا عشا میں ہو، تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملاؤ پھر تشہد پڑھو یہ تمہاری دوسری رکعت ہے، اس میں قرأۃ کرو جو تم سے فوت ہوگئی ہے جیسا کہ امام پر قرأۃ واجب تھی[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو امام کے ساتھ ایک رکعت پائے، امام پر سجدہ سہو ہو؟ انہوں نے فرمایا، امام کے ساتھ سجدہ کرے اور سلام نہ پھیرے، جب امام سجدہ سہو سے سلام پھیر دے یہ کھڑا ہو کر بقایا نماز پوری کرے[3]

---

[1] یہ روایت بیہقی میں موجود ہے۔ (بذل المجہود ص ۳۲۱، ج ۱) بحوالہ بیہقی

[2] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بذل المجہود ص ۳۲۱، ج ۱)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۷۵، ۱۷۶، ج ۱)

باب الرجل تفوته الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انـه أتاه رجلان فسلما عليه وهو في المسجد ، فقال عليه السلام أصليتما قالا لا ، قال ولكنا قد صلينا فتنحيا فصليا وليؤم احدكما صاحبه ولا أذان عليكما ولا إقامة ولا تطوع حتى تبدأ بالمكتوبة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا صليت المغرب ثم حضرت ايضاً مع قوم فلم تستطع الا ان تصلي معهم

باب-: وہ شخص جس سے نماز فوت ہو جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخصوں نے آ کر سلام کیا، وہ مسجد میں تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن ہم پڑھ چکے ہیں، تم پیچھے ہٹ کر نماز پڑھو، تم میں سے ایک اپنے ساتھی کو امامت کرائے[1] تم پر نہ اذان ہے نہ اقامت[2] اور نہ نفل پس فرض سے ابتدا کرو[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم مغرب پڑھ لو، پھر جماعت کے ساتھ بھی حاضر ہو جاؤ اور لوگوں کے ہمراہ پڑھے بغیر چارہ بھی نہ ہو تو ان کے ہمراہ نماز پڑھ لو،

---

[1] یہ مسلک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔(ترمذی ص ۵۳، ج ۱)

[2] عبدالرحمن ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔(مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۴، ج ۲)

[3] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اور قول اسی پر نقل کیا گیا ہے۔(مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۴، ج ۲)

فصل معهم فاذا سلم امامهم فقم قبل ان تتكلم فاشفع بركعة وسجدتين وسلم .

حدثني زيد بن علي عليهما السلام اذا صليت الظهر في منزلك او العشاء ثم لحقتها في جماعة فصل معهم والاولى هي الفريضة والاخرى نافلة واذا كانت الفجر او العصر او المغرب فلا تدخل مع القوم .

باب اذا سلم الامام اين ينبغي له ان يتطوع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يكره ان يتطوع الامام في الموضع الذي يصلي بالناس فيه حتى يتنحى او يرجع الى بيته

جب امام سلام پھیر دے تم کلام کرنے سے پہلے کھڑے ہوکر ایک رکعت کے ساتھ اسے جفت بناؤ اور دو سجدے کر کے سلام پھیر دو[1]

مجھ سے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب تم ظہر یا عشا اپنے گھر میں پڑھ لو پھر اسی نماز میں جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ان کے ہمراہ پڑھ لو، پہلی نماز فرض ہوگی اور دوسری نفل، اور جب فجر، عصر یا مغرب ہو تو لوگوں کے ساتھ شامل نہ ہو[2]

باب:- جب امام سلام پھیرے تو اسے نوافل کہاں پڑھنے چاہئیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ امام اسی جگہ نوافل پڑھے جہاں اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے ہٹ جائے یا اپنے گھر لوٹ آئے[3]

---

[1] یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختصراً مصنف ابن شیبہ ص ۱۷۸، ج ۲ میں موجود ہے نیز یہی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور عمل بھی نقل کیا گیا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے احناف کا قول بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔ (کتاب الآثار ص ۲۰)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کتاب الآثار ص ۲۰)

[3] اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مصنف عبدالرزاق ص ۱۱۳، ۱۱۴، ج ۲) میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يهم في صلاته فلا يدري أصلى ثلاثاً ام اربعاً فليتم على الثلاث فان الله تعالى لا يعذب بما زاد من الصلاة .

باب صلاة التطوع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: صلاة الاوابين ثماني ركعات عند الزوال قبل الظهر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو اپنی نماز کے دوران شک پڑ جائے اسے معلوم نہیں کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو وہ تین کے حساب سے نماز پوری کرے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو نماز زیادہ پڑھ دی ہے اس پر عذاب نہیں فرمائیں گے[1]

باب-: نفل نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اوابین کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت ظہر سے پہلے آٹھ رکعات ہیں[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اس وقت یہی مسئلہ ہے جب کہ متعدد بار شک ہو جاتا ہو اور آدمی تعداد رکعات کے بارہ میں اپنی کوئی رائے قائم نہ کر سکے۔ (ہدایہ ص۱۱۹، ج۱)

[2] صلوۃ الضحی اور چاشت کو اوابین بھی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد بھی یہی ہے مسلم ص ۲۵۷، ج۱، میں آٹھ رکعات کے بارہ میں اور مصنف عبدالرزاق ص۴۷، ج۱ سے ص۸۱ ج۱، تک مرفوعاً اور موقوفاً متعدد روایات موجود ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تدعن صلاة ركعتين بعد المغرب لا في سفر ولا في حضر فانها قول الله عز وجل وأدبار السجود ولا تدعن صلاة ركعتين بعد طلوع الفجر قبل ان تصلي الفريضة في سفر ولا حضر فهي قوله عز اسمه وجل ذكره وإدبار النجوم، سالت زيداً بن علي عليهما السلام فقلت صليت ركعة قبل طلوع الفجر وركعة بعد طلوع الفجر، فقال عليه السلام أعدهما فانهما بعد طلوع الفجر.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مغرب کے بعد دو رکعت نماز کبھی بھی نہ چھوڑو، نہ سفر میں نہ اقامت میں اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ (پ ۲۶، سورۃ ق آیت ۴۰) اور پیچھے سجدے کے،

اور دو رکعت نماز طلوع فجر کے بعد فرضوں سے پہلے کبھی نہ چھوڑو، نہ سفر میں اور نہ ہی اقامت میں اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے [۱]

وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ (پارہ ۲۷، سورۂ طور آیت ۴۹) اور پیٹھ دیتے وقت تاروں کے،

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں نے ایک رکعت طلوع فجر سے پہلے اور ایک طلوع فجر کے بعد پڑھی ہے، انہوں نے فرمایا، دوبارہ پڑھو، یہ دونوں طلوع فجر کے بعد ہیں [۲]

---

[۱] اس طرح کی متعدد روایات ابن ابی شیبہ، ص ۲۰۵، ج ۲، میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم، اور بعض تابعین رحمہم اللہ سے بھی منقول ہیں۔

[۲] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک رات میں تین بار فجر کی سنتیں دوبارہ پڑھیں کیونکہ رات کو پڑھ لی تھیں (مصنف عبدالرزاق ص ۵۴، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام انه كان لا يصليها حتى يطلع الفجر وكان يقرأ فيها بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد

باب صلاة الضحى

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ما صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الضحى الا يوم فتح مكة فانه صلى الله عليه وآله وسلم صلاها يومئذ ركعتين وقال صلى الله عليه وآله وسلم استاذنت ربي في فتح مكة فاذن لي فيها ساعة من نهار ثم أقفلها ولم يحلها لأحد قبلي ولا يحلها لأحد بعدي فهي حرام ما

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی دو سنت طلوع فجر کے بعد ہی ادا فرماتے تھے[1] ان میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرماتے تھے[2]

باب:- چاشت کی نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاشت کی نماز صرف فتح مکہ کے دن پڑھی، آپ نے وہ نماز اس دن دو رکعت ادا فرمائی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا، میں نے اللہ تعالیٰ سے فتح مکہ کے دن اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے دن میں کچھ دیر کے لیے مجھے اجازت عطا فرمادی پھر اسے بند کر دیا، نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال

---

[1] مصنف عبدالرزاق میں روایت ہے کہ طلوع فجر کے بعد نماز کی اقامت کے وقت ادا فرماتے (ص ۵۶، ج ۳)

[2] یہی سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہیں (عبدالرزاق ص ۵۹، ج ۳)

دامت السموات والارض .

باب صلاة الليل :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما كان في ولاية
عمر سئل عن تهجد الرجل في بيته وتلاوة القرآن ما هو له ، فقال يا ابا
الحسن ألست شاهدي حين سالت رسول الله « ص » فقلت بلى ، قال فاد
ما أجابني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانك احفظ لذلك مني فقلت: قال رسول

تھی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگی، یہ حرام ہے جب تک آسمان وزمین باقی ہیں[1]

باب -: تہجد کی نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے اپنے گھر میں تہجد پڑھنے اور تلاوت قرآن کے بارہ میں پوچھا گیا کہ اسے کتنا ثواب ملے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! کیا تم اس وقت گواہ نہیں تھے جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا؟ میں نے کہا، جی ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جواب مجھے دیا تھا، بیان فرمائیں، بلاشبہ یہ بات آپ مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں تو میں نے کہا،

---

[1] اس کے ہم معنی روایت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے (عبدالرزاق ص ۷۶، ج ۳) میں موجود ہے۔ لیکن اس کے فضائل میں بھی بہت سی روایات ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پڑھنے کی ترغیب بھی ہے (ترمذی ص ۱۰۸، ج ۱)

الله صلى الله عليه وآله وسلم التهجد هو نور تنور به بيتك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ركعتان في ثلث الليل الاخير أفضل من الدنيا وما فيها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال من صلى من الليل ثماني ركعات فتح الله له ثمانية أبواب من الجنان يدخل من ايها شاء .

باب صلاة الخمسين :

قال : حدثني مولانا زيد بن علي عليهما السلام كان ابي علي بن الحسين

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تہجد نور ہے[1] اس کے ساتھ اپنے گھر کو منور کرو[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے آخری تہائی حصہ میں دو رکعتیں دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے تہجد کی آٹھ رکعت پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دے گا، جس سے چاہے داخل ہو۔

باب:- پچاس رکعت نماز

مجھ سے سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میرے والد محترم

---

[1] مطلقاً نماز کو بھی رسول اللہ ﷺ نے نور فرمایا ہے (مسند احمد ص ۳۴۲، ۳۴۳، ج ۵)

[2] گھر میں نفل نماز کو بھی رسول اللہ ﷺ نے نور فرمایا ہے (مسند احمد ص ۱۴، ج ۱)

[3] اس کے ہم معنی روایت کنز العمال ص ۷۸۵، ج ۱، میں بحوالہ ابن نصر عن حسان بن عطیہ موجود ہے۔

عليهما السلام لا يفرط في صلاة خمسين ركعة في يوم وليلة ولقد كان ربما صلى في اليوم والليلة الف ركعة ، قلت وكيف صلاة الخمسين ركعة قال عليه السلام سبعة عشر ركعة الفرائض وثمان قبل الظهر وأربع بعدها وأربع قبل العصر وأربع بعد المغرب وثمان صلاة السحر وثلاث الوتر وركعتا الفجر ، قال عليه السلام وكان علي بن الحسين عليهم السلام يعلمها اولاده .

باب صلاة الوتر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الوتر سنة وليس هو حتم كالفريضة .

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) دن رات میں پچاس رکعت نماز میں کمی نہیں فرماتے تھے اور کبھی دن رات میں ایک ہزار رکعت ادا فرماتے تھے، میں نے کہا، پچاس رکعت نماز کیسے ہے؟ انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہ رکعت فرض ادا فرماتے، اور آٹھ رکعت ظہر سے پہلے، چار ظہر کے بعد، چار عصر سے پہلے، چار مغرب کے بعد، آٹھ تہجد، تین وتر اور دو فجر کی سنتیں، اور امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما یہ نماز اپنی اولاد کو بھی سکھاتے تھے۔

باب-: نماز وتر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وتر سنت ہیں، فرض کی طرح لازم نہیں ہیں لے

لے احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کا یہی قول ہے (ہدایہ ص ۱۰۴، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن آبائه عليهم السلام عن علي عليه السلام انه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوتر بثلاث ركعات لا يسلم الا في آخرهن يقرأ في الاولى سبح باسم ربك الاعلى وفي الثانية قل يا ايها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله احد والمعوذتين وقال : انما نوتر بسورة الاخلاص اذا خفنا الصبح فنبادره .

حدثني زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام قال : من كل الليل قد اوتر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم انتهى وتره الى السحر .

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے اور سلام صرف آخر میں پھیرتے تھے، پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، دوسری رکعت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورہ فلق اور ناس) تلاوت فرماتے تھے[1]

اور فرمایا کہ ہم وتروں میں سورہ اخلاص اس وقت پڑھتے ہیں جب ہمیں صبح صادق کا ڈر ہو تو ہم اس سے جلدی پڑھ لیتے ہیں۔

حدثني زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا فرمائے ہیں، پھر (آخر عمر میں) آپ کا وتر ادا فرمانا سحر کے وقت (رات کے پچھلے حصے میں) ٹھہر گیا[2]

---

[1] (ترمذی ص ۱۰۶، ج ۱)

[2] یہ روایت بخاری ص ۱۳۶، ج ۱، مسلم ص ۲۵۵، ج ۱، میں بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اتى رجل فقال ان أبا موسى الاشعري يزعم انه لا وتر بعد الفجر فقال عليه السلام لقد أغرق في النزع وأفرط في الفتوى الوتر ما بين الآذانين، قال فسالت زيداً بن علي عليهما السلام عما بين الاذانين فقال بين صلاة العشاء الى صلاة الفجر الى الاقامة، قال عليه السلام والوتر ليس بحتم ولا ينبغي للعبد أن يتعمد تركه ومن رأى انه يفرغ من وتره ومن ركعتي الفجر ومن الفجر قبل طلوع الشمس فليفعل وليبدأ بالوتر، سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل ينام عن وتره او ينساه، قال زيد عليه السلام يوتر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک شخص نے آ کر کہا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انہوں نے مسئلہ میں کوشش کی ہے اور اس تک پہنچ گئے ہیں، لیکن فتوی دینے میں جلدی کر گئے ہیں، وتر دو اذانوں کے درمیان ہیں[1]

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے دو اذانوں کے درمیان کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، نماز عشا سے نماز فجر کی اقامت تک، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر واجب نہیں لیکن آدمی کو جان بوجھ کر نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے وتروں، فجر کی سنتوں اور نماز فجر سے فارغ ہو جائے گا تو وہ ایسا ہی کرے اور پہلے وتر ادا کرے۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو وتر پڑھے

---

[1] یہ روایت مصنف عبدالرزاق (ص ۱۱، ج ۳) میں بھی موجود ہے۔

من النهار ، وقال زيد بن علي عليهما السلام ربما أوترت ضحى.

باب دعاء الوتر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقنت بالمدينة بعد الركوع ثم قنت بالكوفة وهو يحارب معاوية قبل الركوع وكان يدعو في قنوته على معاوية وأشياعه .

بغیر سو جائے۔ یا وتر بھول جائے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دن میں وتر پڑھ لے[1]

اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں کبھی چاشت کے وقت وتر پڑھتا ہوں[2]

باب:- وتروں کی دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے، پھر کوفہ میں جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے برسر پیکار تھے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی قنوت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے مددگاروں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۹۱، ج ۲، میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ، اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ترمذی ص ۱۰۶، ج ۱)

[2] امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بھول جاؤ تو وتر ضرور پڑھو اگرچہ دوپہر ہی کیوں نہ ہو، عبدالرزاق ص ۱۰، ج ۳

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقنت في الوتر قبل الركوع فيقول اللهم اليك رفعت الابصار وبسطت الايدي وأفضت القلوب ودعيت بالالسن وتحوكم اليك في الاعمال اللهم افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين نشكو اليك غيبة نبينا صلى الله عليه وآله وسلم وكثرة عدونا وقلة عددنا وتظاهر الفتن وشدة الزمن اللهم فاغثنا بفتح تعجله ونصر تعز به وليك ولسان الحق اله الحق آمين رب العالمين.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے وتر میں یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَبْصَارُ وَبُسِطَتِ الْاَيْدِي وَاُفْضِتِ الْقُلُوْبُ وَدُعِيْتَ بِالْاَلْسُنِ وَتُحُوْكِمَ اِلَيْكَ فِي الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ، نَشْكُوْ اِلَيْكَ غَيْبَةَ نَبِيِّنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَتَظَاهُرَ الْفِتَنِ وَشِدَّةَ الزَّمَنِ اَللّٰهُمَّ فَاَغِثْنَا بِفَتْحٍ تُعَجِّلُهُ وَنَصْرٍ تُعِزُّ بِهٖ وَلِيَّكَ وَلِسَانُ الْحَقِّ اِلَّا الْحَقَّ۔ آمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(اے اللہ! آپ کی طرف نگاہیں اٹھائی جاتی ہیں، ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں، دل پہنچائے جاتے ہیں، آپ کو زبانوں سے پکارا جاتا ہے اور اعمال میں آپ کے پاس مقدمہ لیجایا جاتا ہے، اے اللہ! ہمیں اور ہماری قوم کو حق کے ساتھ فتح عطا فرما۔ اور آپ بہتر فتح عطا فرمانے والے ہیں، ہم آپ سے اپنے نبی کی عدم موجودگی اپنے دشمنوں کی کثرت، اپنی تعداد کی کمی، فتنوں کے ظاہر ہونے، زمانے کی سختی کی شکایت کرتے ہیں، اے اللہ! ہماری ایسی فتح کے ساتھ مدد فرمائیں جسے آپ جلدی بھیج دیں، اور ایسی نصرت کے ساتھ جس کے ساتھ آپ اپنے دوست کو عزت بخشیں، اے سچے الٰہ آپ سچی زبان کو ظاہر فرمادیتے ہیں۔ الٰہی قبول فرما اے تمام جہانوں کے پالنے والے)

باب صلاة الليل كم هي :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : صلاة الليل مثنى مثنى وصلاة النهار ان شئت اربعاً وان شئت مثنى .

باب الرجل ينام عن الصلاة او ينساها :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فلما نزلنا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من يكلؤنا الليلة فقال بلال أنا يا رسول الله ، قال فبات بلال مرة قائماً ومرة جالساً حتى اذا كان قبل الفجر غلبته عيناه فنام فلم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا بحر الشمس فامر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الناس فتوضاوا وأمر بلالاً فاذن

باب-: رات کی نماز کتنی رکعت ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعت ہے، اور دن کی نماز اگر چاہے تو چار چار رکعت اور اگر چاہے تو دو دو رکعت۔[1]

باب-: جو شخص نماز پڑھے بغیر سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، جب ہم نے پڑاؤ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد نے فرمایا، آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر رات گزاری، یہاں تک کہ فجر سے تھوڑی دیر پہلے ان پر نیند غالب آ گئی وہ سو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج کی دھوپ سے ہی بیدار ہوئے،

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مصنف عبدالرزاق (ص ۵۰۱، ج ۲) میں موجود ہے۔

ثم صلی رکعتین ثم أمر بلالاً ثم صلی بهم الفجر ، قال سالت زیداً بن علي علیهما السلام عن الرجل ینسی الظهر ثم یذکرها في وقت العصر ، قال ان کان في اول الوقت بدأ بالظهر ثم بالعصر وان کان في آخر الوقت بدأ بالعصر ، قال علیه السلام ولا تجزی صلاة وعلیه صلاة اخری الا في آخر وقتها . قال زید بن علي علیهما السلام فان هو لم یعلم حتی قضی العصر ثم علم أعاد الظهر ولم یعد العصر .

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا تو انہوں نے وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تو انہوں نے اذان کہی پھر آپ نے دو رکعت (سنت فجر) ادا فرمائیں، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا (انہوں نے اقامت کہی) پھر آپ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔[1]

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، جو شخص ظہر پڑھنا بھول جائے پھر عصر کے وقت اسے یاد آئے؟ انہوں نے فرمایا، اگر اول وقت ہو تو پہلے ظہر پڑھے پھر عصر، اور اگر آخر وقت ہو تو پہلے عصر پڑھے، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نماز نہیں ہوتی اگر پہلی نماز ذمہ ہو، مگر آخر وقت میں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر وہ بھول جائے یہاں تک کہ عصر پڑھ لے پھر اسے معلوم ہو تو ظہر پڑھ لے اور عصر دوبارہ نہ پڑھے۔[2]

---

[1] یہ روایت دوسری سند اور تھوڑی تبدیلی کے ساتھ نسائی ص ۱۰۲، ج ۱، میں موجود ہے۔

[2] ہدایہ ص ۱۱۳، ج ۱، میں احناف کا مسلک بھی اسی طرح موجود ہے۔

باب ما يقطع الصلاة والمواطن التي يصلى فيها وما يجزي من الثياب للصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كانت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عنزة يتوكأ عليها ويغرزها بين يديه اذا صلى فصلى ذات يوم فمر بين يديه كلب ثم حمار ثم مرت امرأة فلما انصرف صلى الله عليه وآله وسلم قال قد رأيت الذي رأيتم ليس يقطع صلاة المسلم شيء ولكن ادرأوا ما استطعتم .

باب:- جو چیزیں نماز توڑ دیتی ہیں اور وہ مقامات جہاں نماز پڑھی جائے، اور نماز کے لیے کون سے کپڑے جائز ہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نیزہ مبارک تھا جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، اور نماز کے وقت اسے اپنے سامنے گاڑ لیتے، ایک دن آپ نے نماز ادا فرمائی آپ کے سامنے سے کتا گزرا پھر گدھا، پھر عورت گزری[1] جب آپ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا، بلاشبہ میں نے بھی وہی کچھ دیکھا جو تم نے دیکھا، مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن جتنا ہٹا سکو اسے ہٹاؤ۔[2]

---

[1] تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ایک دوسری سند سے یہ روایت بخاری ص ۱۷ج ۱ میں موجود ہے۔

[2] ایک دوسری سند سے یہ حدیث ابوداؤد ص ۱۰۴، ج ۱، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان راعياً سأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال اصلي في أعطان الابل قال لا فاصلي في مرابض الغنم ، قال نعم . قال زيد بن علي لا باس بالصلاة على البساط والمسوح ، **وقال زيد بن علي** عليهما السلام أدنى مايصلي فيه الرجل ثوبه وأدنى ماتصلي **فيه المرأة قميص وخمار** ، وقال زيد بن علي عليهما السلام والامة تصلي بغير خمار .

باب صلاة المريض والمغمى عليه وصلاة العريان :

حدثني زيد عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقيل له ان عبدالله بن رواحة رضي الله عنه ثقيل فاتاه وهو

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ ایک چرواہے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھ لے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، اس نے کہا، کیا بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کھلے میدان[2] اور چراگاہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کم ازکم جس میں مرد نماز پڑھ سکتا ہے وہ اس کا کپڑا ہے (جو ستر ڈھانپ دے) اور کم از کم کپڑا جس میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے، قمیص اور چادر ہے۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، باندی بغیر چادر نماز پڑھے۔

باب:- بیمار، بیہوش اور ننگے کی نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے عرض

---

[1] اس کی شاہد روایات ابن ابی شیبہ ص ۴۲۱، ج ۱، میں موجود ہیں۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۹۸، ج ۱)

مغمى عليه قال فقال عبدالله بن رواحة يا رسول الله اغمي عليّ ثلاثة أيام فكيف أصنع بالصلاة ، قال صلى الله عليه وآله وسلم صل صلاة يومك الذي أفقت فيه فانه يجزيك . قال زيد عليه السلام في المغمى عليه ان أغمي عليه أقل من ثلاثة أيام أعاد جميع ذلك وان أغمي عليه ثلاثة أيام أو أكثر أعاد الصلاة التي تضيق في وقتها فان أفاق قبل المغرب أعاد الظهر والعصر وان أفاق قبل الفجر أعاد المغرب والعشاء وهذا تفسير قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعبدالله بن رواحة رضي الله عنه أعد صلاة يومك .

کیا گیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیمار ہیں، آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ بیہوش تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ہوش آنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مجھے تین دنوں سے بے ہوشی طاری ہے میں نماز کا کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے اسی دن کی نماز پڑھ لو جس میں تمہیں افاقہ ہوا ہے، وہی تمہیں کافی ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے بیہوش کے بارہ میں فرمایا، اگر اس پر تین دن سے کم بے ہوشی رہے تو تمام نمازیں لوٹائے اور اگر تین دن یا اس سے زیادہ بے ہوشی رہے تو وہی نماز لوٹائے جس کے وقت میں اسے افاقہ ہوا ہے۔ اگر مغرب سے پہلے افاقہ ہوا ہو تو ظہر اور عصر لوٹائے، اگر فجر سے پہلے ہو تو مغرب اور عشا لوٹائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمانے کا یہی مطلب ہے، کہ اپنے اسی دن کی نماز پڑھ لو۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ، قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على رجل من الانصار وقد شبكته الريح ، فقال يا رسول الله كيف اصلي ، فقال ان استطعتم أن تجلسوه فاجلسوه والا فوجهوه الى القبلة ومروه أن يومىء إيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع وان كان لا يستطيع القرآن فاقرؤا عنده واسمعوه ، وقال زيد بن علي عليهما السلام يصلي المريض قائما فان لم يستطع فجالساً ويركع ويسجد على الارض فان لم يستطع أوما ايماء ، قال لا يسجد على عود ولا مروحة ولا وسادة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يصلي القائم خلف المريض الذي يصلي جالساً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے، جسے ہوا لگ گئی تھی (اور وہ اس وجہ سے معذور تھا) اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں نماز کیسے پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تم اسے بٹھا سکتے ہو تو بٹھا دو، ورنہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دو، اور اس سے کہو اشارہ سے نماز پڑھے، سجدے کا اشارہ رکوع سے پست کرے، اگر یہ قرآن نہیں پڑھ سکتا، تم اس کے پاس پڑھو اور اسے سناؤ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، بیمار کھڑے ہو کر نماز پڑھے، اگر اسکی طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر اور رکوع، سجدہ زمین پر کرے، اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو اشارہ سے نماز پڑھے لکڑی، پنکھے اور تکیے پر سجدہ نہ کرے[۱] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، قیام کرنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے بیمار کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص۱۲۰، ج۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في العريان قال : ان كان حيث يراه أحد صلى جالساً يومىء إيماء وان كان حيث لا يراه أحد من الناس صلى قائماً .

حدثني زيد عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ، قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على مريض يعوده فاذا هو جالس معه عود يسجد عليه ، قال فنزعه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من يده وقال لا تعُد ولكن اوم ايماء ويكون سجودك أخفض من ركوعك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ننگے کے بارہ میں فرمایا، اگر وہ ایسی جگہ ہو جہاں کوئی اسے دیکھتا ہو تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور اگر ایسی جگہ ہے جہاں اسے کوئی نہیں دیکھتا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مریض کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس ایک لکڑی تھی جس پر وہ سجدہ کر رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ لکڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے چھین لی اور ارشاد فرمایا، اس کی عبادت نہ کرو، لیکن اشارہ کرو، تمہارا سجدہ تمہارے رکوع سے پست ہونا چاہیے۔[2]

---

[1] یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۵۸۴، ج ۲، میں موجود ہے۔

[2] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کشف الاستار عن زوائد البزار ص ۲۷۴، ۲۷۵، ج ۱) میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

باب صلاة الجمعة :

حدثني زيدبن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يصلي الجمعة والنـــاس فريقان فريق يقول قد زالت الشمس وفريق يقول لم تزل وكان هو عليه السلام اعلم .

حدثني زيدبن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه كان يخطب قبل الجمعة خطبتين يجلس بينهما جلسة خفيفة .

باب:- نماز جمعہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھاتے اور لوگوں کے دو گروہ ہوتے ایک گروہ کہتا سورج ڈھل چکا ہے اور دوسرا گروہ کہتا ابھی نہیں ڈھلا[1] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خوب جانتے تھے،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ سے پہلے دو خطبے ارشاد فرماتے ان میں تھوڑی دیر بیٹھتے ہے[2]

---

[1] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۸، ج ۲، میں موجود ہے۔ نیز بلال العبسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بھی اسی طرح نقل کیا ہے (ابن ابی شیبہ ص ۱۸، ج ۲)

[2] اس کے ہم معنی روایت ایک دوسری سند سے بخاری ص ۱۲۷، ج ۱، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة تنزيل السجدة ثم يسجد ويكبر اذا سجد واذا رفع رأسه وفي الثانية قرأ بهل اتى على الانسان حين من الدهر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم اربعا ثم يرجع فيقيل. قال زيد بن علي عليهما السلام الأذان يوم الجمعة اذا صعد الامام على المنبر واذا نزل اقام المؤذن ، قال

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۃ تنزیل السجدۃ پڑھتے، پھر سجدہ فرماتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے اور دوسری رکعت میں آپ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ تلاوت فرماتے [۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد دو رکعت اور پھر چار رکعت ادا فرماتے [۲] پھر جا کر قیلولہ (دوپہر کا آرام) فرماتے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جمعہ کے دن اذان اس وقت ہے جب امام منبر پر بیٹھ جائے [۳] اور جب منبر سے اترے تو مؤذن اقامت کہے، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے

---

[۱] یہ روایت بخاری ص ۱۲۲، ج ۱، میں دوسری سند سے موجود ہے۔

[۲] جمعہ کے بعد چھ رکعات کے بارہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد روایات طحاوی ص ۲۳۳، ج ۱، میں موجود ہیں۔

[۳] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۱۳۰، ج ۱)

زيد بن علي عليهما السلام ويجهر الامام يوم الجمعة بالقراءة ولا يقنت، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا تجب الجمعة الا على اهل الامصار ومن كان خارج المصر لم يجب عليه الحضور فان كان يسمع النداء وجب عليه الحضور والا لم يجب عليه. قال زيد بن علي عليهما السلام ولا تجب الجمعة على عبد ولا على مريض ولا على امرأة ولا على مسافر .

باب صلاة العيدين :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يصلي بالناس في الفطر والاضحى ركعتين يبدأ ثم يكبر ثم يقرأ ثم يكبر خمساً ثم

فرمایا، نماز جمعہ میں امام اونچی آواز سے قرأۃ کرے[1] اور قنوت نہ پڑھے[2]۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جمعہ صرف شہر والوں پر واجب ہے، جو شہر سے باہر ہوں ان پر جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب نہیں ہے[3] اگر وہ اذان سنتا ہے تو اسے جمعہ کے لیے آنا واجب ہے، ورنہ واجب نہیں۔ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، غلام، بیمار، عورت، اور مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے[4]

باب:- عیدین کی نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں لوگوں کو دو رکعت پڑھاتے، نماز شروع

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۸۰، ج ۱)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۱۰۴، ج ۱)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۱۲۶، ج ۱)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۸، ج ۱)

يكبر اخرى فيركع بها ثم يقوم في الثانية فيقرأ ثم يكبر اربعاً ثم يكبر اخرى فيركع بها فذلك اثنتي عشرة تكبيرة وكان يجهر بالقراءة وكان لا يصلي قبلها ولا بعدها شيئاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يخطب في العيدين خطبتين بعد الصلاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه اجتمع عيدان في يوم فصلى بالناس في الجبانة ثم قال بعد خطبته انا مجمعون بعد

کرتے تو تکبیر کہتے، پھر قرأة کرتے پھر پانچ تکبیریں کہتے پھر ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوجاتے تو قرأة کرتے پھر چار تکبیریں کہتے پھر ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تو یہ بارہ تکبیریں ہوئیں،[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ قرأة اونچی آواز سے کرتے[2] اور نماز عید سے پہلے اور بعد کچھ (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں میں نماز کے بعد دو خطبے دیتے۔[4]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک دن میں دو عیدیں (جمعہ اور عید) جمع ہوگئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھلے ہموار میدان میں نماز پڑھائی، پھر خطبہ کے بعد فرمایا، ہم زوال کے بعد جمعہ پڑھیں

---

۱ ابن ابی شیبہ ص ۸۱، ج ۲، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ص ۸۷، ج ۱، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت موجود ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۳۳، ج ۱)

۲ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۸۰، ج ۱)

۳ عبدالرزاق ص ۲۷۶، ج ۳، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ اور یہی احناف کا مسلک بھی ہے۔ (ہدایہ ص ۱۳۱، ج ۱)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۳۲، ج ۱)

الزوال فمن أحب أن يحضر فذلك فضل الله يؤتيه من يشاء ومن ترك ذلك فلا حرج عليه ، قال زيد بن علي عليهما السلام اذا فاتك الامام في صلاة العيدين والجمعة فصل اربعاً .قال زيد بن علي عليهما السلام فيمن أدرك الامام راكعاً يوم الجمعة ويوم العيد في صلاة العيد قبل أن يركع في الثانية انه يصلي ركعتين وان أدركه بعدما رفع رأسه من الركوع انه يصلي اربعاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان اناساً من اهل الكوفة شكوا اليه الضعف فامر رجلاً ان يصلي بهم في المسجد وصلى هو بالناس في الجبانة وقال لهم لولا السنة لصليت في المسجد .

گے، جو حاضر ہونا چاہتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے، اور جو اسے چھوڑ دے اس پر کوئی حرج نہیں ہے[۱]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب تم سے عیدین اور جمعہ کی نماز امام کے ہمراہ رہ جائے تو چار رکعت پڑھ لو، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو شخص نماز جمعہ میں امام کو رکوع میں پالے اور عید کے دن نماز عید میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے، تو وہ دو رکعت پڑھے، اگر اس نے امام کو رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پایا تو چار رکعت پڑھے ہے[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

اہل کوفہ میں کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کمزوری کی شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا انہیں مسجد میں نماز پڑھائے اور خود میدان میں لوگوں کو نماز پڑھائی اور لوگوں سے فرمایا، اگر (میدان میں نماز عید پڑھنا) سنت نہ ہوتا تو میں مسجد میں نماز پڑھتا۔

---

[۱] اس طرح کی روایات ابن ابی شیبہ ص ۹۲، ج ۲، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موجود ہیں۔

[۲] جمعہ اور عید کے بارہ میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۶، ۸۸، ج ۲)

باب التكبير في ايام التشريق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال له يا علي كبر في دبر صلاة الفجر يوم عرفة الى آخر ايام التشريق الى صلاة العصر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال التكبير الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد . وقال زيد

باب:- ایام تشریق میں تکبیر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جمعہ اور عید کی نماز صرف بڑے شہر میں ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے علی! نو ذوالحج کو نماز فجر کے بعد تکبیر کہو ایام تشریق کے آخری (دن) نماز عصر تک۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔[2]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۱۶۸، ج ۳، میں موجود ہے۔ اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۱۲۶، ج ۱)

[2] حضرت عبداللہ بن علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی ابن ابی شیبہ ص ۷۴، ج ۲ میں موجود ہے۔

ابن علي عليهما السلام والتكبير يجب على الرجال والنساء من اهـــل الحضر واهل السفر ومن صلى في جماعة ومن صلى وحده في دبر كل صلاة فريضة وفي دبر صلاة الجمعة ولا يكبر في دبر العيدين ولا في النوافل .

باب الصلاة في السفر :

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام انه قـال: اذا سافرت فصل الصلاة كلها ركعتين ركعتين الا المغرب فانها ثلاث .

حدثني زيد بن علي عن أبيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: اذا قدمت بلداً فازمعت على اقامة عشر فاتم ، قال زيد بن علي عليهما السلام ولا

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تکبیر مردوں، عورتوں، مقیم، مسافروں، با جماعت نماز ادا کرنے والوں، اکیلے نماز پڑھنے والوں پر ہر فرض نماز کے بعد واجب ہے، اور نماز جمعہ کے بعد بھی، عیدین اور نوافل کے بعد تکبیر نہ کہی جائے۔

باب:- سفر میں نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سفر کرو تو ہر نماز کی دو دو رکعتیں پڑھو سوائے مغرب کے کہ وہ تین رکعات ہیں[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم کسی شہر میں آؤ، وہاں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلو تو نماز پوری پڑھو۔[2] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تین دن سے کم مسافت

---

[1] اس کے ہم معنی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ترمذی ص ۱۲۳، ج ا میں موجود ہے۔

[2] حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسا ہی قول منقول ہے (عبد الرزاق ص ۵۳۹، ج ۲)

تقصر الصلاة الا في مسيرة ثلاث فاذا خرجت من بيتك تريد سفر ثلاثة ايام او اكثر من ذلك فاقصر حين تجاوز أبيات اهلك وبلدك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه صلى بمكة ركعتين ركعتين حتى رجع.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يتطوع على بعيره في سفره حيث توجه به بعيره يومیء ايماء ويجعل سجوده أخفض من ركوعه وكان لا يصلي الفريضة ولا الوتر الا اذا نزل

میں نماز قصر نہ پڑھو، جب اپنے گھر سے تین دن یا اس سے زیادہ کے ارادہ سے نکلو، اور اپنے اہل اور شہر کے گھروں سے آگے بڑھ جاؤ تو قصر کرو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں واپس آنے تک نماز دو دو رکعت ادا فرمائی ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم ﷺ سفر میں اپنے اونٹ پر جدھر بھی اس کا رخ ہوتا نوافل ادا فرماتے اور اشارہ سے نماز پڑھتے، سجدہ، رکوع سے پست کرتے، اور آپ فرض اور وتر سواری سے اتر کر ہی ادا فرماتے تھے۔[3]

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۲۵، ۱۲۴، ج ۱)

[2] اس طرح کی روایت ترمذی ص ۱۲۲، ج ۱، میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

[3] ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی پر نقل کیا ہے (ابن ابی شیبہ ص ۲۰۳، ج ۲) اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (موطا امام محمد ص ۱۴۴)

قال زيد بن علي عليهما السلام اذا دخل المقيم في صلاة المسافر فسلم المسافر قام المقيم فاتم واذا دخل المسافر في صلاة المقيم صلى بصلاته .

باب الصلاة في السفينة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا كنت في سفينة وكانت تسير فصل وانت جالس وان كانت واقفة فصل وانت قائم .

باب السجود في القرآن :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : عزائم سجود القرآن أربع ألم تنزيل السجدة وحم السجدة والنجم واقرأ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب مقیم مسافر کے پیچھے نماز پڑھے تو (قصر نماز پڑھ کر) مسافر سلام پھیر دے مقیم اٹھ کر پوری نماز کرے، اور جب مسافر مقیم کے پیچھے پڑھے تو مقیم کی نماز پڑھے (قصر نہ کرے)[1]

باب:- کشتی میں نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم کشتی میں ہو اور کشتی چل رہی ہو، تو تم بیٹھ کر ہی نماز پڑھ لو، اور جب کشتی کھڑی ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو[2]

باب:- سجدہ تلاوت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مؤکد سجدے قرآن میں چار ہیں۔ الم تنزیل

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۵، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۱، ج ۱)

باسم ربك الذي خلق . قال عليه السلام وسائر ما في القرآن فان شئت فاسجد وان شئت فاترك وسالت زيداً بن علي عليه السلام عن الرجل يقرأ السجدة في المجلس مراراً ،قال عليه السلام سجدة واحدة تجزئه، وقال زيد ابن علي عليهما السلام اذا كانت السجدة في آخر السورة فاركع بها وان كانت في وسط السورة فلا بدمن ان تسجد .سالت زيداً بن علي عليهما السلام

السجدة، حم السجدة، سورہ نجم اور اقرأ باسم ربك الذى خلق[1]
امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنے بھی قرآن پاک میں سجدے ہیں، چاہوتو سجدہ کرلو چاہوتو چھوڑ دو۔

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا، جو ایک مجلس میں بار بار آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے، انہوں نے فرمایا، اسے ایک سجدہ کافی ہے۔[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب سجدہ آخر سورۃ میں ہوتو اس کے ساتھ رکوع کرلو (رکوع میں سجدہ ادا ہوجائے گا) اور جب سورۃ کے درمیان ہوتو سجدہ کرنا ضروری ہے۔[3]

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول عبدالرزاق ص ۳۳۶، ج ۳، طحاوی ص ۲۴۵، ج ۱، میں بھی موجود ہے۔ احناف، حنابلہ اور شوافع کے نزدیک چودہ سجدے واجب ہیں۔

۲۔ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۳، ج ۱)

۳۔ عبدالرزاق ص ۳۴۳، ج ۳ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔

عن الرجل يسمع السجدة من الذمي او المرأة او الصبي ، قال عليه السلام يسجد .

باب صلاة الكسوف والاستسقاء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : سالت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن أفضل ما يكون من العمل في كسوف الشمس والقمر فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة وقراءة القرآن.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا صلى بالناس صلاة الكسوف بدأ فكبر ثم قرأ الحمد وسورة من القرآن يجهر

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو غیر مسلم، عورت یا بچے سے سجدہ کی آیت سنے، انہوں نے فرمایا، وہ سجدہ کرے۔[1]

باب:- سورج گرہن اور بارش مانگنے کی نماز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورج اور چاند گرہن میں بہترین عمل کے بارہ میں پوچھا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نماز اور تلاوت قرآن ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو سورج گرہن کی نماز پڑھاتے، نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر سورۃ فاتحہ اور قرآن پاک کی کوئی سورۃ تلاوت فرماتے، قرأۃ اونچی آواز

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (الجوہرۃ النیرۃ ص ۹۷، ج ۱)

[2] حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی اس کے ہم معنی موجود ہے۔ (بخاری ص ۱۴۵، ج ۱، مسلم ص ۲۹۶، ج ۱)

بالقراءة ليلاً كان او نهاراً ثم يركع نحواً مما قرأ ثم يرفع رأسه من الركوع فيكبر حتى يفعل ذلك خمس مرات فاذا رفع رأسه من الركوع الخامس، قال سمع الله لمن حمده فاذا قام لم يقرأ ثم يكبر فيسجد سجدتين ثم يرفع رأسه فيفعل في الثانية كما فعل في الاولى يكبر كلما رفع رأسه من الركوع في الأربع ويقول سمع الله لمن حمده في الخامسة ولا يقرأ بعد الركوع الخامس .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا صلى بالناس في الاستسقاء صلى مثل صلاة العيدين وكان يامر المؤذنين وحملة

سے کرتے[1] رات ہو (چاند گرہن کی نماز) یا دن، پھر رکوع کرتے جتنی دیر قرأۃ کی تھی، پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، یہاں تک کہ پانچ بار ایسا کرتے، جب پانچویں رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے، جب کھڑے ہو جاتے تو قرأۃ نہ کرتے، پھر تکبیر کہہ کر دو سجدے کرتے، پھر سر اٹھاتے تو دوسری رکعت میں ایسا کرتے جیسا پہلی رکعت میں کیا، چاروں رکوعوں میں جب بھی سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور پانچویں میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے اور پانچویں رکوع کے بعد قرأۃ نہ کرتے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو بارش مانگنے کے لیے نماز پڑھاتے تو عیدین کی طرح

---

[1] احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کا یہ قول ہے جب کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ آہستہ قرأۃ کے قائل ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۳۴، ج ۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ (ص ۳۵۷، ج ۳) میں بھی موجود ہے۔

[2] پانچ رکوعات والی مرفوع حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے (ابوداؤد ص ۱۶۷، ج ۱) میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل ابن ابی شیبہ ص ۳۵۴، ج ۲، میں موجود ہے۔

القرآن والصبيان ان يخرجوا أمامهم ثم يصلي بالناس مثل صلاة العيد ثم يخطب ويقلب رداءه ويستغفر الله تعالى مائة مرة يرفع بذلك صوته .

باب صلاة الخوف :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال في صلاة الخوف يقسم الامام أصحابه طائفتين فتقوم طائفة موازية للعدو ويأخذون أسلحتهم ويصلي بالطائفة التي معه ركعة وسجدتين فاذا رفع الامام رأسه من السجدة الثانية فليكونوا من ورائهم ولتات طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معه ونكص هؤلاء فقاموا مقام أصحابهم فيصلي بالطائفة الثانية ركعة وسجدتين ثم يسلم فيقوم هؤلاء فيقضون ركعة وسجدتين

نماز پڑھتے[1] مؤذنین، قرآن کے حفاظ اور بچوں سے فرماتے کہ لوگوں سے آگے چلو پھر لوگوں کو عید کیطرح نماز پڑھاتے، پھر خطبہ دیتے اور اپنی چادر الٹاتے، بآواز بلند سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے۔

باب:- نماز خوف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز خوف کے بارہ میں فرمایا، امام اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرے ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہو اور اپنا اسلحہ لے لے، دوسرے گروہ کو جو امام کے ساتھ ہے امام ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائے، جب امام دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھائے تو یہ پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی، تو وہ امام کے ساتھ نماز ادا کریں، یہ گروہ پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوں، امام دوسرے گروہ کو ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائے پھر امام

---

[1] احناف میں یہ مسلک ہے صاحبین رحمہما اللہ کا ہے (ہدایہ ص ۱۳۴، ج ۱)

ثم يسلمون ثم يقفون في موقف أصحابهم ويجيء من كان بازاء العدو فيصلون ركعة وسجدتين ويسلمون .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في صلاة الخوف في المغرب قال : يصلى بالطائفة الاولى ركعتين وبالطائفة الثانية ركعة وتقضي الطائفة الاولى ركعة والطائفة الثانية ركعتين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في صلاة المقيم صلاة الخوف قال : يصلى بالطائفة الاولى ركعتين وبالطائفة الثانية ركعتين وتقضي كل طائفة ركعتين .

سلام پھیر دے، یہ کھڑے ہو کر ایک اور رکعت دو سجدوں کے ساتھ پوری کرلیں، پھر یہ گروہ سلام پھیر دے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کھڑا ہو، اور وہ گروہ آجائے جو دشمن کے مقابلے میں ہو تو وہ ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھ کر سلام پھیرے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز خوف کے بارہ میں فرمایا، کہ امام پہلے گروہ کو دو رکعتیں اور دوسرے کو ایک رکعت پڑھائے، پہلا گروہ ایک رکعت قضا کرلے جب کہ دوسرا گروہ دو رکعتیں[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقیم کی نماز خوف کے بارہ میں فرمایا، امام پہلے گروہ کو دو رکعتیں اور دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائے، ہر گروہ دو رکعتیں قضا کرے[3]

---

[1] یہی احناف کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۳۵، ج ۱)

[2] یہی احناف کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۳۵، ج ۱)

[3] یہی احناف کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۳۵، ج ۱)

باب فضل المسجد :

حدثني زيد بن علي عن ابيـــه عن جده عن علي عليهم السلام قال : أمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان تبنى المساجد وان تطيب وتطهر وان تجعل على أبوابها المطاهر وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من بنى مسجداً لله بنى الله له بيتاً في الجنة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا دخل المسجد قال : بسم الله وبالله السلام عليك ايهـــا النبي ورحمة الله

باب-: مسجد کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد بنانے، ان میں خوشبو لگانے اورانہیں پاک رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ان کے دروازوں پر استنجا خانے بنائیں جائیں [1] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، سلامتی ہو

---

[1] یہ روایت مختصراً ابن ابی شیبہ (ص ۲۵۷ ج، ج ۲) میں ایک دوسری سند سے منقول ہے۔

[2] یہ روایت ایک دوسری سند سے بخاری (ص ۶۴، ج ۱، مسلم ص ۲۰۱، ج ۱) میں موجود ہے۔

وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام قال : دخل رجل وقد أكل الثوم المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أكل من هذه البقلة فلا يقربن مسجدنا .

باب في فضل الصلاة على النبي صلى الله وسلم عليه وعلى آله الطاهرين :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صلى عليّ صلاة صلى الله عليه بها عشر صلوات

عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر (اے حاضرین!) تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس نے پیاز کھایا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو یہ سبزی کھائے وہ ہماری مسجدوں کے (بدبو زائل ہونے تک) قریب نہ آئے[1]

باب:- نبی اکرم ﷺ اور آپ کی پاک آل پر درود بھیجنے کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجھ پر ایک

---

[1] اس کے ہم معنی روایت بخاری ص ۱۱۸، ج ۱، مسلم ص ۲۰۹، ج ۱، میں دوسری سند سے موجود ہے۔

ومحى عنـه عشر سيئات وأثبت له عشر حسنات واستبق ملكاه الموكلان به أيهما يبلغ روحي منه السلام قال: وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أكثروا من الصلاة عليّ يوم الجمعة فانه يوم تضاعف فيه الاعمال واسالوا الله تعالى لي الدرجة الوسيلة من الجنـة، قيل يا رسول الله وما الدرجة الوسيلة من الجنة، قال صلى الله عليه وآله وسلم هي أعلى درجة في الجنة لا ينالها الا نبي وأرجو ان أكون انا هو صلى الله عليه وآله وسلم.

بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس سے دس گناہ معاف فرمائے گا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا،[1] اور اسکے دونوں مؤکل فرشتے میری روح تک اس کا سلام پہنچانے کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کریں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو،[2] بلاشبہ جمعہ کے دن اعمال ثواب میں بڑھ جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت میں درجہ وسیلہ مانگو، عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! جنت میں وہ درجہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، وہ جنت میں بلند ترین مقام ہے جسے سوائے ایک نبی کے اور کوئی حاصل نہیں کر سکتا، اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[3]

---

1. یہاں تک روایت سنن نسائی ص ۱۹۱، ج ۱، میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔
2. جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کا حکم ایک دوسری سند سے ابن ابی ماجہ ص ۱۱۸، میں بھی موجود ہے۔
3. وسیلہ کے متعلق اس کے ہم معنی روایت مسلم ص ۱۶۶، ج ۱، میں موجود ہے۔

باب التسبيح والدعاء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من مؤمن يدعو بدعوة الا استجيب له فان لم يعطها في الدنيا اعطيها في الآخرة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اربعة لا ترد لهم دعوة الامام العادل والوالد لولده والمظلوم والرجل يدعو لأخيه بظهر الغيب .

باب:- تسبیح اور دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کوئی بھی ایمان والا شخص جو بھی دعا کرے، اسکی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر وہ اسے دنیا میں نہ بھی ملے تو آخرت میں مل جائے گی[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، انصاف کرنے والا حکمران، باپ کی اولاد کے لیے، مظلوم شخص کی اور جو کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرے[2]

---

[1] تھوڑی تبدیلی کے ساتھ یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (ترمذی ص ۱۷۵، ج ۲) میں موجود ہے۔

[2] مظلوم اور باپ کی دعا کے بارے میں (ترمذی ص ۱۸۲، ج ۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے جب کہ مسلمان بھائی کے متعلق (مسلم ص ۳۵۲، ج ۱) میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور امام عادل کے بارہ میں (ترمذی ص ۷۹، ج ۲) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: **الدعاء سلاح المؤمن .**

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن علي بن الحسين عليهم السلام انه كان **يستغفر الله تعالى في قنوت الوتر سبعين مرة ثم قرأ والمستغفرين بالاسحار .**

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل على بعض أزواجه وعندها نوى العجوة تسبح به فقال صلى الله عليه وآله وسلم ما هذا فقالت أسبح عدد هذا كل يوم، فقال صلى الله عليه وآله وسلم لقد قلت في **مقامي هذا أكثر من كل شيء سبحت به في أيامك كلها ، قالت وما هو يا رسول الله ، قال قلت** سبحانك اللهم عدد ما أحصى كتابك وسبحانك

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما قنوت وتر میں ستر بار استغفار کرتے تھے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی،

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (ال عمران آیت نمبر ۱۷) (اور گناہ بخشواتے پچھلی رات کو)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تشریف فرما ہوئے، ان کے پاس کھجور کی گٹھلیاں تھیں، جن کے ساتھ وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، میں اتنی تعداد میں ہر روز تسبیح پڑھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے اپنی اسی جگہ تمہاری تمام دنوں کی تسبیحات سے زیادہ پڑھ لی ہیں، ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، وہ کیسے اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ نے ارشاد

زنة عرشك ومنتهى رضا نفسك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من سبح الله تعالى في كل يوم مائة مرة وحمده مائة مرة وكبره مائة مرة وهلله مائة مرة وقال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم مائة مرة رفع الله عنه من البلاء سبعين نوعاً أدناها القتل وكتب له من الحسنات عدد ما سبح سبعين ضعفاً ومحى عنه السيئات سبعين ضعفاً .

فرمایا، میں نے کہا[1]

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُكَ، وَسُبْحٰنَكَ زِنَةَ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهٰی رِضَا نَفْسِكَ (اے اللہ! میں آپ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جتنی تعداد میں آپ کی کتاب نے شمار کیا ہے اور آپ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں آپ نے عرش کے وزن کے برابر، اور آپ کی رضا کی انتہاء کے برابر۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس شخص نے ہر روز سُبْحٰنَ اللّٰهِ (سوبار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سوبار) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (سوبار) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (سوبار) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (سوبار) کہا تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور فرمائیں گے جن میں کم از کم قتل ہے، اور جتنی تعداد میں اس نے تسبیح کہی ہے اس سے ستر گنا بڑھا کر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر گنا زیادہ کی تعداد میں اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

---

[1] یہ روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ ابوداؤد ص ۲۱۰، ج ۱ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

باب القيام في شهر رمضان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه أمر الذي يصلي بالناس صلاة القيام في شهر رمضان ان يصلي بهم عشرين ركعة يسلم في كل ركعتين ويراوح ما بين كل أربع ركعات فيرجع ذو الحاجة ويتوضأ الرجل وان يوتر بهم من آخر الليل حين الانصراف .

باب الدعاء في دبر الصلاة وعند انفلاق الصبح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقول حين يسلم من الوتر سبحان ربي الملك القدوس رب الملائكة

باب:- تراویح

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جو لوگوں کو نماز تراویح پڑھاتا تھا حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے[1] ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے اور ہر چار رکعتوں کے بعد (تھوڑی دیر) آرام کریں تا کہ ضرورت مند لوٹ آئے اور (وضو کرنے والا) آدمی وضو کر لے، اور یہ بھی حکم دیا کہ لوگوں کو وتر رات کے آخر میں (تراویح سے) فارغ ہوتے وقت پڑھائے۔[2]

باب:- صبح صادق اور نماز کے بعد کی دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وتروں سے سلام پھیرتے تین بار بلند آواز سے یہ دعا

---

۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد مختصراً ایک دوسری سند کے ساتھ مصنف ابی شیبہ ص ۲۸۵، ج ۲، میں موجود ہے۔

۲ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۱۰، ج ۱)

والروح والعزيز الحكيم ثلاث مرات يرفع بها صوته واذا انفجر الفجر قال : الحمد لله فالق الاصباح رب الصباح سبحان الله رب الصباح وفالق الاصباح اللهم اغفر لي وارحمني وانت خير ارحم الراحمين .

باب الدعاء بعد ركعتي الفجر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان لا يصلي الركعتين اللتين قبل صلاة الفجر حتى يعترض الفجر وكان اذا

پڑھتے[1] سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ وَالْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔ (پاک ہے میرا پروردگار جو بادشاہ ہے پاکیزگی والا ہے، فرشتوں اور جبرائیل کا پروردگار ہے اور غالب حکمت والا ہے)
اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقُ الْاَصْبَاحِ رَبُّ الصَّبَاحِ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبُّ الصَّبَاحِ وَفَالِقُ الْاَصْبَاحِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَنْتَ خَيْرُ اَرْحَمِ الرَّاحِمِيْنَ ۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے رات کی تاریکی دور فرمائی، جو صبح کا رب ہے۔ میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی، جو صبح کا رب ہے اور صبح ظاہر کرنے والا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما آپ سب سے زیادہ اور بہتر رحم فرمانے والے ہیں)

باب:- فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر سے پہلے کی سنتیں صبح صادق کے بعد ہی پڑھتے تھے، اور

---

[1] یہ دعا مختصراً کنز العمال ص ۴۱۲، ج ۱، بحوالہ ابن سنی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

صلاها قال : استمسكت بعروة الله الوثقى التي لا انفصام لها واعتصمت بحبل الله المتين وأعوذ بالله من شر شياطين الانس والجن أعوذ بالله من شر فسقة العرب والعجم حسبي الله توكلت على الله الجأت ظهري الى الله طلبت حاجتي من الله لا حول ولا قوة الا بالله اللهم اغفر لي ذنبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت .

باب الدعاء بعد صلاة الفجر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قعد في مصلاه الذي صلى فيه

جب پڑھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اِسْتَمْسَكْتُ بِعُرْوَةِ الْوُثْقٰى الَّتِیْ لَاانْفِصَامَ لَهَا، وَاعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَى اللّٰهِ طَلَبْتُ حَاجَتِیْ مِنَ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَاِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (میں نے پکڑ لیا ہے حلقہ مضبوط جو ٹوٹنے والا نہیں، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی کو تھام لیا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں انسانوں اور جنوں کے شیاطین کے شر سے، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں عرب وعجم کے فساق سے، مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سہارا لیا ہے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے یقیناً آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا)

باب:- نماز فجر کے بعد کی دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں اس نے فجر کی نماز پڑھی، سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی تسبیح اور

الفجر يذكر الله سبحانه يسبحه ويحمده حتى تطلع الشمس كان كالحاج الى بيت الله وكالمجاهد في سبيل الله عز وجل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه، كان يقول اذا انصرف من الفريضة في الفجر بعد ما يدعو اللهم صلّ على محمد وآل محمد واجعـــل اللهم في قلبي نوراً وفي بصري نوراً وفي سمعي نوراً وعلى لساني نوراً ومن بين يدي نوراً ومن خلفي نوراً ومن فوقي نوراً ومن تحتي نوراً وعن يميني نوراً وعن شمالي نوراً اللهم اعظم لي النور يوم القيامة واجعل لي نوراً أمشي به في النـاس ولا تحرمني نوري يوم ألقاك لا اله الا انت .

تحمید کرتا رہا، تو وہ (ثواب میں) بیت اللہ کے حاجی اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب فجر کی فرض نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے، **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَلٰى لِسَانِيْ نُوْرًا وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيَ النُّوْرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا اَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ وَلَا تَحْرِمْنِيْ نُوْرِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔**

(اے اللہ! میرے دل، آنکھوں، کانوں اور میری زبان کو، میرے آگے پیچھے، اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں منور فرما، اے اللہ! قیامت کے دن میرے نور کو بڑا فرمادے اور مجھے ایسی روشنی عطا فرما کہ میں اس کے ساتھ لوگوں میں چلوں اور اپنی ملاقات کے دن میرے نور سے مجھے محروم نہ فرمانا، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں)

كتاب الجنائز ، باب غسل الميت :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من غسل أخاً له مسلماً فنظفه ولم يقذره ولم ينظر الى عورته ولم يذكر منه سوءاً ثم شيعه وصلى عليه ثم جلس حتى يدلى في قبره خرج من ذنوبه عطلا .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن غسل الميت قال : تجعله على مغتسله وتوجهه نحو القبلة وتستر عورته ثم توضيه وضوءه للصلاة ثم تغسل رأسه ولحيته وسائر جسده بماء وسدر ثم تغسل رأسه ولحيته وسائر جسده بماء وكافور ثم تغسل رأسه ولحيته وسائر جسده بماء مفرد

کتاب جنازوں کے بیان میں

باب-: میت کو غسل دینا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے اپنے مسلمان بھائی کو غسل دیا اسے میل کچیل سے صاف کیا اور اس سے گھن نہ کی اور نہ ہی اس کی شرمگاہ دیکھی اور نہ ہی اس کا کوئی عیب بیان کیا، پھر اس کے ہمراہ چلا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر بیٹھ گیا یہاں تک اسے قبر میں داخل کر دیا گیا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلا۔

(ابو خالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے میت کے غسل کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: میت کو اس کے نہلانے کی جگہ رکھو، اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دو، اس کی شرمگاہ ڈھانپ دو، پھر اسے نماز والا وضو کراؤ پھر اس کے سر داڑھی اور تمام جسم کو بیری کے (پتے ابالے ہوئے) پانی سے دھو ڈالو، پھر اس کا سر، داڑھی اور تمام جسم

لا يخالطه شيء فذلك ثلاث غسلات ثم تنشفه بمنديل ثم تضع الحنوط في رأسه ولحيته وتتبع بالكافور اثار سجوده ثم تبسط أكفانه وهي ثلاث أثواب قميص وازار ولفافة ثم تلبسه القميص وتعطف عليه ازاره وتدرجه في لفافة كهيئة الردى وتحمله على أعواده فان خفت انحلال شيء من أكفانه عقدت ذلك ثم قد تم غسله .

سالت زيداً عليه السلام في كم يكفن الرجل قال : في ثلاثة أثواب قميص وازار ولفافة ، وسالته عليه السلام في كم تكفن المرأة قال : في خمسة أثواب درع وخمار وازار وعصابة تربط بها الاكفان ولفافة .

پانی اور کافور سے دھوڈالو، پھر اس کا سر، داڑھی اور تمام جسم خالص پانی سے جس میں کوئی چیز نہ ملی ہو دھوڈالو، تو یہ تین بار غسل دینا ہوا، پھر اسے تولیے سے خشک کرو، پھر اس کے سر اور داڑھی پر خوشبو لگاؤ اور اس کے بعد سجدہ کی جگہوں پر کافور مل دو، پھر اس کے کفن بچھاؤ، یہ تین کپڑے ہیں، قمیص، چادر اور لفافہ، پھر اسے قمیص پہناؤ اور اس پر چادر دوہری کردو، اور اسے لفافے میں چادر اڑھانے کی طرح لپیٹ دو، اور اسے تختہ پر ڈال دو، اگر کفن کی کوئی چیز کھلنے سے ڈرو تو اسے گرہ لگادو، پھر تحقیق اس کا غسل پورا ہو چکا[1]

(ابوخالد نے کہا) میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، مرد کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا، تین کپڑوں میں، قمیص، ازار اور لفافہ۔ اور میں نے ان سے پوچھا، عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا، پانچ میں، قمیص، چادر، تہبند، پٹی جس سے کفن باندھے جائیں اور لفافہ[2]

---

[1] تھوڑے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ طریقہ ہدایہ ص ۱۳۲، ج ا، ص ۱۳۷، میں بھی موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۳۷، ج ا)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : الغسل من غسل الميت سنة وان توضات أجزاك .

باب المرأة تغسل زوجها ، والرجل يجوز له ان يغسل امرأته،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل توفيت امرأته هل ينبغي له ان يرى شيئاً منها ،قال عليه السلام لا الا ما يرى الغريب ، وقال زيد بن علي عليه السلام في الرجل يموت في السفر ومعه امرأته ، قال تغسله ولا تعمد النظر الى فرجه ، وقال زيد بن علي

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل کرنا سنت ہے اگر تم وضو کرلو تو بھی جائز ہے[1]

باب-: عورت جو اپنے خاوند کو غسل دے
اور مرد کے لیے جائز ہے کہ اس کی بیوی اسے غسل دے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس شخص کی بیوی فوت ہو جائے کیا اسے اس کی کوئی چیز دیکھنی درست ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، مگر جو اجنبی شخص دیکھ سکتا ہے۔ اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جو سفر میں مرجائے اس کے ہمراہ اس کی بیوی ہو؟ انہوں نے فرمایا، بیوی اسے غسل دے[2] اور اسکی شرمگاہ پر قصداً نظر نہ ڈالے، اور امام زید بن

[1] احناف کے نزدیک وضو کرنے اور نہ کرنے دونوں میں اختیار ہے (کتاب الآثار ص ۴۷)

[2] احناف کے نزدیک بھی بیوی اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۲۵، ج ۱)

عليها السلام في المرأة تموت في السفر ومعها زوجها ييممها لأنه قد انقطع ما بينها وتغسله هي لأنها منه في عدة، وقال زيد بن علي عليها السلام في الرجل تموت معه المرأة في السفر وهي ذات رحم محرم من النساء يوزرها فوق ثيابها ويصب عليها الماء صباً، وقال زيد بن علي عليها السلام في الرجل يموت في السفر ومعه نساء ذوات رحم محرم، قال يوزرنه ويصببن الماء صباً ويمسسن جلده ولا يمسسن فرجه، وقال زيد بن علي عليها السلام اذا مات الرجل مع النساء وليس فيهن امرأته ولا ذات رحم محرم من نسائه وزرنه الى الركبتين وصببن عليه الماء صباً ولا يمسسنه بايديهن ولا

علی رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے بارہ میں فرمایا جو سفر میں مرجائے اس کے ہمراہ اس کا خاوند ہوتو وہ اسے تیمّم کرائے، کیونکہ ان میں نکاح ٹوٹ چکا ہے، اور عورت خاوند کو غسل دے کیونکہ وہ اس کی عدت میں ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جس کے ساتھ سفر میں عورت فوت ہوجائے جو وہ اس کی محرم رشتہ دار عورت فوت ہو جائے تو مرد اس کے کپڑوں کے اوپر ہی چادر ڈال دے اور اس پر پانی بہادے[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس مرد کے بارہ میں فرمایا جو سفر میں فوت ہوجائے اور اس کے ہمراہ اس کی محرم رشتہ دار عورتیں ہوں کہ وہ اس پر چادر ڈال دیں اور پانی بہادیں، اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتی ہیں لیکن اس کی شرمگاہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب مرد فوت ہوجائے اس کے ہمراہ عورتیں ہوں ان میں نہ تو اس کی بیوی ہو اور نہ کوئی محرم رشتہ دار عورت وہ اس پر گھٹنوں تک چادر ڈال دیں اور اس پر پانی ڈالیں، اس کے جسم کو ہاتھ سے نہ چھوئیں، اور نہ اس کی

---

[1] اسی طرح کا قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے (کتاب الآثار ص ۴۷)

[2] امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۱۳۵، ج ۳)

ينظرن الى عورته ويطهرنه، وقال زيد بن علي عليهما السلام في المرأة تموت في السفر مع القوم ليس فيهم ذو رحم محرم قال تيمم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نفر فقالوا يا رسول الله ان امرأة معنا توفيت وليس معها ذو رحم محرم فقال صلى الله عليه وآله وسلم كيف صنعتم بها فقالوا صببنا الماء عليها صباً ، قال اما وجدتم من اهل الكتاب امرأة تغسلها قالوا لا ، قال أفلا يممتموها .

شرمگاہ کی طرف دیکھیں اور اچھی طرح غسل دے دیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے عورت کے بارہ میں فرمایا جو سفر میں فوت ہو جائے اس کے ہمراہ لوگ ہوں لیکن ان میں کوئی اس کا محرم رشتہ دار نہ ہو تو اسے تیمّم کرایا جائے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مردوں کی جماعت نے آ کر کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ہمارے ساتھ ایک عورت فوت ہوگئی ہے اور اس کے ہمراہ کوئی اس کا محرم رشتہ دار نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے اس پر پانی بہادیا، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں اہل کتاب میں سے کوئی عورت نہیں ملی، جو اسے غسل دے دیتی؟ انہوں نے فرمایا، نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، تم نے اس تیمّم کیوں نہ کرادیا۔[2]

---

[1] حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۱۳۶، ج ۳)

[2] اس کے ہم معنی ایک مرسل روایت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرزاق ص ۴۱۳، ج ۳، میں موجود ہے۔

باب الشهيد والذي يحترق بالنار والغريق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا مات الشهيد من يومه او من الغد فواروه في ثيابه وان بقي اياماً حتى تغيرت جراحه غسل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما كان يوم أحد أصيبوا فذهبت رؤوس عامتهم فصلى عليهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولم يغسلهم وقال انزعوا عنهم الفرا .

باب :- شہید
اور وہ شخص جو آگ میں جل جائے یا ڈوب جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب شہید اسی دن یا دوسرے دن فوت ہو جائے تو اسے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیں اور اگر وہ کچھ دن زندہ رہے یہاں تک کہ اس کے زخم بدل جائیں تو اسے غسل دیا جائے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جنگ احد میں لوگ زخمی ہوئے تو ان میں اکثر لوگوں کے سر کٹ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی انہیں غسل نہیں دیا گیا[2] آپ نے ارشاد فرمایا، ان سے پوستینیں (کوٹ وغیرہ) اتار دو۔

---

[1] اس طرح کا ایک قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہے (الجوہرۃ النیرہ ص ۱۳۶، ج ۱)

[2] اس طرح کی مرفوع روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ماجہ ص ۱۱۰، طحاوی ص ۳۲۸، ج ۲ میں موجود ہے۔ نیز احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۱، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ينزع عن الشهيد الفرو والخف والقلنسوة والعمامة والمنطقة والسراويل الا ان يكون أصابه دم فان كان أصابه ترك ولم يترك عليه معقوداً الا حل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه سئل عن رجل احترق بالنار فامرهم ان يصبوا عليه الماء صباً . سالت زيداً بن علي عليه السلام عن الغريق والذي يقع عليه الحائط فيموت قال يغسلون .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أتدرون من الشهيد من امتي، قالوا نعم،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شہید سے پوستین، موزہ، ٹوپی، پگڑی، پیٹی اور شلوار اتاردی جائے[1] مگر یہ کہ وہ خون آلود ہو، اگر وہ خون آلود ہو تو اسے رہنے دیا جائے۔ اور اس پر بندھی ہوئی ہر گرہ کھول دی جائے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارہ میں پوچھا گیا جو آگ میں جل گیا تھا، تو انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ اس پر پانی بہادیں[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ڈوبنے والے اور اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس پر دیوار گر جائے پھر وہ مر جائے؟ انہوں نے فرمایا، اسے غسل دے دیں[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون

---

[1] اسی طرح کی ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۵۴۷، ج ۳، میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۳۲۰، ج ۱)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۳۲۰، ج ۱، الجوہرۃ النیرہ ص ۱۳۵، ج ۱)

الذي يقتل في سبيل الله تعالى صابراً محتسباً ، قال صلى الله عليه وآله وسلم ان شهدا امتي اذاً لقليل الشهيد الذي ذكرتم والطعين والمبطون وصاحب الهدم والغريق والمرأة تموت جمعاً، قالوا وكيف تموت المرأة جمعاً ، قال صلى الله عليه وآله وسلم يعترض ولدها في بطنها فتموت .

باب كيف يحمل السرير والنعش :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : تحمل اليد اليمنى من الميت ثم الرجل اليمنى ثم اليد اليسرى ثم الرجل اليسرى ثم لا عليك ان لا تفعل ذلك الا مرة فاذا حملت ثلاثاً فقد قضيت

ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صبر کرتے ہوئے، ثواب سمجھتے ہوئے قتل کر دیا جائے، آپ نے ارشاد فرمایا، پھر تو میری امت کے شہدا تھوڑے ہوں گے، شہید وہ ہے جو تم نے ذکر کیا، پلیگ، پیٹ کی بیماری، تعمیر گرنے سے اور ڈوب کر مرنے والے، نیز عورت جو اکٹھی مرجائے،[۱] لوگوں نے عرض کیا، عورت کس طرح اکٹھی مرجائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا بچہ اس کے پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے پھر وہ مرجائے۔

باب:- چارپائی اور میت کا تابوت کس طرح اٹھایا جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میت (کی چارپائی) کا دایاں بازو اٹھایا جائے پھر دایاں پاؤں، پھر بایاں بازو پھر بایاں پاؤں،[۲] پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم صرف ایک

---

[۱] یہ روایت الفاظ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مسند احمد ص ۳۱۵، ج ۵، میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

[۲] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کبیری ص ۵۹۲)

ما عليك وكلما زدت فهو أفضل ما لم تؤذ أحداً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان اسماء بنت عميس رضي الله عنها اول من أحدث النعش .

باب الصلاة على الميت وكيف يقال في ذلك :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كبر اربعاً وخمساً وستاً وسبعاً .

بار اٹھاؤ، اگر تم نے تین بار پائے اٹھائے (کندھا دیا) تو تم نے اپنا حق ادا کر دیا، اور جتنا زیادہ اٹھاؤ بہتر ہے، جب تک کسی کو تکلیف نہ دو۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے میت کے لیے چار پائی کا استعمال فرمایا[1]

باب:- نماز جنازہ اور اس میں کیسے پڑھا جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نماز جنازہ میں) چار، پانچ، چھ اور سات تکبیریں کہیں[2]

---

[1] یہ روایت مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۴۳۸، ج۳ ابن ابی شیبہ ص ۱۵۶، ج۳، مجمع الزوائد ص ۲۶، ج۳، میں موجود ہے، میت کو چار پائی پر اٹھانے کا عمل نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے آپ کی صاحبزادی کے لیے سب سے پہلے اسلام میں آپ کی اجازت سے یہ عمل جاری کیا۔ جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے (مترجم)

[2] ابن ابی شیبہ ص ۱۸۷۔۱۸۸، ج۳، میں مختلف اسناد کے ساتھ متعدد جنازوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چار، پانچ، چھ اور سات تکبیریں کہنا مذکور ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الصلاة على الميت قال : تبدأ في التكبيرة الاولى بالحمد والثناء على الله تبارك وتعالى وفي الثانية الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي الثالثة الدعاء لنفسك وللمؤمنين والمؤمنات وفي الرابعة الدعاء للميت والاستغفار له وفي الخامسة تكبر ثم تسلم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا اجتمع جنائز رجال ونساء جعل الرجال مما يلي الامام والنساء مما يلي القبلة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے بارہ میں فرمایا، پہلی تکبیر میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا سے ابتدا کی جائے، دوسری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف، تیسری میں اپنے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے دعا، چوتھی تکبیر میں میت کے لیے دعا اور اس کے لیے بخشش طلب کرنا اور پانچویں تکبیر کہہ کر سلام پھیر دو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو مردوں کو امام کے قریب رکھا جائے اور عورتوں کو قبلہ کی جانب۔[2]

---

۱ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بعض اہل علم پانچ تکبیروں کے قائل ہیں، جب کہ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی رحمۃ اللہ علیہم، احمد اور امام اسحٰق چار تکبیروں کے قائل ہیں (ترمذی ص ۱۹۸، ج ۱)

۲ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کتاب الآثار ص ۵۰)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يرفع يديه في التكبيرة الاولى ثم لا يعود . سالت زيداً عليـــه السلام عن الرجل يفوته شيء من التكبير قال : لا يكبر حتى يكبر الامام فاذا سلم الامام قضى ما سبقه به الامام تباعاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا صلى على جنازة رجل قام عند سرته وان كانت امرأة قام حيـــال ثديهـا .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے[1]

(ابو خالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس سے (نماز جنازہ میں امام کے ساتھ) کوئی تکبیر فوت ہو جائے؟ انہوں نے فرمایا، امام کی پیروی کرتے ہوئے وہ تکبیر نہ کہے یہاں تک امام تکبیر کہے پھر جب امام سلام پھیر دے تو قضا شدہ تکبیریں کہہ لے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے تو اس کے ناف کے برابر کھڑے ہوتے اور جب عورت کا جنازہ ہوتا تو اس کے سینے کے برابر کھڑے ہوتے[3]

۱؎ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کبیری ص ۵۸۸)

۲؎ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کبیری ص ۵۸۷)

۳؎ ابن ابی شیبہ ص ۱۹۵، ج ۳، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب الصلاة على الطفل وعلى الصبي الصغير :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال : في السقط لا يصلى عليه ، قال فان كان تاماً قد استهل واستهلاله صياحه وشهد على ذلك أربع نسوة او امرأتان مسلمتان ورث وورث وسمي وصلي عليه فاذا لم يسمع له استهلال لم يورث ولم يرث ولم يسم ولم يصل عليه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقول في الصلاة على الطفل اللهم اجعله لنا سلفاً وفرطاً وأجراً .

باب:- نابالغ بچے اور دودھ پینے والے بچے کی نماز جنازہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناتمام بچے کے بارہ میں فرمایا، اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر وہ بچہ مکمل ہو، اس نے استہلال کیا ہو، استہلال کا معنی اس کا چیخ مارنا ہے، اور اس پر چار عورتوں نے گواہی دی ہو، یا دو مسلمان عورتوں نے گواہی دی ہو تو وہ وارث بنائے گا اور وارث بنے گا، اس کا نام رکھا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، اگر اسکی چیخ کسی نے نہیں سنی تو نہ وہ وارث بنائے گا اور نہ وہ وارث بنے گا، نہ اس کا نام رکھا جائے اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بچے کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے [2]
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا (اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے آگے جانے والا، پیشرو اور اجر کا ذریعہ بنا دے)

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (بدائع الصنائع ص ۳۰۲، ج ۱، کتاب الآثار ص ۵۳)

[2] مصنف عبدالرزاق ص ۵۲۹، ج ۳، میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی دعا منقول ہے

باب من احق ان يصلي على المرأة ،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل توفيت امرأته هل يصلي عليها ، قال لا عصبتها اولى بها ، وقال زيد بن علي عليها السلام اذا توفيت المرأة صلى عليها أقرب الناس اليها من عصبتها وليس لزوجها ان يصلي عليها الا ان يأذن له عصبتها ، وقال زيد بن علي عليها السلام ، كانت تحت ابي عليه السلام امرأة من بني سليم فاستاذن ابي عصبتها في الصلاة عليها فقالوا صل رحمك الله تعالى .

باب:- عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس شخص کی بیوی فوت ہو جائے تو کیا وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں اس کے عصبہ[1] زیادہ اولی ہیں[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب عورت فوت ہو جائے تو عصبات میں سے جو زیادہ قریبی ہو وہ اسکی نماز جنازہ پڑھائے، خاوند کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق نہیں جب تک کہ اس کے عصبات اجازت نہ دے دیں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے کہا میرے والد محترم رضی اللہ عنہ کے نکاح میں قبیلہ بنی سلیم کی ایک عورت تھی میرے والد محترم رضی اللہ عنہ نے اس کے عصبات سے نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت مانگی تو ان کے عصبات نے کہا، پڑھاؤ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے،

---

[1] عصبہ باپ کی جانب سے رشتہ دار۔ اس کی جمع عصبات آتی ہے۔ (مترجم)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۳۱۷، ج۱) اور بدائع الصنائع میں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

باب من تكره الصلاة عليه ومن لا بأس بالصلاة عليه :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : أتى رجل النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهو شاب فأسلم وهو أغلف ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اختتن ، فقال اني أخاف على نفسي فقال صلى الله عليه وآله وسلم ان كنت تخاف على نفسك فكف فمات وصلى عليه وأهدي له فأكل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لا يصلى على الأغلف لأنه ضيع من السنة أعظمها الا ان يكون ترك ذلك خوفاً على نفسه . سألت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصلاة على ولد الزنا

باب:- جس کی نماز جنازہ پڑھنی مکروہ ہے اور جس کی نماز جنازہ میں کوئی حرج نہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نوجوان حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا، وہ بے ختنہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ختنہ کرلو، اس نے عرض کیا (اس سے) مجھے موت کا ڈر ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں ڈر ہے تو چھوڑ دو، وہ ختنہ کرنے سے رک گیا پھر وہ مرگیا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی (زندگی میں) اس نے آپ کو ہدیہ دیا آپ نے تناول فرمایا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے ختنہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، کیونکہ اس نے بڑی سنت چھوڑ دی ہے، مگر یہ کہ اس نے موت کے ڈر سے ختنہ چھوڑا ہو۔

والمرجوم في الزنا والمغرم الذي عليه الدين ، فقال صل عليهم وكفنهم ووارهم في حفرتهم فالله تعالى اولى بهم فان لم تفعلوا ذلك فالى من تولونهم الى اليهود ام الى النصارى ،وقال زيد بن علي عليهما السلام لا تصل على المرجئة ولا القدرية ولا على من نصب لآل محمد حرباً الا ان لا تجديداً من ذلك .

(ابوخالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے، ولدالزنا اور جسے زنا میں حد لگی ہو،[1] نیز مقروض جس پر قرض ہو، کی نماز جنازہ کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، ان کی نماز جنازہ پڑھو، انہیں کفن پہناؤ، اور انہیں قبر مین دفن کرو، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتا ہے اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم انہیں یہود و نصاری میں سے کس کے سپرد کرو گے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مرجئہ، قدریہ[2] اور جو آل محمد سے جنگ کرے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو، مگر جہاں تم پھنس جاؤ،

---

[1] حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان کے بارہ میں اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۵۳۴، ج ۳)

[2] مرجئہ سے مراد فرقہ جبریہ ہے یہ فرقہ اسباب کا قائل نہیں ان کے نزدیک انسان اینٹ اور پتھر کی طرح بالکل مجبور اور مکمل بے اختیار ہے، انسان کو اپنے عمل میں کوئی قدرت نہیں اور قدریہ فرقہ سے مراد منکرین تقدیر ہیں ان کے نزدیک انسان اپنے عمل میں مکمل بااختیار ہے، انسان کے اعمال ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ محققین علماء کے نزدیک مرجئہ اور قدریہ دونوں فرقے کافر ہیں۔ (مرقات شرح مشکوۃ ص ۱۷۷۔۱۷۹، ج۱، مظاہر حق ص ۶۱، ج ۱)

ترمذی ص ۳۷، ج ۲، میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرجئہ اور قدریہ دونوں فرقوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

باب كيف يوضع الميت في اللحد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـــال : يسل الرجل سلا ويستقبل بالمرأة استقبالاً ويكون أولى الناس بالرجل في مقدمه وأولى الناس بالمرأة في مؤخرها .

باب:- لحد میں میت کس طرح رکھی جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرد کو قبر میں اتارتے وقت سل کیا جائے اور عورت کو قبلہ کی جانب سے اتارا جائے، مرد کا سب سے قریبی میت کے سر کی طرف جب کہ عورت کا قریبی میت کے پاؤں کی طرف ہو۔[1]

---

[1] سل کے دو طریقے ہیں، ایک یہ کہ میت کو قبر کے سرہانے کی طرف اس طرح رکھ دیا جائے کہ میت کے پاؤں قبر کے سر کے برابر آجائیں پھر قبر میں اتارنے والا میت کو پاؤں سے پکڑ کر آہستہ آہستہ پائنتی کی طرف قبر میں کھینچے پہلے پاؤں قبر میں داخل کیے جائیں جب کہ دوسرے لوگ میت کو سر کی طرف سے پکڑے ہوئے ہوں پھر جب میت قبر کے برابر آجائے تو آرام سے سر بھی قبر میں رکھ دیا جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ میت کو قبر کے پاؤں کی طرف رکھ دیا جائے پھر قبر میں اتارنے والا میت کو سر سے پکڑ کر آہستہ آہستہ قبر میں کھینچے پہلے قبر میں سر داخل کیا جائے، جب کہ دوسرے لوگ پاؤں کی طرف سے میت کو پکڑے ہوں جب پاؤں برابر آجائیں تو پاؤں بھی قبر میں رکھ دیے جائیں۔ (فتح القدیر ص ۹۸، ج ۱، شرح عنایہ ص ۹۸، ج ۱، کفایہ ص ۹۸، ج ۱، بدائع الصنائع ص ۳۱۸، ج ۱، کبیری ص ۵۹۶)

[2] احناف کے نزدیک میت کو قبر میں اتارتے وقت قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارنا افضل ہے۔ (ہدایہ ص ۱۴۰، ج ۱ بدائع الصنائع ص ۳۱۸، ج ۱) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سل افضل ہے۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۹۸، ج ۲، بدائع الصنائع ص ۳۱۸، ج ۱)

نوٹ:- قبلہ کی جانب سے اتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو قبر سے قبلہ کی جانب رکھ دیا جائے اور قبر میں اتارنے والے قبلہ رخ ہو کر میت کو قبر میں اتاریں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : آخر جنازة صلى عليها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جنازة رجل من بني ولد عبد المطلب كبر عليها أربع تكبيرات ثم جاء حتى جلس على شفير القبر ثم أمر بالسرير فوضع من قبل رجلي اللحد ثم أمر فسل سلا ثم قال صلى الله عليه وآله وسلم ضعوه في حفرته لجنبه الايمن مستقبل القبلة وقولوا باسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تكبوه لوجهه ولا تلقوه لقفائه ثم قولوا اللهم لقنه حجته وصعد بروحه ولقه منك رضواناً فلما القي عليه التراب قام رسول الله

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آخری نماز جنازہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی، وہ بنی عبد المطلب کے ایک مرد کا جنازہ تھا، آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر آپ جا کر قبر کے ایک طرف جلوہ افروز ہوگئے، پھر آپ کے ارشاد فرمانے پر چارپائی لحد کے پائنتی رکھی گئی پھر آپ کے ارشاد فرمانے پر پائنتی کی جانب سے قبر میں داخل کیا گیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، اسے قبر میں دائیں پہلو پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لٹا دو، اور بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کی مدد سے اس کے راستہ میں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر ہم اسے قبر میں رکھتے ہیں)

پڑھو، اسے چہرہ کے بل اوندھا نہ لٹاؤ اور نہ سیدھا چت لٹاؤ پھر یہ دعا پڑھو، اَللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَصَعِّدْ بِرُوْحِهٖ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا (اے اللہ! اسے اپنی حجت یاد کرائیں اس کی روح کو بلند فرمائیں اور اس سے رضا کے ساتھ ملاقات فرمائیں)

---

[1] یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبد الرزاق ص ۴۹۷، ج ۳ ابن ابی شیبہ ص ۲۱۱، ج ۳۔

صلى الله عليه وآله وسلم فحثى في قبره ثلاث حثيات ثم أمر بقبره فربع ورش عليه قربة من ماء ثم دعا بما شاء الله ان يدعو له ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبه وصعد روحه ولقه منك رضواناً فلما فرغنا من دفنه جاءه رجل ، فقال يا رسول الله اني لم أدرك الصلاة عليه أفاصلي على قبره ، قال لا ولكن قم على قبره فادع لأخيك وترحم عليه و استغفر له .

باب السير بالجنازة والقيام اليها وكيف يفعل من لقيها :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يمشي حافياً في خمسة مواطن ، وقال هي من مواطن الله عز وجل اذا عاد

پھر جب ان پر مٹی ڈال دی گئی رسول اللہ ﷺ اٹھے اور اسکی قبر میں تین لپ مٹی ڈالی پھر قبر کے متعلق حکم ارشاد فرمایا تو اسے چوکور بنایا گیا اور اسکی قبر پر پانی کی ایک مشک چھڑکی گئی، پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر آپ نے یہ دعا کی، اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنْبِہٖ وَصَعِّدْ رُوْحَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا (اے اللہ! اس کے پہلو سے زمین کشادہ فرمادیں، اس کی روح کو بلند فرمائیں اور اس سے رضا کے ساتھ ملاقات فرمائیں)

جب ہم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں اسکی نماز جنازہ میں شامل نہیں ہوسکا تو کیا میں اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھ لوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، لیکن قبر پر کھڑے ہوکر اپنے بھائی کے لیے دعا کرو، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگو اور اس کے لیے استغفار کرو۔

باب:- جنازے کے ساتھ چلنا، اس کے لیے کھڑا ہونا اور جو شخص جنازہ سے ملے وہ کیا کرے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ مقامات میں ننگے پاؤں چلتے تھے، اور کہتے کہ یہ پانچ

مريضاً واذا اشيع جنازة وفي العيدين وفي الجمعة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا سار بالجنازة سار سيراً بين السيرين ليس بالعجل ولا بالبطيء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى الجنازة ثم نهانا عنه وقال انه من فعل اليهود .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا لقيت جنازة فخذ بجوانبها وسلم على أهلها فانه لا يترك ذلك الا عاجز .

جگہیں اللہ تعالیٰ کی (خصوصی) جگہیں ہیں۔ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے، جب جنازہ کے ساتھ جاتے، دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو دو رفتاروں میں سے درمیانی رفتار سے چلتے نہ تو بہت تیز چلتے اور نہ بہت آہستہ سے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے پھر ہمیں اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا، یہ یہود کا فعل ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم کسی جنازہ سے ملو تو اس کی چارپائی کے پائے پکڑو، (کندھا دو) جنازہ والوں کو سلام کہو، یہ کام تو یقیناً کوئی بے ہمت شخص ہی چھوڑتا ہے۔

---

[1] (ہدایہ ص ۱۴۰، ج۱، بدائع الصنائع ص ۳۰۹، ج۱) میں ہے کہ سست رفتاری سے نہ چلیں اور نہ ہی دھب دھب کر کے بہت زیادہ تیزی سے۔

[2] اس کے ہم معنی روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طحاوی ص ۳۲۹، ج۱، میں بھی ہیں۔

باب الصياح والنوح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس منا من حلق ولا من سلق ولا من خرق ولا من دعا بالويل والثبور . قال زيد بن علي عليهما السلام السلق الصياح والخرق خرق الجيب والحلق حلق الشعر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن النوح .

باب:- چیخ وپکار اور میت پر بین کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ فرمایا، وہ ہم میں سے نہیں، جس نے (سوگ میں) بال منڈائے، چیخ وپکار کی، گریبان پھاڑا اور ہلاکت وموت کو پکارا۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا سلق کا معنی چیخ وپکار خرق کا معنی گریبان پھاڑنا، حلق کا معنی بال مونڈنا ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم ﷺ نے میت پر بین کرنے سے منع فرمایا۔[2]

---

[1] یہ روایت حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۱۷۴،۱۷۵، ج ۳، میں بھی ہے۔

[2] یہ روایت حضرت علی سے مسند احمد ص ۸۷، ج ۱، ص ۱۰۷، ج ۱ اور ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ماجہ ص ۱۱۴ میں بھی موجود ہے۔

باب توجيه الميت الى القبلة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على رجل من ولد عبد المطلب وهو يجود بنفسه وقد وجهوه لغير القبلة ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم وجهوه الى القبلة فانكم اذا فعلتم ذلك أقبلت الملائكة عليه وأقبل الله عليه بوجهه فلم يزل كذلك حتى يقبض ، قال ثم أقبل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يلقنه لا اله الا الله ، وقال لقنوها موتاكم فانه من كانت آخر كلامه دخل الجنة .

باب:- میت کا منہ قبلہ کی طرف کرنا

حدثني زيد بن عليؑ عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

عبدالمطلب کی اولاد میں سے ایک شخص کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے جب کہ وہ حالت نزع میں تھا، اور انہوں نے اس کا چہرہ قبلہ کے علاوہ دوسری طرف کیا ہوا تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کردو،[1] بلاشبہ جب تم ایسا کردو گے تو فرشتے اس پر متوجہ ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت سے متوجہ ہوں گے، پھر وہ فوت ہونے تک اسی طرح رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمانے لگے، اور آپ نے فرمایا، اپنے مرنے والوں کو اس کلمہ کی تلقین کرو، بلاشبہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔[2]

---

[1] حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مرنے والے کا وفات کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا مستحب سمجھتے تھے (ابن ابی شیبہ ص ۱۲۶، ج ۳) اور اس سلسلہ میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت مستدرک حاکم ص ۵۲۳، ج ۱ میں بھی ہے۔

[2] روایت کا یہ حصہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ص ۸۸، ج ۲ میں موجود ہے۔

باب المحرم يموت كيف حكمه :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا مات المحرم غسل و كفن وخمر رأسه ووجهه فان كان أصحابه محرمين لم يمسوه طيباً وان كانوا أحلاء يمسوه الطيب ، وقال اذا مات فقد ذهب أحرامه .

باب غسل النبي وتكفينه صلى الله عليه وآله وسلم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اختلف أصحابه اين يدفن ، فقال علي عليه السلام ان شئتم حدثتكم ، فقالوا حدثنا ، قال: سمعت رسول

باب:- حالت احرام میں فوت ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے۔

حدثنی زید بن علی عن ابیه عن جده عن علی بن ابی طالب علیہم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب (حج یا عمرہ) کے احرام والا فوت ہوجائے تو اسے غسل دیا جائے اور کفن پہنایا جائے، اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا جائے، اگر اس کے ساتھی بھی احرام سے ہوں تو اسے خوشبو نہ لگائیں، اگر وہ احرام سے نہ ہوں تو اسے خوشبو لگادیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب وہ فوت ہوگیا تو اس کا احرام ختم ہوگیا۔[1]

باب:- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غسل اور آپ کا کفن مبارک

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب علیہم السلام:
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔(مؤطا امام محمد ص ۲۳۲)

الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : لعن الله اليهود والنصارى كما اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد انه لم يقبض نبي الا دفن مكانه الذي قبض فيه ، قال فلما خرجت روحه صلى الله عليه وآله وسلم من فيه نحو فراشه ثم حفروا موضع الفراش فلما فرغوا قالوا ما ندري أنلحد ام نضرح ، فقال علي عليه السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اللحد لنا والضرح لغيرنا فالحدوا للنبي صلى الله عليه وآله وسلم .

تمہیں حدیث بیان کروں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا، بیان کریں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جس طرح انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے[1] یقیناً کوئی نبی بھی فوت نہیں ہوا مگر وہ اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں وہ فوت ہوا ہے[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آپ کی روح اقدس پرواز فرما گئی تو آپ کا بستر مبارک ایک کونا میں کر دیا گیا، پھر بستر کی جگہ قبر مبارک کھودی گئی ہے[3] جب وہ اس فارغ ہوئے تو کہنے لگے ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کے لیے لحد بنائیں یا صندوقی قبر بنائیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، لحد ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر دوسروں کے لیے ہے[4] تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لحد بنائی ہے[5]

---

[1] حدیث کا یہ حصہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بخاری ص ۶۲، ج ۱، میں موجود ہے،

[2] روایت کا یہ حصہ مؤطا امام مالک ص ۲۱۲، میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔

[3] روایت کا یہ حصہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ماجہ ص ۱۱۸، میں موجود ہے۔

[4] روایت کا یہ حصہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ترمذی ص ۲۰۲، ج ۱، میں موجود ہے۔

[5] روایت کا یہ حصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ماجہ ص ۱۱۸، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما أخذنا في غسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سمعت منادياً ينادي من جانب البيت لا تخلعوا القميص ، قال فغسلنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعليه القميص فلقد رأيتني أغسله ويد غيري لتردد عليه واني لاعان على تقليبه ولقد أردت ان أكبه فنوديت ان لا تكبه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : كفنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ثلاثة أثواب ثوبين يمانيين أحدهما سحق وقميص كان يتجمل به .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینا شروع کیا تو میں نے گھر کے ایک کونے سے آواز سنی کہ قمیص نہ اتارو، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قمیص مبارک کے ہوتے ہوئے غسل دیا، [1] اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں غسل دے رہا ہوں اور میرے علاوہ کوئی دوسرا ہاتھ آپ کو مل رہا ہے آپ کا پہلو بدلنے میں میری مدد کی جا رہی ہے، میں نے آپ کو اوندھا کرنا چاہا تو مجھے آواز دی گئی کہ اوندھا مت کرو،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا، دو یمنی کپڑے ان میں سے ایک پرانا تھا، اور ایک قمیص جسے آپ زینت بخشتے تھے، [2]

---

[1] مؤطا امام مالک ص ۲۱۲، میں بھی یہ موجود ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں سند بیان نہیں کی۔ البتہ اس روایت کا کچھ حصہ مؤطا امام مالک ص ۲۰۳، میں امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔

[2] یہ روایت بخاری ص ۱۶۹، ج ۱، عبدالرزاق ص ۴۲۱، ج ۳، مسلم ص ۳۰۵، ج ۱، ابوداؤد ص ۹۳، ج ۲، وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی موجود ہے۔ عبدالرزاق ص ۴۲۱، ج ۳، میں امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے وضاحت ہے کہ قمیص وہی تھی جسے آپ زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔

باب المسك في الحنوط :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : كان عند علي عليه السلام مسك فضل من حنوط رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاوصى ان يحنط به.قال زيد بن علي عليهما السلام تجمر أكفان الميت ولا يتبع الى قبره بجمرة فانه يكره ان يكون آخر زاده النار . وقال زيد بن علي عليه السلام لا بأس بالحنوط على الاكفان والنعش .

باب-: میت کی خوشبو میں کستوری ملانا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچی ہوئی خوشبو تھی انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ حنوط (خوشبو) انہیں مل جائے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا میت کے کفنوں کو دھونی دی جائے[2] اور اس کے پیچھے قبر تک دھونی نہ لیجائی جائے، وہ مکروہ سمجھتے تھے، آخری توشہ اس کا آگ ہو[3] اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کفنوں اور نعش (چارپائی) پر خوشبو ملنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

[1] یہ روایت ابن ابی شیبہ ص ۱۴۳، ج ۳، میں ایک دسری سند سے بھی ہے۔

[2] احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۱۳۸، ج ۱، بدائع الصنائع ص ۳۰۷، ج ۱)

[3] عبدالرزاق ص ۴۱۷، ج ۳، میں حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور ص ۴۱۸، ج ۳، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب اليهودية تموت وفي بطنها ولد مسلم والمرأة تموت وفي بطنها ولد حي :

قال : قال زيد بن علي عليهما السلام اذا ماتت الذمية وفي بطنها ولد مسلم من زوج لها مسلم ، دفنت بين مقابر المسلمين وبين مقابر أهل الذمة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام في المرأة تموت وفي بطنها ولد حي ، فقال : يشق بطنها ويستخرج الولد فان الله عز وجل يقول : ومن أحياها فكانما أحيا الناس جميعاً .

باب-: یہودی عورت مرجائے جس کے پیٹ میں مسلمان بچہ ہواور عورت مرجائے جس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب ذمی عورت مرجائے اس کے پیٹ میں اس کے مسلمان خاوند سے مسلمان بچہ ہو، اسے مسلمانوں اور ذمیوں کی قبروں کے درمیان دفن کیا جائے [1]

اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے بارہ میں فرمایا جو مرجائے اس کے پیٹ مین زندہ بچہ ہو، کہ اس کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے [2] بلاشبہ ارشاد باری ہے، ''اور جس نے جلایا ایک جان کو گویا جلایا سب لوگوں کو''۔

---

[1] ابن ابی شیبہ ص ۲۳۵، ج ۳، میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کبیری ص ۶۰۸)

باب عيادة المريض :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من مرض ليلة واحدة كفرت عنه ذنوب سنة فاذا عوفي المريض من مرضه تحاتت خطاياه كما تتحات ورق الشجر اليابس في اليوم العاصف .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من عاد مريضاً كان له مثل اجره وكان في خرفة الجنة حتى يرجع .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عودوا مرضاكم واشهدوا جنائزكم

باب-: بیمار کی عیادت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو ایک رات بیمار رہا اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، جب بیمار اپنی بیماری سے تندرست ہو تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے تیز ہوا کے دن درخت کے خشک پتے گرتے ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے تو اس کو بیمار جتنا ثواب ملے گا، اور وہ جنت واپس آنے تک جنت کے میوے چننے میں ہوتا ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنے بیمار کی عیادت کیا کرو، اپنے جنازوں

---

[1] اس کے ہم معنی روایت ترمذی ص ۱۹۱، ج ۱، اور عبد الرزاق ص ۵۹۲، ج ۳، میں حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

وزوروا قبور موتاكم فان ذلك يذكركم الآخرة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: مرضت فعادني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، فقال قل اللهم اني أسالك تعجيل عافيتك وصبراً على بليتك وخروجاً الى رحمتك فقلتها ، فقمت كانما نشطت من عقال .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على رجل من الانصار مريض يعوده ، فقال يا رسول الله أدع الله لي فقال صلى الله عليه وآله وسلم قل

میں حاضر ہوا کرو، اور اپنے مردوں کی قبروں کی زیارت کیا کرو، بلاشبہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت فرمائی، آپ نے فرمایا، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوْجًا اِلٰى رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میں آپ سے جلدی صحت آزمائشوں پر صبر اور آپ کی رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں)

وہ بیماری کم ہوگئی تو میں اس طرح اٹھ کھڑا ہوا گویا رسی سے کھل گیا ہوں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بیمار انصاری کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا[2] یہ دعا پڑھو

---

[1] یہ روایت عبدالرزاق ص ۵۹۲، ج ۳، میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

[2] یہ روایت قدرے تبدیلی کے ساتھ ابوداؤد ص ۷۸۶، ج ۲، اور عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۶۸ تا ۵۷۰، میں بھی منقول ہے۔

أسأل الله العظيم رب العرش العظيم وأسأل الله الكبير ، فقالهـــا ثلاث مرات فقام كأنما نشط من عقال .

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قـال رسول الله صلى الله عليه وآ له وسلم، الاجر على قدر المصيبة فمن اصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي فانكم لن تصابوا بمثلي صلى الله عليه وآ له وسلم.

حدثني امير المؤمنين ابو الحسين زيد بن علي عن ابيه عن جده عن امير المؤمنين علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَاَسْأَلُ اللّٰهَ الْكَبِيْرَ ۔(میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والے ہیں، عرش کے رب عظمت والے ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ سے جو بڑے ہیں سوال کرتا ہوں) اس نے تین بار یہ الفاظ کہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا گویا کہ رسی سے کھل گیا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ثواب مصیبت کے حساب سے ہوتا ہے، جسے تکلیف پہنچے تو اسے میری تکلیف یاد کرنی چاہیے یقیناً تمہیں میرے جتنی تکلیف نہیں پہنچائی گئی[1]

حدثني امير المؤمنين ابو الحسين زيد بن علي عن ابيه عن جده عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا لوگوں میں زیادہ

---

[1] اس کے ہم معنی روایت ابن ماجہ ص ۱۱٦، اور سنن دارمی ص ۲۳، میں موجود ہے۔

وآله وسلم لأصحابه من أكيس الناس ، قالوا الله ورسوله أعلم ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم أكثرهم ذكراً للموت وأشدهم له استعداداً .

باب مسائل من الصلاة :

قال سألت زيداً بن علي عليهما السلام عن المرأة تصلي في وسط الصف ، فقال تفسد صلاة من عن يمينها وعن شمالها ومن خلفها ، وسألت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يدرك مع الامام ركعة وعلى الامام سجود السهو ، فقال عليه السلام يسجد مع الامام ثم ينهض ويقضي .

سمجھدار کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول زیادہ جانتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو ان میں موت کو زیادہ یاد کرے اور اس کے لیے تیاری میں زیادہ سخت ہو۔[1]

باب-: نماز کے مسائل

ابو خالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے بارہ میں پوچھا جو صف کے درمیان نماز پڑھے؟ انہوں نے فرمایا، اس کے دائیں بائیں اور پیچھے والوں کی نماز ٹوٹ جائے گی۔[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جو امام کے ساتھ ایک رکعت پالے اور امام پر سجدہ سہو ہو؟ انہوں نے فرمایا، امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اٹھ کر باقی قضا کرے۔[3]

---

۱ اس کے ہم معنی روایت ابن ماجہ ص ۳۲۴، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہے

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کبیری ص ۵۲۴)

۳ احناف کا بھی یہی قول ہے (کبیری ص ۴۶۵)

وسالته عليه السلام عن المسافر يصلي بالمقيمين والمسافرين ركعة فيحدث على الامام حدث من رعاف فيقدم رجلاً من المقيمين فيصلي بهم باقي صلاة المسافر ثم يقدم رجلاً من المسافرين فيسلم بهم ثم يقوم المقيمون فيقضون ما بقي عليهم من صلاتهم ولا يؤمهم أحد منهم ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن اللحن في الصلاة ، فقال يقطع الصلاة ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يسلم عليه في الصلاة فيسهو فيرد السلام، فقال

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مسافر کے بارہ میں پوچھا، جو مسافروں اور مقیم لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، تو امام کا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے (انہوں نے فرمایا) وہ مقیم لوگوں میں سے ایک شخص کو آگے کھڑا کر دے تو وہ انہیں مسافر کی باقی نماز پڑھائے، پھر وہ مسافروں میں سے ایک شخص کو آگے کھڑا کرے وہ انہیں سلام پھیرائے، پھر مقیم لوگ کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز پوری کریں۔ ان میں سے کوئی امامت نہ کرائے [1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے نماز میں قرأۃ کی غلطی کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، نماز کو توڑ دیتی ہے [2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جسے دوران نماز کوئی سلام کرے، وہ بھول کر اس اسے سلام کا جواب دے دے تو انہوں نے فرمایا، اس

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر علی الهدایہ ص ۳۳۷، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے اگر بڑی غلطی ہو تو بعض اوقات نماز ٹوٹ جاتی ہے (کبیری ص ۴۷۶)

تنتقض صلاته ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يتوضا وعليه الخاتم ، فقال يحرك الخاتم في يده ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام هل على الرجل ان يخلل لحيته في الوضوء للصلاة ، فقال لا ينبغي له ان يقصر في ذلك ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الدعاء في الصلاة ، فقال ادع في التشهد بما أحببت اذا كان ذلك مما يكون مثله في القرآن ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن السعي الى الجمعة ، فقال ليس يجب عليك السعي الى أئمة الفسقة انما يجب عليك ان تسعى الى أئمة الهدا ،

کی نماز ٹوٹ جائے گی[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جو وضو کرے اس پر انگوٹھی ہو؟ انہوں نے فرمایا، اپنے ہاتھ میں انگوٹھی کو حرکت دے۔[2] میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا مرد پر نماز کے وضو میں داڑھی کا خلال کرنا واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔[3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے نماز میں دعا کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، تشہد میں جو تمہیں پسند ہو دعا کرو، بشرطیکہ وہ قرآنی دعاؤں کی طرح ہو۔[4]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے لیے جانے کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، بدکار اماموں کی طرف جانا تم پر واجب نہیں، ہدایت والے اماموں کی طرف جانا تم پر واجب ہے۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (شرح وقایہ ص ۱۹۰، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کبیری ص ۳۴)

[3] اس میں امام زید رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں وجوب اور استحباب دونوں طرح احتمال ہے احناف کے نزدیک داڑھی کا خلال مسنون ہے (ہدایہ ص ۶، ج ۱)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۷۸، ج ۱)

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصلاة والامام يخطب يوم الجمعة، فقال من السنة ان تسنمع وتنصت فاذا صليت لم تستمع ولم تنصت ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصلاة خلف من لا يجهر فقال عليه السلام جائز ، فقلت فالصلاة خلف من قد مسح ، فقال لا تجزئك ، قلت فان صليت خلفه وقد تطهر وغسل رجليه ، فقال تجزئك ، قلت فان كان ممن يرى المسح ولا أدري أمسح ام غسل رجليه ، فقال لا أحب الصلاة خلفه .

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران نماز کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، تمہارے لیے خاموش رہنا اور سننا سنت میں سے ہے جب تم نے نماز پڑھی تو نہ سنا اور نہ چپ رہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے پیچھے نماز کے بارہ میں پوچھا جو اونچی قرأۃ نہیں کرتا تو انہوں نے فرمایا جائز ہے، میں نے کہا جس نے مسح کیا ہو اس کے پیچھے نماز؟ تو انہوں نے فرمایا، تمہارے لیے جائز نہیں۔ میں نے کہا، اگر میں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھوں جس نے وضو کیا ہوا ہو اور پاؤں دھوئے ہوئے ہوں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے لیے جائز ہے، میں نے کہا، اگر وہ مسح جائز سمجھتا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مسح کیا ہے یا پاؤں دھوئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، اس کے پیچھے میں نماز بہتر نہیں سمجھتا[2]

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۹، ج ۱)

[2] اس بحث کے لیے موزوں پر مسح کا باب ملاحظہ کیا جائے۔

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصلاة في البيع والكنائس ، فقال صل فيها وما يضرك .

سالت زيداًبن علي عليهما السلام عن الامي الذي لا يحسن القراءة كيف يصلي ، فقال يسبح ويذكر الله سبحانه وتعالى ويجزيه ذلك ، قلت فالأخرس قال عليه السلام يصلي راكعاً وساجداً ويجزيه ما في قلبه

سالت زيداًبن علي عليهما السلام عن التطوع جالساً، فقال عليه السلام حسن ، قلت فكيف أجلس في صلاتي ، قال كا تجلس اذا صليت قائماً .

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے یہودیوں کے عبادت خانوں اور گرجوں میں نماز کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ان میں نماز پڑھ لو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس ان پڑھ کے بارہ میں پوچھا جو صحیح قرأۃ نہیں کرسکتا وہ نماز کیسے پڑھے؟ انہوں نے فرمایا، وہ سبحان اللہ کہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے یہ اس کے لیے جائز ہے۔

میں نے کہا، تو گونگا؟ انہوں نے فرمایا، وہ رکوع وسجود کر کے نماز پڑھے، اس کے لیے وہ کافی ہے جو اس کے دل میں ہے۔[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے بیٹھ کر نفل پڑھنے کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا اچھا ہے، میں نے کہا میں اپنی نماز میں کس طرح بیٹھوں؟ انہوں نے فرمایا جیسے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے بیٹھتے ہو۔[3]

---

[1] حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم سے اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۲۸، ج ۱)

[2] گونگے کے بارہ میں احناف کا بھی یہی قول ہے (فتح القدیر ص ۳۴۸، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۰۹، ج ۱)

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن المرأة كيف تجلس في الصلاة ، فقال تجتمع وتضم رجليها .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن النوم في الصلاة ، فقال عليه السلام لا ينقض الوضوء .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل ينسى القنوت في الفجر حتى يركع ثم يرفع رأسه ، فقال لا يقنت بعد ذلك ، قلت فهل عليه سجدتا السهو ، فقال لا ، قلت فان نسي قنوت الوتر حتى يركع ، قال يقنت بعد الركوع، قلت فان ذكره وقد سجد،قال لا يقنت وعليه سجدتا

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے عورت کے بارہ میں پوچھا، وہ نماز میں کیسے بیٹھے؟ انہوں نے فرمایا سمٹ کر اور اپنے پاؤں اکٹھے کر لے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے نماز میں نیند کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، (نماز میں) نیند وضو نہیں توڑتی ہے۔[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو فجر میں قنوت بھول جائے یہاں تک کہ وہ رکوع کرے پھر رکوع سے سر بھی اٹھالے؟ انہوں نے فرمایا، اس کے بعد قنوت نہ پڑھے، میں نے کہا، کیا اس پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں؟ انہوں نے فرمایا، نہیں، میں نے کہا، اگر وہ وتروں میں قنوت بھول جائے یہاں تک کہ وہ رکوع کرلے؟ انہوں نے فرمایا، رکوع کے بعد قنوت پڑھ لے، میں نے کہا اگر اسے یاد آئے جب کہ وہ سجدہ بھی کر چکا ہو؟

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۷۷، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۹، ج ۱)

السهو وقال عليه السلام انما القنوت في الفجر دعاء وليس عليه في ذلك سهو . وسالته عليه السلام عن الأذان في السفر ، فقال مثله في الحضر ، وان أذنت للفجر وأقمت لباقي الصلاة أجزاك . وسالته عليه السلام عن الرجل ينسى صلاة ثم يذكرها في وقت آخر بايها يبدأ ، فقال عليه السلام الاولى فالاولى ، قلت فان بدأ بهذه ، فقال لا تجزئه الا ان يكون يخاف فوتها .

انہوں نے فرمایا قنوت نہ پڑھے، اس پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں[1]، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا قنوت فجر میں دعا ہے، اس میں اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے سفر میں اذان کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، جیسا کہ اپنی رہائشی جگہ میں ہے، اگر تم فجر کے لیے اذان کہہ لو اور باقی نمازوں کے لیے اقامت کہہ لو تو بھی جائز ہے[3] میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جو نماز پڑھنا بھول جائے پھر اسے آخر وقت میں یاد آئے، پہلے کونسی پڑھے؟ انہوں نے فرمایا، پہلی پھر پہلی، میں نے کہا اگر اس نے یہ (وقتی) پہلے پڑھ لی؟ انہوں نے فرمایا، جائز نہیں ہے[4] مگر یہ کہ اسے اس نماز کے فوت ہونے کا ڈر ہو،

---

[1] احناف کے نزدیک بھی وتروں میں قنوت واجب ہے (ہدایہ ص ۱۱۶، ج ۱)

[2] امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر فجر میں قنوت پڑھی تو بھی اچھا کیا اور اگر نہ پڑھی تو بھی اچھا کیا (ترمذی ص ۹۱، ج ۱)

[3] ابن ابی شیبہ ۲۴۷،۲۴۶، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اور امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۱۳، ج ۱)

قال ابو خالد رحمه الله سمعت زيداً عليـه السلام يقرأ عليهم ولا الضالين بالرفع وكان يقرأ مالك يوم الدين وكان اذا صلينا خلفه سمعنا وقع دموعه على الحصير . وسمعته عليه السلام يقرأ اقتربت فرتلها وقرأها قراءة لا يسمعها فرح ولا محزون الا أقرحت قلبه فمرض من أصحابـه رجل من طي من وجدان تلك القراءة فدفناه بعد ايام فصلى عليه ثم قـال عليه السلام هذا قتيل القرآن وشهيد الرحمن لقد أمسيت مغتبطاً وما أزكى على الله عز وجل احداً .

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے سنا، **علیھم ولا الضالین**، (میم کی) پیش کے ساتھ، اور وہ **ملك يوم الدين** پڑھتے تھے، اور جب ہم ان کے پیچھے نماز پڑھتے، تو ہم (آواز) سنتے کہ ان کے آنسوں چٹائی پر گرر ہے ہیں، اور میں نے ان کو **اقتربت** پڑھتے ہوئے سنا، آپ نے اسے ٹھہر ٹھہر کر عمدہ طریقے سے پڑھا، انہوں نے ایسی قرأت فرمائی کہ نہیں سنا، اسے کسی خوش یا غمگین شخص نے مگر اسکا دل زخمی ہوگیا، ان کے ساتھیوں میں سے قبیلہ طی کا ایک شخص اس قرأۃ کی وجہ سے بیمار پڑ گیا تو اسے ہم نے چند دنوں بعد دفن کر دیا تو امام زید رضی اللہ عنہ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی، پھر انہوں نے فرمایا، یہ قرآن کا مقتول ہے، رحمٰن کا شہید ہے، تم نے قابل رشک رات گزاری ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ کوئی نیک وصالح نہیں۔

كتاب الزكاة

باب زكاة الابل السائمة :

قال ابراهيم بن الزبرقان التيمي ، حدثنا ابو خالد عمرو بن خالد الواسطي عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس في أقل من خمس ذود من الابل صدقة فاذا بلغت خمساً ففيها شاة ، ثم لا شيء فيها فاذا بلغت عشراً ففيها شاتان ، فاذا بلغت خمس عشرة ففيها ثلاث شياة ، فاذا بلغت عشرين ففيها اربع شياة ، فاذا بلغت خمساً وعشرين ففيها خمس شياة ، فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض فان

کتاب۔ زکوٰۃ کے احکام

باب۔: (چراگاہوں میں) چرنے والے اونٹوں کی زکوٰۃ

قال ابراهيم بن الزبرقان التيمي ، حدثنا ابو خالد عمرو بن خالد الواسطي عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، جب پانچ ہوجائیں، ان میں ایک بکری ہے، پھر ان میں کوئی چیز نہیں جب دس ہوجائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں، جب پندرہ ہوجائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں، جب بیس ہوجائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں، جب پچیس ہوجائیں تو ان میں پانچ بکریاں ہیں پھر جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک

لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر وهو أكبر منهـا بعام الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة على خمس وثلاثين ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة على الخمس واربعين ففيها حقة الى ستين فاذا زادت على الستين واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين ، فاذا زادت واحدة على الخمس وسبعين ففيها ابنتا لبون الى تسعين ، فاذا زادت على التسعين واحدة ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة ، فاذا كثرت الابل ففي كل خمسين حقة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس في الابل العوامل والحوامل صدقة .

بنت مخاض[1] ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون نر وہ بنت مخاض سے ایک سال بڑا ہے، پینتیس تک جب پینتیس سے ایک بڑھ جائے تو اس میں ایک بنت لبون ہے پنتالیس تک جب پنتالیس سے ایک بڑھ جائے تو اس میں ایک حقہ ہے، ساٹھ تک، جب ساٹھ سے ایک بڑھ جائے تو اس میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک جب پچھتر سے ایک بڑھ جائے تو اس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک جب نوے سے ایک بڑھ جائے تو اس میں دو حقے ہیں دونوں نر کی جفتی (گابھن ہونے) کے لائق ہوں ایک سو بیس تک۔
جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے،[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کام کاج اور بوجھ اٹھانے کے لیے رکھے ہوئے

---

[1] بنت مخاض وہ مادہ اونٹنی جس نے عمر کے حساب دوسرے سال میں قدم رکھا ہو، بنت لبون جس نے تیسرے سال میں قدم رکھا ہو حقہ جو چوتھے سال میں داخل ہو، جذعہ جس نے پانچویں سال میں قدم رکھا ہو۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۵، ج۱، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا لم يجد المصدق السن التي تجب في الابل أخذ سناً فوقها ورد عليه شاة او عشرة دراهم .

باب زكاة البقر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس فيما دون الثلاثين من البقر شيء فاذا بلغت ثلاثين ففيها تبيع حولي جذع او جذعة الى اربعين فاذا بلغت اربعين ففيها مسنة الى الستين

اونٹوں میں زکوۃ نہیں ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب زکوۃ وصول کرنے والے کو اس سال کا اونٹ نہ ملے جو اونٹوں میں واجب ہے، تو ایک سال بڑا وصول کر کے ایک بکری یا دس درہم واپس کردے۔[2]

باب:- گائے کی زکوۃ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیس گائے سے کم میں زکوۃ نہیں، جب تیس پورے ہو جائیں تو ان میں ایک تبیع ایک سال کا نر (یا مادہ) ہے (جو دوسرے سال میں داخل ہو) چالیس تک جب چالیس ہو جائیں تو ان میں ایک مسنہ (جو تیسرے سال میں داخل

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۱، ج۱، مصنف عبدالرزاق ص ۱۹، ج۴، ابن ابی شیبہ ص ۲۳، ج۳، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

[2] مصنف عبدالرزاق ص ۳۹، ج۴، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو مختلف سندوں سے یہ روایت موجود ہے لیکن اس میں ایک کی بجائے دو بکریوں کا ذکر ہے۔

فاذا بلغت ستين ففيها تبيعان الى سبعين فاذا بلغت سبعين ففيها مسنة وتبيع الى ثمانين ، فاذا بلغت ثمانين ففيها مسنتان الى تسعين ، فاذا بلغت تسعين ففيها ثلاث تبايع الى مائة ، فاذا بلغت مائة ففيها مسنة وتبيعان فاذا كثرت البقر ففي كل ثلاثين تبيع او تبيعة وفي كل اربعين مسنة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس في البقر الحوامل والعوامل صدقة وانما الصدقة في الراعية .

ہو) ہے ساٹھ تک، جب ساٹھ پورے ہوجائیں تو ان میں دو تبیع ہیں ستر تک جب ستر ہوجائیں تو ان میں ایک مسنہ اور ایک تبیع ہے اسی تک، جب اسی ہوجائیں تو ان میں دو مسن ہیں نوے تک، جب نوے ہوجائیں تو ان میں تین تبیع ہیں، ایک سو تک، جب ایک سو ہوجائیں تو ان میں ایک مسنہ اور دو تبیعہ ہیں، جب گائے زیادہ ہوجائیں تو ہر تیس میں ایک تبیع (نر) یا تبیعہ (مادہ) ہے اور چالیس میں ایک مسنہ (نر یا مادہ) ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ گائیں جو بار برداری اور کام کاج کے لیے ہوں ان میں زکوۃ نہیں، زکوۃ صرف ان میں ہے جو (صرف) چرنے والی ہیں[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۸، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۱، ج ۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۳، ج ۳ میں موجود ہے

باب زكاة الغنم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ليس في أقل من اربعين شاة من الغنم شيء، فاذا كانت اربعين ففيها شاة الى عشرين ومائة ، فاذا زادت على عشرين ومائة واحدة ففيها شاتان الى مائتين ، فاذا زادت واحدة على المائتين ففيها ثلاث شياة الى ثلاث مائة فاذا زادت على ثلاث مائة فليس في الزيادة شيء حتى تبلغ اربعمائة ، فاذا بلغت اربعمائة ففيها اربع شياة فاذا كثرت الغنم ففي كل مائة شاة شاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا ياخذ المصدق هرمة ولا ذات عوار ولا تيسا الا ان يشأ المصدق ان ياخذ

باب:۔بکریوں کی زکوٰۃ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، چالیس بکریوں سے کم میں کچھ نہیں، جب چالیس ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک، جب ایک سو بیس سے ایک بڑھ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک، جب دو سو سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں، تین سو تک، جب تین سو سے بڑھ جائیں تو زیادہ میں کچھ نہیں یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ جائیں، جب چار سو ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں، جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زکوۃ وصول کرنے والا بہت کمزور (بوڑھی) کانی بکری نہ وصول کرے اور نہ ہی بوک (وہ نر جو بکریوں میں جفتی کے لیے رکھا ہو) مگر یہ

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۹، ج۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۵، ج ۳ میں موجود ہے۔

ذات العوار ۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال: لا يفرق المصدق بين مجتمع ولا يجمع بين مفترق خشية الصدقة ، قـال سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الفصلان والحملان والعجاجيل الصغار فقال لا صدقة فيها .

باب زكاة الذهب والفضة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال: ليس فيما دون المائتين من الورق صدقة ، فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم

کہ وصول کرنے والے کی کانی بکری لینے میں اپنی مرضی ہو۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زکوۃ وصول کرنے والا اکٹھی بکریوں کو الگ الگ اور علیحدہ علیحدہ کو اکٹھا نہ کرے زکوۃ کے ڈر سے۔[۲]

(ابوخالد نے کہا) میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اونٹ، بکری اور گائے کے چھوٹے بچوں کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ان میں زکوۃ نہیں ہے[۳] (بشرطیکہ صرف بچے ہی ہوں ان کے ساتھ کوئی بھی بڑا جانور نہ ہو)

باب:- سونے اور چاندی کی زکوۃ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چاندی میں دو سو درہم سے کم میں زکوۃ نہیں، جب

---

۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۸، ج ۳ میں ایک دوسری سند سے موجود ہے، اور یہ روایت مرفوعاً ابوداؤد صفحہ ۲۱۹، ج ۱ میں بھی ایک دوسری سند سے ہے۔

۲ ابوداؤد صفحہ ۲۲۰، ۲۱۹، ج ۱ میں بھی یہ روایت دوسری سند کے ساتھ مرفوعاً موجود ہے۔

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۰، ج ۱)

فان زادت فبالحساب وليس فيما دون العشرين مثقالاً صدقة ، فاذا بلغت عشرين مثقالاً ففيها نصف مثقال، فما زاد فبالحساب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : عفى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الابل العوامل تكون في المصر وعن الغنم تكون في المصر فاذا رعت وجبت فيها الزكاة وعن الدور والرقيق والخيل والحمير والبراذين والكسوة والياقوت والزمرد ما لم ترد به تجارة .

دوسو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں، اگر اس سے بڑھ جائے تو اسی حساب سے زکوۃ ہوگی[1] اور سونے میں بیس مثقال سے کم میں زکوۃ نہیں، جب بیس مثقال ہو جائیں تو ان میں آدھا مثقال ہے، جب اس سے بڑھ جائے تو اسی حساب سے زکوۃ ہوگی ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
رسول اللہ ﷺ نے کام کاج کرنے والے اونٹوں میں زکوۃ معاف فرمائی جو شہروں میں ہوں، اور بکریوں میں بھی جو شہروں میں ہوں، جب وہ چرنے لگے تو ان میں زکوۃ واجب ہوگی ہے[3] گھروں، غلاموں، گھوڑوں، گدھوں، ترکی گھوڑوں، کپڑوں، یاقوت اور زمرد میں بھی زکوۃ معاف فرمائی جب تک کہ ان سے تجارت کا ارادہ نہ کیا جائے ہے[4]

---

۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۸۸، ج ۴، میں موجود ہے۔

۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۳، ج ۳، میں موجود ہے۔

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۱، ج ۱)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۹، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس في المال الذي تستفيده زكاة حتى يحول عليه الحول منذ افدته، فاذا حال عليه الحول فزكه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا كان لك دين وعليك دين فاحتسب بدينك وزك مـــا فضل من الدين الذي عليك وزك الدين الذي لك وان أحببت ان لا تزكيه حتى تقبضه كان لك ذلك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا درمیان سال میں حاصل ہونے والے مال پر زکوۃ نہیں یہاں تک کہ اس کے حاصل ہونے سے لے کر سال پورا ہو جائے، جب اس پر سال پورا ہو جائے تو اس کی زکوۃ دو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تمہارا واجب الوصول قرض ہو اور تم پر واجب الادا قرض بھی ہو تو اپنے قرض کا حساب کرو، واجب الادا قرض سے جو بچ جائے اس کی زکوۃ دو، اور اپنے واجب الوصول قرض کی زکوۃ بھی ادا کرو، اگر وصول ہونے تک زکوۃ نہ دینا چاہو تو تمہیں اس کا اختیار ہے۔[2]

---

[1] شوافع کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۱، ج ۱)

[2] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۵۲، ج ۳ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يأخذ الزكاة من له خمسون درهماً ولا يعطاها من له خمسون درهماً . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن زكاة الحلى فقال: زك للذهب والفضة ولا زكاة في الدر والياقوت واللؤلؤ وغير ذلك من الجواهر . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن مال اليتيم فيه زكاة ، فقال لا ، فقلت ان آل ابي رافع يروون عن علي عليه السلام انه زكى مالهم، فقال نحن أهل البيت ننكر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کے پاس پچاس درہم ہوں اس سے نہ زکوۃ لی جائے اور نہ ہی اسے زکوۃ دی جائے[1]

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے زیور کی زکوۃ کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا، سونے اور چاندی کی زکوۃ دو[2] موتی، یاقوت اور ہیروں اور دوسرے جواہرات میں زکوۃ نہیں ہے[3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے یتیم کے مال میں زکوۃ کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، نہیں ہے، میں نے کہا، آل ابی رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۱۷۱، ج ۳ میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۴، ج ۱)

[3] مصنف ابی ابی شیبہ ص ۳۵، ج ۳ میں حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، زہری رحمۃ اللہ علیہ اور مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

هذا . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن ما خرج من البحر من العنبر واللؤلؤ ، فقال لا شيء في ذلك . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن معدن الذهب والفضة والرصاص والحديد والزئبق والنحاس ، فقال في ذلك الخمس . وسالته عليه السلام عن معدن الجوهر من الجزع ونحوه فقال عليه السلام لا شيء في ذلك . وسالته عليه السلام عن المكاتب عليه زكاة ،

کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کے مالوں کی زکوۃ دی ہے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم اہل بیت اس کا انکار کرتے ہیں[1] اور میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے سمندر سے نکلنے والے عنبر اور موتیوں کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ان میں کچھ نہیں ہے[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے سونے، چاندی، قلعی، لوہے، پارے اور تانبے کی کان کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں پانچواں حصہ ہے،[3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے دھاری دار عقیق اور اس جیسے دوسرے (قیمتی) پتھروں کی کان کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی چیز نہیں ہے[4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں (ہدایہ ص ۱۴۴، ج ۱) بدائع الصنائع ص ۴، ج ۱ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

[2] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۴، ج ۳) اور احناف کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۱۵۹، ج ۱)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (جامع الصغیر ص ۱۳۳) اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر ص ۱۳۴ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں ایک قول بھی نقل کیا ہے۔

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۹، ج ۱) اور حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۵، ج ۳)

قال عليه السلام لا. وسالته عليه السلام عن الزكاة تجزي الرجل ان يعطيها أحداً من قرابته ، فقال عليه السلام لا يعطيها من يفرض له الامام عليه نفقة ، قلت ومن الذي يفرض له الامام النفقة ، قال عليه السلام كل وارث.
وقال زيد بن علي عليهما السلام لا تعط من زكاة مالك القدرية ولا المرجئة ولا الحرورية ولا من نصب حرباً لآل محمد عليه وعليهم الصلاة والسلام.

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مکاتب پر زکوۃ ہے؟ انہوں نے فرمایا، نہیں [1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنے رشتہ داروں میں سے کسی کو زکوۃ دے دے؟ انہوں نے فرمایا، اس رشتہ دار کو نہ دے جس کا خرچہ حاکم اس کے ذمہ لگائے [2] میں نے کہا، وہ کونسا رشتہ دار ہے جس کا خرچہ امام اس کے ذمہ لگائے گا، انہوں نے فرمایا، ہر وارث رشتہ دار،

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اپنے مال کی زکوۃ فرقہ قدریہ، مرجئہ اور حروریہ [3] کو نہ دو، اور نہ اسے دو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل سے جنگ کرے،

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۴، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۲۰۹، ج ۲، بدائع الصنائع ص ۴۹، ج ۲)

[3] مرجئہ اور قدریہ کے متعلق دیکھیے حاشیہ ص پر اور حروریہ خوارج کا ایک فرقہ ہے جو کوفہ کے قریب مقام حرواء کی طرف منسوب ہے اسی جگہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت اور بغاوت میں پہلا اجتماع کیا اور مسلمانوں سے الگ ہو گیا۔ مروی ہے ان کی تعداد اس وقت تقریباً چھ ہزار تھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے ان کے پاس گئے اور ان سے بات چیت کی جس کے نتیجہ میں دو ہزار آدمی تائب ہو کر مسلمانوں سے دوبارہ آ ملے بقایا سے انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم نے قتال کر کے واصل جہنم کیا اس حال میں کہ وہ اپنے اسی کفر اور گمراہی پر تھے۔ (سنن الکبری للامام النسائی ص)

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن تعجيل الزكاة قبل ان يحل وقتها ، فقال عليه السلام جائز. وسالته عليه السلام عن رجل له مائة درهم وخمسون درهماً وله خمسة دنانير ، فقال في ذلك الزكاة ، قال وان كان واحداً من هذين ينقص فلا زكاة في شيء من ذلك الا ان يكون الاخير يزيد زيادة فيها وفا نقصان الآخر فتجب في ذلك الزكاة ، وقال زيد عليه السلام لا يجزى ان تعطي من الزكاة أهل الذمة ولا يجوز ان تعطي أهل الذمة من صدقة فريضة

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے وقت سے پہلے جلدی زکوۃ دینے کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، جائز ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جس کے پاس ڈیڑھ سو درہم (چاندی) اور پانچ دینار (سونا) ہوں تو انہوں نے فرمایا، اس میں زکوۃ ہے، انہوں نے فرمایا، ان میں سے اگر کوئی ایک کم ہو تو پھر اس میں کچھ نہیں، مگر جب کہ ان میں سے ایک چیز دوسری کی کمی پوری کر دے تو پھر اس میں زکوۃ ہے،[2] ہے، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اہل ذمہ (غیر مسلم یہودی عیسائی وغیرہ) کو زکوۃ دینا تمہارے لیے جائز نہیں، [3]، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اہل ذمہ (غیر مسلموں) کو کوئی صدقہ واجبہ دینا جائز نہیں[4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۵۲، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی سونے کو چاندی کے ساتھ ملا کر زکوۃ واجب کردی جائے گی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باعتبار قیمت کے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک باعتبار اجزا کے ملایا جائے گا۔ (ہدایہ ص ۱۵۵، ج ۱)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۶۴، ج ۱)

[4] یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۶۴، ج ۱)

وقال زيد بن علي عليهما السلام فرض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصدقة في عشرة أشياء في الذهب والفضة والبر والشعير والتمر والزبيب والذرة والابل والبقر والغنم. وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يعطى من الزكاة في كفن ميت ولا بناء مسجد ولا تعتق منها رقبة وقال زيد بن علي عليهما السلام توضع الزكاة في الثمانية الاصناف التي سماها الله عز وجل في كتابه وان أعطيت صنفاً واحداً أجزاك .

باب ارض العشر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس فيما أخرجت ارض العشر صدقة من تمر ولا زبيب ولا حنطة ولا

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس چیزوں میں زکوۃ فرض فرمائی ہے، سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور، کشمش، مکئی، اونٹ، گائے اور بکریوں میں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، زکوۃ کے مال میں سے میت کے کفن، مسجد کی تعمیر میں نہ دیا جائے اور نہ ہی غلام آزاد کیا جائے[1]، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، زکوۃ صرف ان آٹھ قسموں میں دی جائے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں بتائی ہیں، اگر تم کسی ایک قسم کو دے دو تو جائز ہے[2]

باب:- عشر والی زمین

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عشر کی زمین کی پیداوار کھجور، کشمش، گندم اور مکئی میں زکوۃ

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے کہ کفن اور مسجد کی تعمیر وغیرہ میں زکوۃ نہ دی جائے (ہدایہ ص ۱۶۴)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (شرح وقایہ ص ۲۹۶، ج ۱)

شعير ولا ذرة حتى يبلغ الصنف من ذلك خمسة أوسق الوسق ستون صاعاً فاذا بلغ ذلك جرت فيه الصدقة فما سقت السماء من ذلك او سقي فتحاً او سيحاً ففيه العشر وما سقي بالغرب او دالية ففيـه نصف العشر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ليس في الخضروات صدقة .

باب الخراج :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يجعل على ارض الخراج على كل جريب من زرع البـر الغليظ درهمين

نہیں جب تک کہ ان میں سے کوئی قسم پانچ وسق نہ ہوجائے ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے، جب وہ اتنی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں زکوۃ آئے گی[1]، ان میں سے جسے آسمان، دریائی یا بہتے ہوئے پانی نے سیراب کیا ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے ڈولوں یا رہٹ سے سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے[2]

باب:- خراج

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خراجی زمین کے ہر جریب[3] پر گندم کی گھنی فصل میں دو درہم

[1] احناف میں یہ مسلک صاحبین رحمہما اللہ کا ہے (ہدایہ ص ۱۶۱، ۱۶۰، ج ۱)
[2] یہ مسلک بھی صاحبین رحمہما اللہ کا ہے (ہدایہ ص ۱۶۰، ج ۱)
[3] جریب زمین کی پیمائش ہے، ساٹھ ہاتھ چوڑائی اور ساٹھ ہاتھ لمبائی۔ (مترجم)

وثلثي درهم وصاعاً من حنطـة وعلى كل جريب البر الوسط درهمين وعلى كل جريب البر الرقيق درهماً وعلى كل جريب من النخل والشجر عشرة دراهم وعلى كل جريب القصب والكرم عشرة دراهم وعلى المياسير من أهل الذمة ثمانيـة واربعين درهماً وعلى الاوساط اربعـة وعشرين درهماً وعلى الفقير اثني عشر درهماً .

باب صدقة الفطر :

حدثني زيـد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال : قال رسول الله صلى الله عليـــه وآله وسلم صدقة الفطر على المرء المسلم يخرجها عن نفسه وعمن هو في عياله صغيراً كان او كبيراً ذكراً او انثى

اورایک درہم کا دوتہائی حصہ اور ایک صاع گندم اور گندم کی درمیانی فصل میں دو درہم جب کہ پتلی (کشادہ کشادہ) فصل کے ہر جریب پر ایک درہم مقرر فرمایا۔ کھجور اور درختوں کے ہر جریب میں دس درہم، گنا اور انگور کے ہر جریب میں دس درہم، خوشحال اہل ذمہ پر اڑتالیس درہم متوسط اہل ذمہ پر چوبیس درہم اور تنگدستوں پر بارہ درہم مقرر فرمائے۔

باب:- فطرانہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، صدقہ فطر مسلمان شخص پر واجب ہے، اپنی طرف سے ادا کرے اور ہر اس شخص کی طرف سے جو اس کی عیال میں ہو[1] خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد

---

[1] اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کا اپنا قول ابن ابی شیبہ ص ۶۴، ج ۳ میں بھی یہی موجود ہے۔

حراً كان او عبداً نصف صاع من بر او صاع من تمر او صاع من شعير
وسالت زيداً عليه السلام عن الرجل يكون له اقل من خمسين درهماً ، قال
ليس عليه صدقة الفطر ، قال ولا ياخذ صدقة الفطر من له خمسون
درهماً وتجب صدقة الفطر على من يملك خمسين درهماً . سالت زيداً
عليه السلام عن الصاع كم مقداره ، قال خمسة ارطال وثلث بالرطل
الكوفي .

باب فضل الصدقة على القرابة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال :
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من صدقة أعظم أجراً عند الله

ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، آدھا صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو۔[1]
میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کے پاس پچاس
درہم سے کم ہوں؟ انہوں نے فرمایا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں، اور جس کے پاس
پچاس درہم ہوں وہ صدقہ فطر نہ لے اور جس کے پاس پچاس درہم ہوں اس پر صدقہ
فطر واجب ہے۔[2] میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، صاع کی مقدار کیا ہے؟
انہوں نے فرمایا پانچ رطل اور رطل کا ایک تہائی حصہ، کوفی رطل کے حساب سے۔[3]

باب:- رشتہ داروں کو صدقہ دینے کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی

---

۱ یہی مقدار احناف کے نزدیک بھی ہے (ہدایہ ص ۱۶۹، ج ۱)

۲ غنی کی یہ تعریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۱۷، ج ۳ میں موجود ہے۔

۳ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صاع کی یہی مقدار ہے (ہدایہ ص ۱۷۰، ج ۱)

عز وجل من صدقة على ذي رحم او اخ مسلم ، قالوا وكيف الصدقة عليهم ، قال صلاتكم اياهم بمنزلة الصدقة عند الله عز وجل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لأن اشتري بدرهم صاعاً من طعام فاجمع عليه نفراً من اخواني احب اليّ من ان أخرج الى سوقكم هذا فاشتري رقبة فاعتقها .

باب صدقة السر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان صدقة السر تطفىء غضب الرب

صدقہ محرم رشتہ دار پر صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت والا نہیں، یا مسلمان بھائی پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ان پر صدقہ کیسے ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان کے لیے تمہاری دعا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدقہ ہی کی طرح ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ایک درہم کے بدلے گندم کا ایک صاع خریدوں اور اس پر اپنے بھائیوں میں سے کچھ لوگ جمع کروں مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں تمہارے اس بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر اسے آزاد کردوں۔

باب:- خفیہ صدقہ دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خفیہ صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کا غصہ ختم کر دیتا ہے، یقیناً

۱ اس کے ہم معنی روایت ایک دوسری سند کے ساتھ ترمذی ص ۱۴۳، ج ۱ میں بھی ہے اور یہی احناف کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۶۷، ج ۱)

تعالى وان الصدقة لتطفىء الخطيئة كما يطفىء الماء النـــار فاذا تصدق احدكم بيمينه فليخفهـا من شماله فانها تقع بيمين الرب تبارك وتعـالى وكلتا يدي ربي سبحانه وتعـــالى يمين فيربيها كما يربي احدكم فلوه او حتى تصير اللقمة مثل احد .

باب فضل القرض :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أقرض قرضاً كان له مثـــله صدقة فلما كان من الغد ، قال صلى الله عليه وآله وسلم من أقرض قرضاً كان له مثلاه كل يوم صدقة ، قال عليه السلام ، قلت يا رسول الله أمس ،

صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے[1] تم میں سے جب کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے، وہ صدقہ رب تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں جاتا ہے، میرے رب سبحانہ وتعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اسے پالتے ہیں جیسے تم اپنا بچھیرا یا اونٹنی کا بچہ پالتے ہو، یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ جتنا لقمہ ہو جاتا ہے[2]

باب-: قرض (دینے) کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے کسی کو قرض دیا اسے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہوگا، جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے کسی کو قرض دیا اسے قرض سے دوگنا صدقہ کا ثواب ہر روز ملے گا،

[1] حدیث کا یہ حصہ ترمذی ص ۸۹، ج ۲ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔

[2] حدیث کا یہ حصہ مسلم ص ۳۲۶، ج ۱ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔

قلت من أقرض قرضاً كان له مثله صدقة ، وقلت اليوم من أقرض قرضاً كان له مثلاه كل يوم صدقة، قال صلى الله عليه وآله وسلم نعم من أقرض قرضاً فاخره بعد محله كان له كل يوم مثلاه صدقة .

باب من لا تحل له الصدقة ومن تحل له الصدقة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كفى بالمرء اثماً ان يضيع من يعول او يكون عيالاً على الناس ، وقال صلى الله عليه وآله وسلم لا تحل الصدقة

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ نے کل تو ارشاد فرمایا تھا کہ جس نے کسی کو قرض دیا تو اسے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملے گا اور آج آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی کو قرض دے تو اسے قرض سے دو گنا صدقہ کا ثواب ہر روز ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں جو کسی کو قرض دے پھر مقررہ وقت کے بعد مہلت دے دے تو اسے ہر روز قرض سے دو گنا صدقہ کا ثواب ملے گا۔[1]

باب:- جس کے لیے زکوٰۃ حلال ہے اور جس کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آدمی کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ اپنے اہل و عیال کو (کفالت نہ کرنے کی وجہ سے) ضائع کر دے،[2] یا لوگوں پر

[1] اس کے ہم معنی روایت ابن ماجہ ص ۱۷۶ باب انظار المعسر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہے لیکن اس میں ہر روز صدقہ کے برابر کا ذکر ہے ابن ماجہ ص ۱۷۷ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ قرض دینا صدقہ سے افضل ہے۔

[2] اس کے ہم معنی روایت مسند احمد ص ۱۹۴، ج ۲ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔

لغني ولا لقوي ولا لذي مرة سوي .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه اتاه رجل يساله صدقة ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم لا تحل الصدقة الا لثلاثة لذي دم مفظع او لذي غرم موجع او لذي فقر مدقع قال امير المؤمنين عليه السلام فذكر انه احد الثلاثة فاعطاه درهماً .

باب مانع الزكاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لعن

بوجھ بن جائے، اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مالدار، ہٹے کٹے اور تندرست کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر زکوٰۃ کے بارہ میں سوال کیا، آپ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں شدید مصیبت، تکلیف دہ قرض والے یا ذلت آمیز فقر والے کے لیے (حلال ہے)۔[2]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے بتایا کہ وہ بھی ان میں سے ایک ہے تو آپ نے اسے ایک درہم عطا فرمایا۔

باب:- زکوٰۃ سے روکنے والی چیزیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ نہ دینے والے اور ٹال مٹول کرنے والے پر

---

[1] اس کے ہم معنی روایت ترمذی ص ۱۴۱، ج ۱ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] اس کے ہم معنی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ص ۱۲۶۔۱۱۴، ج ۳، میں موجود ہے۔

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لاوي الصدقة والمعتدي فيها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: آكل الربا ومانع الزكاة حرباي في الدنيا والآخرة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: المال عون الزكاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تتم صلاة الا بزكاة ولا تتم صلاة الا بطهور ولا تقبل صدقة من غلول .

لعنت فرمائی، [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سودخور اور زکوۃ نہ دینے والا دونوں دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ جنگ کرنے والے ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ماعون سے مراد، زکوٰۃ ہے [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نماز بغیر زکوۃ کے پوری نہیں ہوتی اور نہ نماز بغیر طہارت کے پوری ہوتی ہے اور نہ خیانت کے مال سے زکوۃ قبول ہوتی ہے۔ [3]

---

[1] اس کے ہم معنی روایت ترمذی ص ۱۳۴، ج ۱ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ص ۸، ج ۳ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ترمذی ص ۱۴۰، ج ۱ میں ہے کہ نہ دینے والا اور ٹال مٹول کرنے والا ایک جیسے ہیں۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۵، ج ۴ میں بھی موجود ہے۔

[3] یہ روایت مختصراً ترمذی ص ۳، ج ۱، مسند احمد ص ۲۰، ج ۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی موجود ہے۔

كتاب الصيام

باب فضل الصيام :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما كان اول ليلة من شهر رمضان قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فحمد الله وأثنى عليه ، ثم قال : ايها النـــاس ان الله قد كفاكم عدوكم من الجن ووعدكم الاجابة ، وقال ادعوني استجب لكم الا وقد وكل الله عز وجل بكل شيطان مريد سبعة أملاك فليس بمحلول حتى ينقضي شهر رمضان وأبواب السماء مفتحة من اول ليـــلة منه الى آخر ليلة الا وان

کتاب-: روزے

باب-: روزے کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب رمضان المبارک کی پہلی رات تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا، اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں سے تمہارے دشمن کو تم سے روک دیا ہے۔ اور تم سے دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور ارشاد باری ہے، مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو، باخبر رہو کہ اللہ تعالیٰ ہر سرکش شیطان کو سات طاقتور فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے وہ رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے تک نہیں چھوٹ سکتا، آسمان کے کے دروازے پہلی رات سے آخر رات تک کھلے

الدعاء فيه متقبل فلما كان اول ليـلة من العشر الاواخر شمر وشد المئزر وبرز من بيته واعتكف العشر الأواخر وأحيى الليل وكان يغتسل بين العشاءين صلى الله عليه وآله وسلم، قال وسالت الامام ابا الحسين زيداً بن علي عليهم السلام ما معنى شد المئزر، فقال كان يعتزل النساء فيهن .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال: قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة يوم القيامة ينـادي المنادي اين الظامية أكبادهم وعزتي لأروينهم اليوم .

ہیں، دعا کے اوقات اس میں مقبول ہیں، جب آخری عشرہ کی پہلی رات ہوتی تو آپ بہت زیادہ محنت فرماتے، تہبند مضبوط باندھ لیتے، گھر سے باہر تشریف لاتے اور آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے، رات کو جاگتے، آپ مغرب اور عشا کے درمیان غسل فرماتے۔

(ابوخالد نے) کہا میں نے ابوالحسین امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تہبند مضبوط باندھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا ان راتوں میں آپ بیویوں سے علیحدہ رہتے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی افطاری کے وقت اور ایک خوشی قیامت کے دن[1] جب پکارنے والا پکارے گا، خشک جگر والے کہاں ہیں، میری عزت کی قسم میں انہیں آج سیراب کردوں گا۔

---

[1] یہ روایت مسلم ص ۳۶۴،۳۶۳، ج ا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مسند احمد ص ۴۴۶، ج ا میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيــه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لخلوف فم الصايم أطيب من رائحة المسك عند الله عز وجل ، يقول الله عز وجل الصوم لي وانا اجزي به .

باب السحور وفضله :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قــال: قال رسول الله صلى الله عليــه وآله وسلم ان الله وملائكته يصلون على المستغفرين بالأسحار والمتسحرين فليتسحر احدكم ولو بجرعة من مـاء

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی بو سے زیادہ اچھی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، روزہ میرے لیے ہے، میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔[1]

باب:- سحری اور اس کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ سحری کرنے والوں اور سحری کے وقت استغفار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔[2]

---

[1] یہ روایت مسلم ص ۳۶۴، ۳۶۳، ج ۱ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مسند احمد ص ۴۴۶، ج ۱ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ موجود ہے۔

[2] یہ روایت صحیح ابن حبان ص ۱۹۴، ج ۶ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔

فان في ذلك بركة لا يزال الرجل المتسحر من تلك البركة شبعاناً ريانـاً يومه وهو فصل ما بين صومكم وصوم النصارى أكلة السحر .

باب الافطار :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ثلاث من أخلاق الأنبياء صلاة الله وسلامه عليهم تعجيل الافطار وتأخير السحور ووضع الكف على الكف تحت السرة .

تم میں سے ہر ایک سحری کرے اگر چہ پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ ہو، [۱] بلاشبہ اس میں برکت ہے [۲] سحری کرنے والا اس کی برکت سے اس دن پیٹ بھرا ہوا اور سیراب رہتا ہے تمہارے اور عیسائیوں کے روزوں میں فرق یہی سحری کھانا ہے [۳]

باب:- افطار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین چیزیں انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عادات میں سے ہیں، افطار جلدی کرنا اور سحری دیر سے کرنا، اور (نماز میں) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا [۴]

---

[۱] روایت کا یہ حصہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ابن حبان ص ۱۹۷، ج ۶ میں موجود ہے۔

[۲] حدیث کا یہ حصہ مسلم ص ۳۵۰، ج ۱ صحیح ابن حبان ص ۱۹۴، ج ۶ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[۳] حدیث کا یہ حصہ مسلم ص ۳۵۰، ج ۱ صحیح ابن حبان ص ۱۹۷، ج ۶ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[۴] یہ روایت عبدالرزاق ص ۲۳۲، ج ۴ ابن ابی شیبہ ص ۴۳۰، ج ۲ مجمع الزوائد ص ۱۰۵، ج ۲ میں مختلف اسناد سے موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا افطر قال: اللهم لك صمنا وعلى رزقك أفطرنا فتقبله منا.

باب ما ينقض الصيام وما لا ينقضه:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من أكل ناسياً لم ينتقض صيامه فانما ذلك رزق رزقه الله عز وجل اياه.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ہے[1]

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا، (اے اللہ! ہم نے آپ کے لیے روزہ رکھا اور آپ کے رزق سے افطار کیا آپ اسے ہماری طرف سے قبول فرمائیں)

باب:- جو چیزیں روزہ توڑ دیتی ہیں اور جو نہیں توڑتیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا، اس کا روزہ نہیں ٹوٹا، بلاشبہ یہ رزق ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا ہے[2]

---

[1] یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً واحد صیغہ سے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مجمع الزوائد ص ۱۵۶، ج ۳ بحوالہ طبرانی کبیر موجود ہے۔

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۷۶، ج ۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا ذرع الصائم القيء لم ينتقض صيامه وان استقى أفطر وعليه القضاء وقال زيد بن علي عليهما السلام ثلاثة اشيـــاء لا تفطر الصائم القيء الذارع والاحتلام والقبلة ، وقال زيد بن علي عليهما السلام أكره القبـــلة للشاب وارخص فيها للشيخ. وقال زيد بن علي عليهما السلام لا تفطر الصائم الحجامة ولا الكحل وأكره الحجامة مخافة الضعف. وقال زيد بن علي عليهما السلام لا ينبغي للصـائم ان يستاك بسواك رطب ولا يبل سواكه ما بينـه وبين

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب روزہ دار کو خود بخود قئے آ گئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا، اور اگر اس نے خود قئے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، اس کے ذمہ قضا ہے۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، قئے جو خود بخود آ جائے، احتلام اور بوسہ، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نوجوان کے لیے بوسہ مکروہ سمجھتا ہوں، اور بوڑھے کے لیے اس کی اجازت دیتا ہوں۔[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نہ پچھنے لگوانا روزہ کو توڑتا ہے اور نہ ہی سرمہ[3] پچھنے لگانے کو کمزوری کے ڈر سے میں مکروہ سمجھتا ہوں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، روزے دار کو تر مسواک نہیں کرنی چاہیے، اور وہ اپنی مسواک تر نہ کرے، اور وہ ظہر تک

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کتاب الآ ثار ص ۵۸، ج ۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دو مختلف اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۴۵۴، ۴۵۵، ج ۲ میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۷۷، ج ۱)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۷۷، ج ۱)

الظهر. وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الذباب يدخل في حلق الصائم، فقال عليه السلام لا يفطره ذلك. وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل يتمضمض فيدخل الماء في حلقه ، قال عليه السلام ان كان في الثلاث لم ينتقض صيامه وان كان بعد الثلاث انتقض صيامه. وقال زيد بن علي عليهما السلام في السعوط والحقنة انهما ينقضان الصيام. وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن المسافر يفطر في السفر، قال عليه السلام يفطر في مسيرة ثلاث او اكثر وان نوى الاقامة

مسواک کرے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، مکھی روزہ دار کے حلق میں داخل ہوجائے؟ انہوں نے فرمایا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے[2] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص کلی کرے، اس کے حلق میں پانی چلا جائے، اگر تین بار میں سے کوئی کلی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا، اگر تین بار کے بعد ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ناک میں دوا ڈالنا اور حقنہ روزے کو توڑ ڈالتے ہیں۔[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے میں نے پوچھا، مسافر سفر میں روزہ افطار کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا، تین دن یا زیادہ کی مسافت میں افطار کرے اگر دس دن ٹھہرنے کی

---

[1] یہ مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (ہدایہ ص ۱۸۱، ج۱) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے (ترمذی ص ۱۵۴ ج ۱)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۷۷، ج۱)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۸۰، ج۱)

عشراً صام .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : المستحاضة تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورأسه يقطر فصلى بنا الفجر في شهر رمضان ، وكانت ليلة ام سلمة رضي الله عنها فاتيتها فسألتها فقالت نعم ان كان ذلك لجماع من غير احتلام ، فاتم رسول الله صلى الله عليه

نیت کرے تو روزے رکھے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، استحاضہ (حیض) والی عورت روزہ قضاء کرے نماز قضا نہ کرے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ نے ہمیں رمضان المبارک میں فجر کی نماز پڑھائی، اس رات ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی، میں نے جا کر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، ہاں وہ غسل بغیر انزال کے جماع کی وجہ

---

۱ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۴۲، ج ۲ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو مختلف اسناد سے مذکور ہے کہ مسافر اگر دس دن قیام کا ارادہ کرے تو نماز پوری پڑھے۔

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۸۵، ج ۱)

وآله وسلم صوم ذلك اليوم ولم يقضه. وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصبي يبلغ في شهر رمضان والمشرك يسلم، قال عليه السلام يقضيان اليوم وما بقي من الشهر ولا شيء عليهما فيما مضى.

باب من رخص في افطار شهر رمضان:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لما أنزل الله عز وجل فريضة شهر رمضان أتت النبي صلى الله عليه وآله وسلم امرأة حبلى، فقالت يا رسول الله اني امرأة حبلى وهذا شهر رمضان

سے تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ پورا فرمایا اور اسے قضا نہیں کیا۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے بچے کے بارہ میں پوچھا جو رمضان المبارک کے مہینہ میں بالغ ہو جائے یا مشرک مسلمان ہو جائے؟ انہوں نے فرمایا دونوں اس دن کی قضا کریں اور باقی ماندہ مہینہ کی بھی، مہینہ کے جو دن گزر چکے ہیں اس سلسلہ میں ان پر کچھ نہیں ہے[2]

باب:- رمضان المبارک میں جنہیں روزہ چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جب اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے تو ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں

---

[1] ام المومنین حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی روایت دوسری سند کے ساتھ (ترمذی ص ۱۶۳، ج۱) میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۸۱، ج۱)

مفروض وهي تخاف على ما في بطنها ان صامت ، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انطلقي فافطري فاذا اطقت فصومي وأتته امرأة ترضع فقالت يا رسول الله هذا شهر رمضان مفروض وهي تخاف ان صامت ان ينقطع لبنها فيهلك ولدها ، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انطلقي فافطري فاذا اطقت فصومي ، واتاه صاحب العطش فقال يا رسول الله ان هذا شهر رمضان مفروض ولا أصبر عن

حاملہ عورت ہوں، یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس کے روزے فرض ہیں، اگر میں روزہ رکھوں تو مجھے اپنے پیٹ والے بچے کا ڈر ہے، تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جاؤ روزہ چھوڑ دو، جب ہمت ہو قضا کر لینا،[1]

اور آپ کے پاس ایک دودھ پلانے والی عورت آئی اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس کے روزے فرض ہیں، اور مجھے ڈر ہے کہ اگر میں روزہ رکھوں تو میرا دودھ خشک ہو جائے گا جس سے میرا بچہ ہلاک ہو جائے گا، تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جاؤ روزہ چھوڑ دو، پھر جب ہمت ہو روزہ رکھ لینا،[2]

اور آپ کے پاس ایک پیاس کا مریض آیا، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس کے روزے فرض ہیں، اور میں تو ایک

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۸۲، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طروح ہے (ہدایہ ص ۱۸۲، ج ۱)

الماء ساعة ويخاف على نفسه ان صام ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم انطلق فافطر فاذا اطقت فصم ، وأتاه شيخ كبير يتوكا بين رجلين ، فقال يا رسول الله هذا شهر رمضان مفروض ولا اطيق الصيام ، فقال صلى الله عليه وآله وسلم اذهب فاطعم عن كل يوم نصف صاع للمساكين .

باب قضاء شهر رمضان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: في المريض والمسافر يفطران في شهر رمضان ثم يقضيان ، قال عليه السلام

گھڑی بھی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا، اگر میں روزہ رکھوں تو مجھے اپنی موت کا ڈر ہے، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا، جاؤ روزہ چھوڑ دو، جب ہمت ہو روزہ رکھ لینا، [1] اور آپ کے پاس ایک بہت بوڑھا شخص دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے ہوئے آیا، اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول، رمضان المبارک کے اس مہینہ کے روزے فرض ہیں، میں روزوں کی طاقت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جاؤ ہر دن کے بدلہ مسکینوں کو آدھا صاع گندم دو، [2]

باب:- رمضان المبارک کی قضا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو بیمار اور مسافر رمضان المبارک میں روزہ چھوڑ دیں

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۸۱، ج ۱)

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۸۳، ج ۱)

يتابعان بين القضاء وان فرقا اجزاهما. سألت زيداً بن علي عليهما السلام عن المريض يموت وعليه ايام من شهر رمضان، قال عليه السلام يطعم عنه عن كل يوم نصف صاع ولا يصام عنه .

باب الوصال في الصيام وصوم الدهر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا وصال في صيام ولا صمت يوماً الى الليل .

پھران کی قضا کریں، تو قضا کے روزے مسلسل رکھیں اگر مسلسل نہ بھی رکھیں تو جائز ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس بیمار کے بارہ میں پوچھا جو فوت ہو جائے اس کے ذمہ رمضان المبارک کے مہینہ کے کچھ روزے ہوں؟ انہوں نے فرمایا، ہر روزہ کے بدلہ آدھا صاع گندم دی جائے، اس کی طرف سے روزے نہ رکھے جائیں، [2]

باب-: لگاتار روزے رکھنا اور زندگی بھر روزے رکھنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، روزہ میں وصال[3] نہیں ہے[4] اور نہ کسی دن رات تک خاموش رہنا ہے، [5]

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۸۲، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن اس سلسلہ میں ان کے نزدیک وصیت ضروری ہے (ہدایہ ص ۱۸۳، ج ۱)

[3] بغیر افطار کیے اور سحری کھائے دو دن یا تین دن مسلسل روزہ رکھنا۔ (مترجم)

[4] یہ روایت موقوفاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۴۹۶، ج ۲ اور مرفوعاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۲۶۸، ج ۴ میں مختصراً موجود ہے۔

[5] روایت کا آخری حصہ احکام القرآن للجصاص رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۷، ج ۳، میں مرفوعاً موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن صوم الدهر.

باب صوم التطوع:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: صوم ثلاثة ايام من كل شهر يذهبن ببلابل الصدر غله وحسده.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا اصبح الرجل ولم يفرض الصوم فهو بالخيار الى ان تزول الشمس، فاذا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر روزے رکھنے سے منع فرمایا۔[1]

باب:- نفلی روزہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر مہینہ میں تین روزے سینے کے غموں کو ختم کر دیتے ہیں۔ (یعنی) اس کے کینے اور حسد کو۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب کسی شخص نے روزے کی نیت کے بغیر صبح کی تو

---

[1] یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ کشف الاستار عن زوائد البزار ص۴۸۲، ج۱، میں موجود ہے۔

[2] یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ کشف الاستار عن زوائد البزار ص۴۹۴، ج۱، اور دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص۲۹۸، ج۴ میں موجود ہے۔

زالت الشمس فلا خيار له واذا اصبح وهو ينوي الصيام ثم أفطر فعليه القضاء .

باب كفارة من أفطر في شهر رمضان متعمداً :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في شهر رمضان فقال : يا رسول الله اني قد هلكت ا قال صلى الله عليه وآله وسلم : وماذاك؟ قال : باشرت اهلي فغلبتني شهوتي حتى فعلت، فقال صلى الله عليه وآله وسلم : هل تجد عتقا؟ قال : لا والله ماملكت مخلوقا قط. قال صلى الله عليه وآله وسلم فصم شهرين متتابعين. قال لا والله لا أطيقه ، قال صلى الله عليه وآله وسلم :

اسے سورج ڈھلنے تک اختیار ہے، جب سورج ڈھل جائے تو اس کا اختیار نہیں رہا،[1] جب اس نے (روزے کی) نیت سے صبح کی پھر افطار کرلیا تو اس پر قضا واجب ہے۔

باب-: رمضان المبارک میں جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے کا کفارہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا، وہ کیسے؟ اس نے کہا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ لیٹا تو جوش غالب آ گیا، یہاں تک کہ میں جماع کر بیٹھا، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہارے پاس غلام ہے؟ اس نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں کبھی بھی کسی مخلوق کا مالک نہیں ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا، تو دو مہینوں کے

---

[1] احناف کے نزدیک بھی رمضان، نذر معین اور نفلی روزہ میں یہی حکم ہے (ہدایہ ص ١٧٠، ج ١) زوال سے مراد ضحوہ کبریٰ ہے (ہدایہ ص ١٧١، ج ١ شرح وقایہ ص ٣٠٦، ج ١)

فانطلق فاطعم ستين مسكيناً ، قال لا والله لا أقوى عليه ، قال فأمر له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بخمسة عشر صاعاً لكل مسكين مد، فقال يا رسول الله والذي بعثك بالحق نبياً ما بين لابتيها أهل بيت أحوج اليه منا قال صلى الله عليه وآله وسلم فانطلق وكله انت وعيالك .

باب الشهادة على رؤية الهلال :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان قوماً جاءوا فشهدوا انهم صاموا لرؤية الهلال وانهم قد أتموا ثلاثين، فقال علي عليه السلام إنا لم نصم الا ثمانية وعشرين يوماً فدعا بهم ودعا بالمصحف فانشدهم بالله وبما

لگاتار روزے رکھو، اس نے عرض کیا، نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ میں ہمت نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، جاکر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، اس نے عرض کیا، نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس کی گنجائش نہیں رکھتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے پندرہ صاع گندم کا حکم فرمایا کہ ہر مسکین کو ایک مد گندم دو، اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کے ارد گرد کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، جاؤ، اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی۔[1]

باب:- چاند دیکھنے پر گواہی

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

کچھ لوگوں نے آ کر گواہی دی کہ ہم نے چاند دیکھ کر روزے رکھے ہیں اور ہم نے تیس روزے پورے کر لیے ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم نے تو صرف اٹھائیس روزے رکھے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور ایک قرآن پاک منگوا کر

[1] یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مسلم ص ۳۵۴، ج ۱ میں موجود ہے۔

فيه من القرآن العظيم ما كذبوا ثم أمر الناس فافطروا وأمرهم بقضاء يوم وأمر الناس ان يخرجوا من الغد الى مصلاهم وذلك انهم شهدوا بعد الزوال.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا رأيتم الهلال من اول النهار فافطروا واذا رأيتموه من آخر النهار فاتموا الصيام الى الليل.

باب الاعتكاف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا اعتكاف الا في مسجد جامع ولا اعتكاف الا بصوم.

انہیں اللہ تعالیٰ اور قرآن پاک کی قسم دی کہ انہوں نے جھوٹی گواہی نہیں دی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روزہ کھولنے اور ایک دن کی قضا کا حکم دیا، اور لوگوں سے دوسرے دن عیدگاہ جانے کے لیے کہا، کیونکہ انہوں نے زوال کے بعد گواہی دی تھی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم شروع دن میں دیکھ لو (گواہی مل جائے) تو روزہ کھول لو اور جب دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھو (گواہی ملے) تو روزہ رات تک پورا کرو۔[1]

باب:- اعتکاف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جامع مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں[2] اور نہ ہی روزے کے بغیر اعتکاف ہے۔[3]

۱؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول عبدالرزاق ص۱۶۳، ج۴ میں دوسری سند کے ساتھ موجود ہے۔

۲؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول دوسری سند سے ابن ابی شیبہ ص۵۰۳، ج۲ میں موجود ہے۔

۳؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول دوسری سند سے ابن ابی شیبہ ص۴۹۹، ج۲ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا اعتكف الرجل فلا يرفث ولا يجهل ولا يقاتل ولا يساب ولا يماري ويعود المريض ويشهد الجنازة وياتي الجمعة ولا ياتي أهله الا لغائط او حاجة فيامرهم بها وهو قائم لا يجلس .

باب كفارة الايمان :

قال وسمعت زيداً عليه السلام يقول الايمان ثلاث يمين الصبر ويمين اللغو ويمين التحلة ، فسالته عن تفسير ذلك ، فقال عليه السلام (يمين الصبر) الرجل يحلف على الأمر وهو يعلم انه يحلف على كذب ، فهذا الصبر وهو

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آدمی اعتکاف بیٹھے تو نہ گندی گفتگو کرے، نہ جہالت کا کام کرے، نہ لڑے اور نہ گالی گلوچ کرے اور نہ ہی جھگڑا کرے، بیمار کی عیادت کرے اور جنازے کے لیے چلا جائے، جمعہ کے لیے بھی چلا جائے، اپنے گھر میں پاخانے کے علاوہ نہ آئے یا کسی ضروری کام کے لیے آئے تو ان کو کھڑے کھڑے کہہ دے، بیٹھے نہیں۔[1]

کتاب قسموں کا کفارہ

(ابوخالد نے کہا) میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، قسمیں تین قسم ہیں، یمین (قسم) صبر، یمین لغو اور یمین تحلہ، میں نے ان سے اس کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا، یمین صبر یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی بات پر یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ایک دسری سند سے عبدالرزاق ص ۳۵۶، ج ۴ میں اور ابن ابی شیبہ ص ۵۰۰، ج ۲ میں بھی مختصراً موجود ہے۔

أحد الكبائر واثمها أعظم من كفارتها فينبغي ان يتوب الى الله تعالى وان يقلع وليس فيها كفارة ، واما (يمين اللغو) فهو الرجل يحلف على الأمر وهو يظن ان ذلك كما حلف عليه فليس في ذلك كفارة ولا إثم وهو قول الله عز وجل لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان، واما (يمين التحلة) فهو الرجل يحلف ان لا يفعل امراً من الامور

ہے قسم اٹھائے، یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے، اس کا گناہ اس کے کفارہ سے زیادہ بڑا ہے، اسے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے اور اسے باز رہنا چاہیے، اس میں کفارہ نہیں ہے،[1]

یمین لغو یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی بات پر قسم اٹھائے یہ سمجھتے ہوئے کہ بات اسی طرح ہے جیسے میں نے قسم اٹھائی، تو اس میں نہ کفارہ ہے اور گناہ،[2] اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے، لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ (مائدہ آیت نمبر ۸۹) (نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم تم نے گرہ باندھی،)

مگر یمین تحلہ تو وہ یہ ہے کہ کوئی شخص قسم اٹھاتا ہے کہ فلاں کام نہیں کروں گا،

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۵۴-۴۵۳، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۵۴، ج ۲)

ثم يفعله فعليه في ذلك الكفـارة كما قال تعـالى : فاطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون أهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاث ايام متتابعات وذلك قول الله عز وجل قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم والله مولاكم وهو العليم الحكيم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : يغديهم ويعشيهم نصف صاع من بر او سويق او دقيق او صاعاً من تمر او صاعاً

پھر وہ کام کر لیتا ہے تو اس پر اس قسم میں کفارہ ہے[1] جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے، فَاِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْكِسْوَتُهُمْ اَوْتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّام (مائدہ نمبر ۸۹) (کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا، جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو، یا ان کو کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی۔ پھر جس کو پیدا نہ ہو تو روزہ تین دن کا)

اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

(تحریم آیت نمبر ۲) (ٹھہرا دیا ہے اللہ نے تم کو کھول ڈالنا اپنی قسموں کا۔ اور اللہ صاحب ہے تمہارا، اور وہی ہے سب جانتا حکمت والا)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسکینوں کو صبح اور شام آدھا صاع گندم، ستو یا آٹا یا پھر

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۵۴، ج ۲)

من شعير يغديهم ويعشيهم . قوله من أوسط ما تطعمون اهليكم ، قال : أوسطه الخبز والسمن والخبز والزيت وأفضله الخبز واللحم وادناه الخبز والملح وقوله تعالى او كسوتهم ، قال : يكسوهم ثوبا ثوبا يجزيهم ان يصلوا فيه.قال زيد بن علي عليهما السلام اذاحلف الرجل فقال والله او بالله او تالله ثم حنث ، قال كفر ، وان قال أقسم بالله او أشهد بالله ثم حنث

ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صبح وشام دے[1]، امام زید رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کے بارہ میں فرمایا، مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيكُمْ (مائدہ نمبر ۸۹) (بیچ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو،)

کہ درمیانہ روٹی اور گھی، روٹی اور روغن زیتون اور زیادہ اچھا روٹی اور گوشت ہے اور معمولی روٹی اور نمک ہے[2]

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارہ میں فرمایا، اَوْ كِسْوَتُهُمْ (مائدہ آیت نمبر ۸۹) (یا ان کو کپڑا دینا)

ایک ایک کپڑا جس میں وہ نماز پڑھ سکیں ہے[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب آدمی نے قسم اٹھاتے ہوئے، وَاللهِ، بِاللهِ یا تَاللهِ[4] فرمایا پھر قسم توڑ دی تو کفارہ دے[5] اور جب اس نے یوں

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۴۷۳، ج ۳ میں اور عبدالرزاق ص ۵۰۸، ج ۸ میں مختصراً موجود ہے۔ تفسیر ابن کثیر ص ۸۹، ج ۲ میں بھی اسی طرح ہے۔

[2] حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۵۰۸، ج ۸)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۵۶، ج ۲)

[4] تینوں لفظوں کا معنی اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ (مترجم)

[5] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۵۵، ج ۲)

كفر ، واذا قال اقسم او قال أشهد ولم يقل بالله فليس عليه حنث ، واذا قال انا يهودي او نصراني او مجوسي او بريء من الاسلام ثم حنث فلا شيء عليه ، واذا قال عليّ نذر ان كلمت فلاناً ثم كلمه فلا شيء عليه الا ان يقول لله عليّ نذر ، فاذا قال ذلك ثم حنث فان كان نوى صياماً او عتقاً او اطعاماً فعليه ما نوى وان لم يكن نوى شيئاً فعليه كفارة يمين ، وقال

کہا میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں یا اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں پھر قسم توڑ دی تو کفارہ دے اور اگر اس طرح کہا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں، یا میں گواہی دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں کہا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹی (کیونکہ قسم ہوئی ہی نہیں) ہے[1]، اور جب کہا میں یہودی ہوں یا کہا عیسائی ہوں یا کہا مجوسی ہوں یا کہا میں اسلام سے بری ہوں پھر اس نے قسم توڑ ڈالی تو اس پر کچھ نہیں ہے[2] اور جب اس نے کہا مجھ پر نذر ہے اگر میں نے فلاں سے بات کی، پھر اس سے بات کر لی تو اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ یوں کہے، مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نذر ہے،[3] جب اس نے یہ کہا پھر اس نے قسم توڑ ڈالی تو اگر اس نے روزے، غلام آزاد کرنے یا کھانا کھلانے کی نیت کی تو اس پر وہی چیز واجب ہوگی جو اس نے نیت کی، اگر اس نے کسی چیز کی نیت نہیں کی تو اس پر قسم کا کفارہ ہے[4]

---

[1] مصنف عبدالرزاق ص ۴۷۰ ج ۸ میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ابن ابی شیبہ ص ۴۸۴، ج ۳ میں حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (کفایہ شرح ہدایہ ملحقہ فتح القدیر ص ۳۶۲، ج ۴)

[3] امام زید رضی اللہ عنہ کے نزدیک وجوب نذر کے لیے اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے جیسا کہ قسم میں اس سے پہلے گذر چکا ہے۔

[4] ابن ابی شیبہ ص ۷۴ ج ۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

زيد بن علي عليهما السلام اذا حلف بشيء من صفات الله عز وجل ثم حنث فما كان من صفات الذات فعليه الكفارة وما كان من صفات الافعال فلا شيء عليه. وقال زيد بن علي عليهما السلام في الرجل لا يجد الا مسكينا واحدا فيردد عليه عشرة ايام ، قال لا يجزيه الا عن مسكين واحد ، وقال زيد ابن علي عليهما السلام في الرجل يحنث وهو معسر فيصوم ثم يجد ما يطعم في اليوم الثالث قبل ان تغيب الشمس ، قال ينتقض صيامه وعليه الاطعام ،

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کی قسم اٹھائی پھر وہ توڑ دی، تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں ہے تو اس پر کفارہ ہے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے افعال کی صفات میں سے ہے، تو اس پر کچھ نہیں ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جسے صرف ایک ہی مسکین ملے وہ اسے ہی دس دنوں کا کفارہ دیتا رہے، انہوں نے فرمایا، وہ صرف ایک ہی مسکین کا کفارہ ہوگا، (یعنی ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا)[2] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جو تنگدست ہو اور قسم توڑ ڈالے تو کفارہ میں روزے رکھ رہا ہو، پھر تیسرے دن سورج غروب ہونے سے پہلے مسکین کو کھلانے کے لیے مل جائے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا روزہ ٹوٹ چکا ہے اس پر کھانا کھلانا واجب ہے[3]

---

[1] فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۳۵۵، ج ۴ میں مذکور ہے کہ علماء عراق کے نزدیک بھی یہی تفصیل ہے۔

[2] ابن ابی شیبہ ص ۵۰۱، ج ۳ میں حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[3] مصنف عبدالرزاق ص ۵۱۴، ج ۸ میں بواسطہ عبدالرزاق ثوری رحمۃ اللہ علیہ، حکم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يطعم في كفارة اليمين أهل الذمة ، فقال لا يجزيه ذلك ولا يجزيه ان يطعم اهل الذمة من شيء فرضه في القرآن ويجزيه ان يطعمهم من صدقة الفطر .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل حلف لا يا كل هذا التمر فجعل منه ناطفاً فاكل منه ، فقال عليه السلام لا يحنث ، قلت فان حلف ان لا يا كل هذا الرطب فصار تمراً فاكل منه ، قال عليه السلام يحنث ، قلت وما الفرق بين هذين والناطف من التمر والتمر من الرطب ، قال عليه السلام لأن الناطف من التمر بانتقال وتغير أرأيت ان لو حلف ان لا يكلم هذا

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اہل ذمہ کو قسم کے کفارہ میں سے کھانا کھلائے ، انہوں نے فرمایا ، جائز نہیں ، اہل ذمہ کو ان میں سے کسی چیز میں بھی کھانا کھلانا جائز نہیں جنہیں قرآن پاک میں فرض کیا گیا ہے[1] اہل ذمہ کو صدقہ فطر میں سے دینا جائز ہے ،

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے قسم اٹھائی کہ یہ کھجور نہیں کھائے گا ، اس نے اس کھجور سے ریوڑی[2] تیار کر لی پھر اسے کھا گیا ؟ انہوں نے فرمایا ، قسم نہیں ٹوٹے گی[3] ، میں نے کہا اگر اس نے قسم اٹھائی کہ یہ کھجور نہیں کھائے گا ، پھر وہ کھجور چھوہارہ بن گیا اس نے اسے کھا لیا امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی قسم ٹوٹ جائے گی ، میں نے کہا ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے ، ریوڑی چھوہارے سے ہے اور چھوہارا ، کھجور سے ، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لیے کہ

---

۱ ابن ابی شیبہ ص ۶۹ ، ج ۳ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے ۔

۲ ناطف ۔ ریوڑی ۔ گڑ (مصباح اللغات ص ۸۸۵) ایک حلوا جو بادام ، اخروٹ اور شہد سے بنایا جاتا ہے ۔ (المعجم الوسیط ص ۱۱۳۱)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۶۳ ، ج ۲ ، بدائع الصنائع ص ۶۵ ، ج ۳)

الرجل فكلم ابناً له ولد بعد ذلك انه لا يحنث وهو منه وكذلك لو حلف ان لا ياكل هذه الشاة فولدت جدياً فاكل منه لم يحنث وهو منها فهذه تشبه الناطف ولو حلف ان لا يكلم هذا الصبي فصار رجلاً فكلمه حنث ولو حلف ان لا ياكل هذا الحمل فصار كبشاً فاكل منه حنث فهذا في الوجه يشبه الرطب لأن هذا ليس بانتقال وقال سالت امرأة امير المؤمنين زيداً بن علي عليهما السلام فقالت يا ابن رسول الله حلفت ان لا آكل من لبن شاة لي فجعلت منه سمناً فاكلت منه ، فقال عليه السلام لا حنث عليك، قال فالزبد والشيراز قال عليه السلام يحنث ، وقال الزبد والشيراز ليس

ریوڑی کھجور سے دوسری شکل میں منتقل ہونے اور تبدیل ہونے کے ساتھ بنتی ہے، کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر اس نے قسم اٹھائی کہ اس شخص سے کلام نہیں کرے گا، اس نے اس شخص کے لڑکے سے جو اس قسم کے بعد پیدا ہوا بات کر لی تو وہ حانث نہیں ہوگا، حالانکہ وہ لڑکا اسی میں سے ہے، اسی طرح اگر قسم اٹھائی کہ یہ بکری نہیں کھائے، اس نے بچہ جنا اس نے وہ کھالیا تو وہ حانث نہیں ہوگا، حالانکہ وہ بچہ اسی میں سے ہے، تو یہ مثال ہے ریوڑی کی، اگر اس نے قسم اٹھائی کہ اس بچے سے کلام نہیں کرے گا، پھر وہ (بڑا ہوکر) مرد بن گیا، اس نے اس سے کلام کرلیا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر اس نے قسم اٹھائی کہ یہ حمل نہیں کھائے گا، پھر وہ مینڈھا ہوگیا تو حانث ہوجائے گا، تو یہ مثال ہے کھجور کی، اس لیے کہ یہ دوسری شکل میں تبدیل نہیں ہوا۔

ابوخالد نے کہا ایک عورت نے امیر المؤمنین زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، اس نے فرمایا، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اپنی بکری کے دودھ میں سے نہیں کھاؤں گی، میں نے اس سے گھی تیار کرکے وہ گھی کھالیا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری قسم نہیں ٹوٹی، ہم نے کہا، مکھن اور دھی؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مکھن اور دہی

بانتقال والسمن انتقال .

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل حلف ان لا ياكل تمراً فاكل رطباً او حلف ان لا ياكل رطباً فاكل تمراً او حلف ان لا ياكل لبناً فاكل شيرازاً او سمناً او زبداً او جبناً ، قال عليه السلام لا يحنث في شيء من ذلك فالحلف من الشيء من هذا بعينه والشيء بغير عينه يختلف قال وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الصبي يحلف وهو صبي ثم يبلغ فيحنث ، قال عليه السلام : لا شيء عليه وكذلك الكافر يحلف ثم يسلم

سے قسم ٹوٹ جائے گی، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مکھن اور دہی میں تبدیلی نہیں اور گھی میں تبدیلی ہے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے قسم اٹھائی کہ چھوہارا نہیں کھائے گا، اس نے کھجور کھالی، یا قسم اٹھائی کہ کھجور نہیں کھائے گا اس نے چھوہارا کھالیا، یا قسم اٹھائی کہ دودھ نہیں پیئے گا، اس نے دہی کھالیا گھی، یا مکھن یا پنیر کھالیا انہوں نے ان میں سے کسی صورت میں بھی حانث نہیں ہوگا، کسی معین چیز پر قسم اٹھانا اور غیر معین پر قسم اٹھانا دونوں مختلف ہیں۔

ابو خالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے بچے کے بارہ میں پوچھا جو بچپن میں قسم اٹھائے پھر بالغ ہونے کے بعد توڑ ڈالے؟ انہوں نے فرمایا، اس پر کچھ نہیں، اسی طرح کافر قسم اٹھائے پھر مسلمان ہونے کے بعد توڑ ڈالے، امام زید رضی اللہ عنہ

---

[1] پہلی حدیث میں معین دودھ یا کھجور تھی جب کہ اس میں غیر معین ہے۔

فيحنث ، قال عليه السلام لا شيء عليه هدم الاسلام ما قبله . وقال زيد بن علي عليهما السلام : وجه ايمان الناس على ما يريدون وينوون فان لم تكن لهم نية فاحمل ذلك على لغة بلدهم وما يتعارفون ولا تحملها على ما ينكرون . .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : كانت يمين رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم التي يحلف بها والذي نفس محمد بيده وربما حلف ، قال لا ومقلب القلوب

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا حلف قال والذي فلق الجنة وبرأ النسمة ، قال ابو خالد الواسطي ما

نے فرمایا اس پر بھی کچھ نہیں ہے[1]

اس لیے کہ اسلام نے پہلی باتوں کو ختم کر دیا ہے، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، لوگوں کی قسموں کو ان کے ارادے اور نیت کی طرف پھیرو، اگر ان کی نیت نہ ہو تو ان کے شہر کی لغت پر اور جو ان میں عرف ہو، اور قسم کا وہ مطلب نہ لو جسے وہ اوپرا سمجھیں،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم جس کے ساتھ آپ قسم اٹھاتے یہ تھی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اور کبھی یوں قسم اٹھاتے، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قسم اٹھاتے تو یوں کہتے،

''اس ذات کی قسم جس نے تمام اناج پیدا فرمایا اور ہر جان پیدا فرمائی''[2]

---

[1] احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۵۷، ج ۲)

[2] ہمارے سامنے اس وقت مسند زید کے دو نسخے ہیں ایک مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ دوسرا مکتبۃ الحیاۃ، بیروت

سمعت زيداً عليه السلام حلف بيمين قط الا استثنى فيها فقال ان شاء الله كان ذلك في رضاء او غضب ، فسألته عن الاستثناء ، فقال الاستثناء من كل شيء جائز .

ابو خالد نے کہا، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو جب بھی قسم اٹھاتے سنا تو انہوں نے انشاء اللہ ضرور کہا، رضا کی حالت ہو یا غصہ کی میں نے ان سے انشاء اللہ کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا استثنا ہر چیز میں جائز ہے۔

لبنان دونوں نسخوں میں فلق الجنۃ نقطہ والی جیم کے ساتھ ہے، ہمارے خیال میں یہ کتابت کی غلطی ہے، کیونکہ بخاری ص ۴۲۸، ج ا کتاب الجہاد باب فکاک الاسیر، کتاب الدیات ص ۱۰۲۰، ج ۲ باب العاقلہ، ترمذی ص ۲۶۰، ج ۲ ابواب الدیات نسائی ص ۲۴۱، ج ۲ سنن دارمی ص ۳۰۸ کتاب الدیات مسند احمد ص ۷۹ ج ا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو قسم مذکور ہے وہ فلق الحبۃ بغیر نقطہ والی حا کے ہے اور ہم نے ترجمہ بھی اسے ہی مدنظر رکھ کر کیا ہے، مترجم

كتاب الحج

باب فضل الحج وثوابه :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أراد الدنيا والآخرة فليؤم هذا البيت فما أتاه عبد يسال الله دنيا الا أعطاه الله منها ولا يساله آخرة الا ادخر له منها ألا أيها الناس عليكم بالحج والعمرة فتابعوا بينهما فانهما يغسلان الذنوب كما يغسل الماء الدرن على الثوب وينفيان الفقر كما تنفي النار خبث الحديد .

کتاب حج

باب -: حج کی فضیلت اور اس کا ثواب

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص دنیا اور آخرت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس گھر کا قصد کرے، یہاں جو بندہ بھی آیا اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں سے ضرور عطا فرمائیں گے، اور جس نے اس سے آخرت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسے ضرور ذخیرہ بنائیں گے، اے لوگو! باخبر رہو، تم حج اور عمرہ ضرور کرو، اور انہیں یکے بعد دیگرے کرو، یقیناً یہ دونوں گناہوں کو اس طرح دھوڈالتے ہیں جیسے پانی کپڑے کا میل دھوڈالتا ہے، اور یہ تنگدستی کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ لوہے کا میل ختم کر دیتی ہے۔[1]

---

[1] اس روایت کا آخری حصہ ترمذی ص ۱۶۷، ج ۱ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، نسائی ص ۳، ج ۲، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول تحت ظل العرش يوم لا ظل الا ظله رجل خرج من بيته حاجاً او معتمراً الى بيت الله الحرام.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لما كان عشية عرفة ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واقف أقبل على الناس بوجهه، فقال مرحباً بوفد الله ثلاث مرات الذين اذا سألوا الله أعطاهم ويخلف عليهم نفقاتهم في الدنيا ويجعل لهم في الآخرة مكان كل درهم الفاً الا ابشركم، قالوا بلا يا رسول الله، قال فانه اذا كان في هذه العشية هبط الله سبحانه

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، عرش کے سایہ تلے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا وہ شخص ہوگا جو اپنے گھر سے حج یا عمرہ کے لیے بیت اللہ الحرام کی طرف نکلا،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نو ذوالحج کی شام تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت قیام میں جلوہ گر تھے لوگوں کی طرف رخ انور سے متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کے وفد مرحبا تین بار یہی ارشاد فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جب اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے گا، ان کے اخراجات دنیا میں ان کو دے گا اور آخرت میں ایک درہم کے بدلہ ایک ہزار درہم عطا فرمائے گا، خبردار کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، جی ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا، جب

وتعالى الى سماء الدنيـــا ثم أمر الله ملائكته فيهبطون الى الارض فلو طرحت ابرة لم تسقط الا على رأس ملك ، ثم يقول سبحانه وتعـــالى يا ملائكتي انظروا الى عبادي شعثاً غبراً قد جاؤوني من اطراف الارض هل تسمعون ما قالوا ، قالوا يسالونك اي رب المغفرة ، قال اشهدكم اني قد غفرت لهم ثلاث مرات فافيضوا من موقفكم مغفوراً لكم ما قد سلف.
قال زيدبن علي عليهما السلام ان الله عزوجـــل أعظم من ان يزول ولكن هبوطه بنظره سبحانه وتعالى الى الشيء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لما كان يوم النفر اصيب رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فغسله وكفنه

یہ شام ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلی آسمان دنیا کی طرف اترتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اترتے ہیں اگر سوئی پھینکی جائے تو وہ فرشتے کے سرہی پر گرے گی (اتنی زیادہ تعداد میں فرشتے اترتے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرے بندوں کی طرف دیکھو جو پراگندہ بالوں اور غبار آلود میرے پاس آئے ہیں دنیا کے کناروں سے، کیا تم نے سنا جو انہوں نے کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے رب وہ آپ سے بخشش طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے، ایسا اللہ تعالیٰ تین بار فرماتے ہیں، تو تم (اے حاجیو) اپنی وقوف کی جگہ سے واپس لوٹ جاؤ اس حال میں کہ تمہارے پہلے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس گمان سے بھی بالاتر ہیں کہ وہ نزول فرمائیں، لیکن ان کا نزول، کسی چیز کی طرف ان کی خصوصی تجلی ہے،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب واپسی (بارہ ذوالحج) کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصلى عليه ثم أقبل علينا بوجه الكريم ، فقال هـذا المطهر يلقى الله عز وجل بلا ذنب له يتبعه .

باب ما يوجب الحج :

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام في قول الله عز وجل : ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً ... قال عليه السلام : السبيل الزاد والراحلة ، وقال عليه السلام : ولما نزلت هذه الآية قام رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يارسول الله الحج واجب علينا

کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص فوت ہوگیا اسے غسل دیا، کفن پہنایا اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ہماری طرف رخ انور سے متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا، یہ پاکیزہ شخص اللہ تعالیٰ سے جاملا بغیر ایسے گناہوں کے جو اس کے پیچھے جائیں۔

باب:- جو چیزیں حج واجب کرتی ہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (ال عمران آیت نمبر ۹۷) (اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر، حج کرنا اس گھر کا، جو کوئی پاوے اس تک راہ) کے بارہ میں فرمایا کہ سبیل سے اپنا اور اولاد کا خرچ اور سواری مراد ہے۔[۱]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ایک شخص نے

---

[۱] ترمذی ص ۱۶۷، ج ۱ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہی تفسیر منقول ہے۔

في كل سنة او مرة واحدة في الدهر ؟ فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم بل مرة واحدة ولو قلت في كل سنة لوجب. قال يا رسول الله فالعمرة واجبة مثل الحج ؟ قال لا ، ولكن ان اعتمرت خيراً لك .

باب المواقيت :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ميقات من حج من المدينة او اعتمر ذو الحليفة ، فمن شاء استمتع بثيابه واهله حتى يبلغ ذا الحليفة ، وميقات من حج او اعتمر من اهل

کھڑے ہوکر نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ہم پر حج ہر سال واجب ہے، یا عمر بھر میں صرف ایک بار؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلکہ ایک بار صرف، اگر میں ہر سال کہتا تو واجب ہوجاتا۔[1] اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! تو کیا حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، لیکن اگر تم عمرہ کرلو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔[2]

باب:- مواقیت (باہر سے آنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی آخری حدود)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے مدینہ منورہ سے حج یا عمرہ کیا اس کا میقات ذوالحلیفہ ہے، جوکوئی اپنے کپڑوں اور بیویوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو ذوالحلیفہ

---

[1] یہ روایت مختصراً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ماجہ ص ۲۱۳ ترمذی ص ۱۳۶، ج ۲ میں موجود ہے۔

[2] روایت کا یہ حصہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ابن ابی شیبہ ص ۳۰۴، ج ۳ میں موجود ہے۔

العراق العقيق فمن شاء استمتع بثيابه واهله حتى يبلغ العقيق، وميقات من حج او اعتمر من اهل الشام الجحفة فمن شاء استمتع بثيابه واهله حتى يبلغ الجحفة، وميقات من حج من اهل اليمن او اعتمر يلملم فمن شاء استمتع بثيابه واهله حتى يبلغ يلملم ، وميقات من حج او اعتمر من اهل نجد قرن المنازل فمن شاء استمتع بثيابه واهله حتى يبلغ قرن المنازل ، وميقات من كان دون المواقيت من اهله داره .

پہنچنے تک، عراق سے حج اور عمرہ کرنے والوں کا میقات عقیق ہے، جو کوئی اپنے کپڑوں اور بیویوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو عقیق پہنچنے تک، شام سے جو کوئی حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے اس کا میقات جحفہ ہے جو کوئی اپنے کپڑوں اور گھر والوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو جحفہ پہنچنے تک، یمن سے جو کوئی حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے میقات یلملم ہے، جو کوئی اپنے کپڑوں اور بیویوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو یلملم پہنچنے تک، جو کوئی نجد سے حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے اس کا میقات قرن المنازل ہے، جو کوئی اپنے کپڑوں اور بیویوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو قرن المنازل پہنچنے تک،[1] اور جو کوئی میقاتوں سے اندر رہنے والا ہو اس کا میقات اپنا گھر ہے،[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی یہی میقات ہیں سوائے عقیق کے کیونکہ احناف کے نزدیک عراق والوں کے لیے ذات عرق ہے، (ہدایہ ص ۱۹۵، ج ۱) شوافع کے نزدیک عراق والوں کے لیے عقیق سے احرام باندھنا مستحب ہے (حواشی مسند شافعی ص ۲۹۱، ج ۱) عقیق ایک مقام ہے جو عراق سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے ذات عرق سے ایک یا دو منزل پہلے آتا ہے (لسان العرب ص ۲۵۵، ج ۱۰)

[2] حل میں ہونے کی وجہ سے احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے مواقیت کے اندر رہنے والوں کا میقات حل ہے (ہدایہ ص ۱۹۶، ج ۱) .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من تمام الحج والعمرة ان تهل بهما جميعاً من دويرة اهلك .

باب الاهلال والتلبية :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من شاء ممن لم يحج تمتع بالعمرة الى الحج ومن شاء قرنهما جميعاً ومن شاء أفرد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پورا حج اور عمرہ یہ ہے تم اپنے گھر سے دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہو۔[1]

باب:- تلبیہ کہنا اور آواز بلند کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان لوگوں میں سے جنہوں نے حج نہیں کیا جو چاہے حج اور عمرہ کے ساتھ تمتع کر لے،[2] اور جو چاہے قران کر لے اور جو چاہے افراد کرے۔[3]

---

[1] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۷۲، ج ۴ میں موجود ہے۔

[2] میقات سے صرف حج کا احرام باندھنے کو افراد صرف عمرہ کا احرام باندھنے اور پھر آٹھ تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھنے کو تمتع اور میقات سے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنے کو قران کہتے ہیں۔ (مترجم)

[3] آئمہ اربعہ اور تمام علما کے نزدیک بھی اسی طرح ہے فرق صرف افضلیت کا ہے (نووی شرح مسلم ص ۳۸۵، ج ۱، ہدایہ ص ۲۲۰، ج ۱) نیز مکی صرف حج افراد کر سکتا ہے۔ قران اور تمتع نہیں کر سکتا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان تلبية النبي صلى الله عليه وآله وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك. قال زيد بن علي عليهما السلام : إن شئت اقتصرت على ذلك وان شئت زدت عليه كل ذلك حسن .

باب الطواف بالبيت :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في القارن عليه طوافان وسعيان .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علی بن ابی طالب علیهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا،

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ (حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں، حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بلاشبہ تمام تعریفیں اور نعمتیں آپ کے لیے ہیں اور بادشاہی آپ کے لیے ہے آپ کا کوئی شریک نہیں)

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر چاہو تو اسی پر اکتفا کرلو اگر چاہو تو اس پر اضافہ کرلو، ہر صورت بہتر ہے [1]

باب-: بیت اللہ کا طواف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قارن پر دو طواف اور دو سعی ہیں [2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۹۸، ج ۱)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند سے تبدیلی الفاظ کے ساتھ کتاب الآثار بروایت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ٦٦ میں بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اول مناسك الحج اول ما يدخل مكة ياتي الكعبة يتمسح بالحجر الاسود ويكبر ويذكر الله تعالى ويطوف ، فاذا انتهى الى الحجر الاسود فذلك شوط فليطف كذلك سبع مرات فان استطاع ان يتمسح بالحجر الاسود في كلهن فعل وان لم يجد الى ذلك سبيلاً مسح ذلك في اولهن وفي آخرهن ، فاذا قضى طوافه فليأت مقام ابراهيم. صلى الله على نبينا وعليه وعلى آلهما وسلم فليصل ركعتين واربع سجدات ثم ليسلم ثم ليتمسح بالحجر الاسود بعد التسليم حين يريد الخروج الى الصفا والمروة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل ينسى فيطوف ثمانية فليزد عليها ستة حتى تكون اربعة عشر ويصلي اربع

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حج کا پہلا کام جو شخص پہلے پہل مکہ مکرمہ میں داخل ہو، وہ کعبہ میں آکر حجر اسود کا استلام کرے تکبیر کہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اور طواف کرے، جب حجر اسود تک پہنچے تو یہ ایک چکر ہے اسی طرح سات بار طواف کرے، اگر وہ ہر بار حجر اسود کو چھو سکے تو چھولے، اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو شروع اور آخر میں چھولے جب وہ اپنا طواف پورا کر لے تو مقام ابراہیم (صلى الله على نبينا وعليه وعلى الٰهما وسلم) پر آکر دو رکعت پڑھے اور چار سجدے پھر سلام پھیرے، سلام کے بعد جب صفا، مروہ کی طرف جانے لگے تو پھر حجر اسود کو چھوئے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص بھول کر آٹھ چکر لگا لے تو وہ اس پر چھ اور

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص۲۰۳۔۲۰۱، ج۱)

ركعات .

باب السعي بين الصفا والمروة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قول الله عز وجل : ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ... قال عليه السلام: كان عليهما اصنام فتحرج المسلمون من الطواف بينهما لأجل الاصنام فانزل الله عز وجل لئلا يكون

زیادہ کر لے یہاں تک کہ وہ چودہ ہو جائیں، اور چار رکعات نماز پڑھے[1]

باب:- صفا اور مروہ کے درمیان سعی

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی تفسیر کے بارہ میں
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا (بقرہ آیت نمبر ۱۵۸) (''صفا اور مروہ جو ہیں، نشان ہیں اللہ کے، پھر جو کوئی حج کرے اس گھر کا، یا زیارت تو گناہ نہیں اس کو کہ طواف کرے ان دونوں میں''۔)
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان پر بت تھے مسلمانوں نے ان کے درمیان بتوں کی وجہ سے طواف کرنے میں حرج محسوس کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۳۶۰، ج ۲) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۴۵، ج ۴)

عليهم حرج في الطواف من اجل الاصنام .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ، فاذا انتهى الى بطن الوادي سعى حتى يجاوزه فان كانت به علة لا يقدر ان يمشي ركب .

باب الوقوف بعرفات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : يوم عرفة يوم التاسع يخطب الامام الناس يومئذ بعد الزوال ويصلي الظهر

فرمائی، تا کہ مسلمانوں پر بتوں کی وجہ سے طواف کرنے میں کوئی تنگی نہ ہو،[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کیا جائے، جب بطن وادی پر پہنچے تو تیز چلے یہاں تک کہ اس سے آگے نکل جائے،[۲] اگر کسی بیماری کی وجہ سے چلنے پر قادر نہ ہو تو سوار ہو جائے،[۳]

باب:- عرفات میں وقوف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عرفہ کا دن نو تاریخ ہے اس دن امام زوال کے بعد

۱؎ تفسیر ابن کثیر ص ۱۹۹، ج ۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور تفسیر خازن ص ۱۰۶، ج ۱ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔

۲؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۰۴، ج ۱)

۳؎ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے، کہ عذر کی وجہ سے سوار ہونا جائز ہے (ابن ابی شیبہ ص ۲۴۶، ج ۴)

والعصر يومئذ باذان واقامتين ويجمع بينهما بعد الزوال . قال ثم يعرف الناس بعد العصر حتى تغيب الشمس ثم يفيضون .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من فاته الموقف بعرفة مع الناس فاتاها ليلاً ثم أدرك الناس في جمع قبل انصراف الناس فقد أدرك الحج .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : الحج عرفات والعمرة والطواف بالبيت .

لوگوں کو خطبہ دے، اور ظہر اور عصر اس دن ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائے، زوال کے بعد دونوں نمازیں اکٹھی پڑھائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر عصر کے بعد لوگ عرفات میں ٹھہرے رہیں یہاں تک کہ سورج چھپ جائے پھر وہاں سے واپس لوٹ جائیں [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس شخص سے لوگوں کے ساتھ وقوف عرفات فوت ہو گیا وہ رات کو عرفات میں آ گیا، پھر لوگوں کے جانے سے پہلے مزدلفہ میں ان سے جا ملا تو اس نے حج کر لیا ہے [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حج وقوف عرفات ہے [3] اور عمرہ بیت اللہ کا طواف ہے [4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۰۵، ج ۱، ص ۲۰۸، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۱۲۶، ج ۲)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۱۲۵، ج ۲)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۲۲۷، ج ۲)

باب المزدلفة والبيوت بها :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لا يصلي الامام المغرب والعشاء الا بجمع حيث يخطب الناس يصليها بأذان واحد واقامة واحدة ثم يبيتون بها ، فاذا صلى الفجر وقف بالناس عند المشعر الحرام حتى تكاد الشمس تطلع ثم يفيضون وعليهم السكينة والوقار.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قدم النساء والصبيان وضعفة اهله في السحر ثم أقام هو حتى وقف بعد الفجر .

باب-: مزدلفہ اور وہاں رات ٹھہرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امام مغرب اور عشا مزدلفہ میں ہی پڑھے، جہاں لوگوں کو خطبہ دیتا ہے، دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھے، پھر لوگ وہاں رات گزاریں، جب امام فجر کی نماز پڑھ لے تو لوگوں کے ہمراہ مشعر حرام کے پاس ٹھہر جائے یہاں تک کہ سورج نکلنے کے قریب ہو جائے، پھر وہاں سے سکون اور وقار سے جائیں[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں، بچوں اور اپنے کمزور لوگوں کو سحری کے وقت پہلے بھیج دیا، پھر آپ وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ فجر کے بعد وقوف فرمایا[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ص ۲۰۸، ج ا تا ص ۲۱۱، ج ا)

[2] یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختصر الفاظ کے ساتھ ایک دوسری سند سے ترمذی ص ۱۷۹، ج ا، میں موجود ہے، مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح نقل کیا ہے، احناف کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳۱ بدائع الصنائع ص ۱۳۶، ج ۲)

باب رمي الجمار :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : ايام الرمي يوم النحر وهو يوم العاشر يرمي فيه جمرة العقبة بعد طلوع الشمس بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ولا يرمي يومئذ من الجمار غيرها ، وثلاثة ايام بعد يوم النحر يوم حادي عشر ويوم ثاني عشر ويوم ثالث عشر يرمي فيهن الجمار الثلاث بعد الزوال كل جمرة بسبع حصيات. يكبر مع كل حصاة ويقف عند الجمرتين الاولتين ولا يقف عند جمرة العقبة .

باب-: جمروں پر کنکر مارنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رمی (کنکر مارنے) کے دن قربانی کا دن اور وہ دس تاریخ ہے اس میں سورج نکلنے کے بعد جمرہ عقبہ کو سات کنکر مارے، ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہے، اس دن سوائے اس کے باقی کسی جمرے کو کنکر نہ مارے، قربانی کے دن کے بعد تین دن ہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ ان میں زوال کے بعد تینوں جمروں کو کنکر مارے، ہر جمرے کو سات کنکر مارے اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہے، پہلے دو جمروں کے پاس ٹھہر جائے، جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرے [1]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱۱، ج ۱ تا ص ۲۱۴، ج ۱)

باب طواف الزيارة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قول الله عز وجل ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق قال : هو طواف الزيارة يوم النحر وهو الطواف الواجب ، فاذا طاف الرجل طواف الزيارة حل له الطيب والنساء وان قصر وذبح ولم يطف حل له الطيب والصيد واللباس ولم يحل له النساء حتى يطوف بالبيت . وقال زيد بن علي عليهما السلام :فروض الحج ثلاثة :الاحرام والوقوف بعرفة وطواف الزيارة يوم النحر .

باب-: طواف زیارت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ، **ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ** (حج آیت نمبر۲۹) (پھر چاہیے کہ نبٹریں اپنا میل کچیل، اور پوری کریں اپنی منتیں، اور طواف کریں اس قدیم گھر کا) کی تفسیر کے بارہ میں فرمایا، اس سے مراد قربانی کے دن طوف زیارۃ ہے [۱] اور یہ طواف واجب ہے، جب کوئی شخص طواف زیارۃ کر لے تو اس کے لیے خوشبو اور عورتیں حلال ہو گئیں، اگر اس نے بال کاٹے، قربانی کر لی، اور طواف نہ کیا تو اس کے لیے خوشبو، شکار اور لباس حلال ہے، عورتیں بیت اللہ کا طواف کرنے تک حلال نہیں ہوں گی۔[۲]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، حج کے تین فرض ہیں، احرام، عرفات میں ٹھہرنا اور قربانی کے دن طواف زیارۃ۔

---

۱ تفسیر ابن کثیر ص ۲۱۸، ج ۳ میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی تفسیر منقول ہے)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱۲، ج ۱ تا ص ۲۱۳، ج ۱)

ب طواف الصدر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من حج فليكن آخر عهده بالبيت الا النساء الحُيَّض فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رخص لهن في ذلك .

باب اللباس للمحرم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يلبس المحرم قميصاً ولا سراويل ولا خفين ولا عمامة ولا قلنسوة ولا ثوباً مصبوغاً بورس ولا زعفران ، قال وان لم يجد المحرم نعلين لبس خفين مقطوعين اسفل من الكعبين ، وان لم يجد ازاراً لبس سراويل فان لم يجد

باب-: طواف صدر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص حج کرے تو اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ ہونا چاہیے (یعنی طواف وداع کرنا چاہیے) سوائے حیض والی عورتوں کے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس طواف میں رخصت دی ہے۔[1]

باب-: احرام والے کے لیے لباس

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احرام والا قمیص، شلوار، موزے، پگڑی، ٹوپی، ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، اگر احرام والے کو جوتے نہ ملیں تو ٹخنوں سے نیچے کٹے ہوئے موزے پہن لے۔[2] اگر تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے۔[3] اگر چادر نہ ملے اور قمیص مل

---

[1] یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بخاری ص ۲۳۶، ج ۱ اور مسلم ص ۴۲۷، ج ۱ میں دوسری سند کے ساتھ موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۱۶، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۹۹، ج ۱ تا ص ۲۰۰، ج ۱)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ابن ابی شیبہ ص ۵۴۳، ج ۴ میں موجود ہے۔

رداء ووجد قميصاً ارتداه ولم يتدرعه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : تلبس المرأة المحرمة ما شاءت من الثياب غير ما صبغ بطيب وتلبس الخفين والسراويل والجبة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : احرام الرجل في رأسه واحرام المرأة في وجهها .

جائے تو اسے اوڑھ لے، پہنے نہیں۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا احرام والی عورت کپڑوں میں سے خوشبو رنگے ہوئے کپڑے کے سوا جو چاہے پہن لے، موزے، شلوار اور جبہ پہن لے۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مرد کا احرام اس کے سر میں ہے اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔[۳]

---

۱ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ابن ابی شیبہ ص ۵۳۸، ج ۴ میں ایسے ہی موجود ہے۔

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱۸، ج ۱)

۳ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے (الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ص ۳۲، ج ۲) نقلا عن دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ)

باب جزاء الصيد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يقتل المحرم الصيد ولا يشير اليه ولا يدل عليه ولا يتبعه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : في النعامة بدنة وفي البقرة الوحشية بدنة وفي حمار الوحش بدنة وفي الظبي شاة وفي الضبع شاة وفي الجرادة قبضة من طعام.

باب-: شکار کا بدلہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احرام والا، نہ شکار کو قتل کرے نہ اس کی طرف اشارہ کرے نہ اس کا پتہ بتائے اور نہ ہی اس کا پیچھا کرے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شتر مرغ کے بدلہ اونٹ ہے،[2] وحشی گائے کے بدلہ اونٹ ہے،[3] وحشی گدھے کے بدلہ اونٹ ہے،[4] ہرن کے بدلہ بکری ہے، بجو کے بدلہ بکری ہے،[5] اور مکڑی کے بدلہ ایک مٹھی گندم ہے۔[6]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۴۶، ۲۴۷، ج ۱)

[2] ابن ابی شیبہ ص ۳۸۸، ج ۴ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مذکور ہے۔

[3] حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۸۹، ج ۴)

[4] حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۸۹، ج ۴)

[5] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (شرح وقایہ ص ۳۵۲، ج ۱)

[6] حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۲۷، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لما كان في ولاية عمر أقبل قوم من اهل الشام محرمين فاصابوا بيض نعام فاوطاوا وكسروا وأخذوا ، قال فاتوا عمر في ولايته فهمّ بهم وانتهرهم ثم قال : اتبعوني حتى آتي علياً قال فاتوا علياً وهو في ارض له وبيده مسحاة يقلع بها الارض فضرب عمر بيده عضده وقال : ما أخطا من سماك أبا تراب ! قال فقصّ القوم على علي بن ابي طالب القصة ، قال فقال علي عليه السلام انطلقوا الى نوق أبكار فاطرقوها فحلها فما نتج فانحروه لله عز وجل . فقال عمر : يا أبا الحسن ان من البيض ما يمذق ، قال فقال عليه السلام : ومن النوق ما يزلق .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی تو شامیوں میں سے کچھ لوگ جو کہ حالت احرام میں تھے آئے، انہوں نے شتر مرغ کا انڈا پایا تو اسے روندا اور توڑ ڈالا اور اسے لے لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی خلافت کے زمانہ میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی وجہ سے فکرمند ہوئے اور انہیں ڈانٹا، پھر فرمایا میرے ساتھ آؤ، یہاں تک کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں تھے ان کے ہاتھ میں پھاوڑا تھا جس سے وہ زمین درست کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کے بازو پر مارا اور فرمایا، اس نے غلطی نہیں کی جس نے آپ کا نام ابوتراب رکھا ہے؟ تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سارا واقعہ بیان کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انہیں ایسی اونٹنی کے پاس لے جاؤ، جو ابھی تک گابھن نہ ہوئی ہو۔ اس پر نر اونٹ چھوڑو، جو بچہ وہ جنے اسے ذبح کردو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابوالحسن! انڈوں میں سے تو کوئی گندا نکل آتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اونٹنیوں میں سے بھی بعض کچا بچہ گرا دیتی ہیں۔

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن جزاء الصيد فقال عليه السلام: فيه الجزاء ، قال وان لم تجد ما تنحره قوّمه طعاماً ثم تصدق به على المساكين .
قال عليه السلام : فان لم يجد ما يطعم صام مكان كل نصف صاع يوماً .

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن القارن ، قال عليه كفارتان ، قال سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الحلال يقتل الصيد في الحرم، قال عليه الجزاء ، قلت فان كان محرماً قتل صيداً في الحرم ، قال عليه كفارتان .

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے شکار کے بدلہ کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، اس میں بدلہ ہے، اگر اسے ذبح کے لیے جانور نہ ملے تو گندم سے اس کی قیمت لگائے اور اسے مسکینوں پر صدقہ کر دے،[1] اگر کھانا کھلانے کی ہمت نہ ہو تو ہر آدھے صاع کے بدلہ ایک روزہ رکھے۔[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے قارن[3] کے بارہ میں پوچھا، انہوں نے فرمایا اس پر دو کفارے ہیں،[4] میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما اس حلال آدمی[5] کے بارہ میں پوچھا جو حرم میں شکار مار ڈالے؟ انہوں نے فرمایا اس پر بدلہ ہے[6] میں نے کہا اگر احرام والا حرم میں شکار مار ڈالے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس پر دو کفارے ہیں۔

---

۱ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (شرح وقایہ ص ۳۵۳، ج۱)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۴۶، ج۱)

۳ میقات سے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنے والا (مترجم)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۵۳، ج۱)

۵ جس نے احرام نہ باندھا ہو (مترجم)

۶ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۵۳، ج۱)

باب القارن والمتمتع لا يجدان الهدى :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: على القارن والمتمتع هدى فان لم يجدا صاما ثلاثة ايام في الحج آخرهن يوم عرفة وسبعة ايام اذا رجع الى اهله ذلك لمن لم يكن اهله حاضر المسجد الحرام .

باب الحلق والتقصير :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اول المناسك يوم النحر رمي الجمرة ثم الذبح ثم الحلق ثم طواف الزيارة .

باب:- حج قران اور تمتع کرنے والے جو قربانی نہ کرسکیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حج قران اور تمتع کرنے والے پر قربانی ہے، اگر وہ قربانی نہ پائیں تو تین دن ایام حج میں روزے رکھیں ان تینوں میں آخری دن نو ذوالحج ہو، اور سات روزے جب وہ اپنے گھر واپس آجائے یہ صرف اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام (حرم) کے رہنے والے نہ ہوں۔[1]

باب:- سر مونڈنا اور بال کترنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دس ذوالحج کو حج کا پہلا کام جمرہ کو کنکر مارنا پھر قربانی کرنا پھر سر مونڈنا اور پھر طواف زیارۃ ہے۔[2]

۱؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲۲، ج۱)

۲؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (شرح وقایہ ص۳۳۶، ج۱)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قـال : رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اللهم اغفر للمحلقين ثلاثاً اللهم اغفر للمقصرين مرة واحدة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام فيمن اصابه أذى من رأسه فحلقه يصوم ثلاثة ايام وان شاء اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع وان شاء نسكاً ذبح شاة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا، اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دیں اور ایک بار فرمایا، اے اللہ! بال کترانے والوں کو بخش دیں۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کو سر میں تکلیف ہو جائے تو وہ سر مونڈ لے، تین دن روزے رکھے اگر چاہے تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے، ہر مسکین کو آدھا صاع، اگر قربانی کرنا چاہے تو ایک بکری ذبح کر دے۔[2]

---

۱ یہ روایت مسلم ص ۴۲۱، ۴۲۰، ج ۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، یحی بن حصین عن جدتہ سے مختلف اسناد سے موجود ہے۔

۲ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳۔۲۳۲، ج ۱، میں موجود ہے علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہی ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک ہے۔

باب المحرم يجامع او يقبل :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا واقع الرجل امرأته وهما محرمان تفرقا حتى يقضيا نسكهما وعليهما الحج من قابل فلا ينتهيان الى ذلك المكان الذي أصابا فيه الحدث الا وهما محرمان فاذا انتهيا اليه تفرقا حتى يقضيا نسكهما وينحر كل واحد منهما هدياً وقال زيد بن علي عليهما السلام :من قضى المناسك كلها الا الطواف ثم واقع أهله فسد حجه وعليه الحج من قابل وعليه بدنة لما أفسد من حجته،

باب -: احرام والاصحبت کرلے یا بوسہ لے لے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرلے اور دونوں میاں بیوی احرام سے ہوں تو حج پورا کرنے تک وہ علیحدہ علیحدہ ہوجائیں، اوران پر آئندہ سال حج کرنا فرض ہے،اوراحرام کے بغیر اس جگہ تک نہ پہنچے جہاں وہ واقعہ پیش آیا تھا، جب وہ اس جگہ پہنچ جائیں تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہوجائیں، یہاں تک کہ وہ اپنا حج پورا کرلیں،اور ہرایک ان میں سے ایک جانور نحر کرے،[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جس نے طواف زیارۃ کے علاوہ تمام ارکان پورے کرلیے پھراپنی بیوی سے جماع کرلیا تو اس کا حج فاسد ہوگیا،اس پر آئندہ سال حج ہے۔اوراپنا حج فاسد کرنے کی وجہ سے ایک اونٹ ذبح کرنا ہے،[2]

---

۱ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۳۶۔۲۳۵،ج ۱)

۲ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۳۶،ج ۱)

وقال زيد بن علي عليهما السلام في المحرم يقبل امرأته ان عليه هدياً شاة فان أمنى فعليه مثل ذلك وحجته تامة .

باب الدهن والطيب والحجامة للمحرم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يدهن المحرم ولا يتطيب فان أصابه شقاق دهنه مما يا كل لا يدّهن المحرم ولا يتطيب فان أصابه شقاق دهنه مما يا كل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا ينزع المحرم ضرسه ولا ظفره الا ان يؤذياه واذا اشتكا عينه اكتحل بالصبر

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس احرام والے کے بارہ میں فرمایا جو اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر ایک بکری کی قربانی واجب ہے اگر (بوسہ لینے سے) منی نکل جائے تو بھی اسے اتنا جرمانہ ہے اور اس کا حج پورا ہے[۱]

باب:- احرام والے کے لیے تیل خوشبو اور پچھنے لگوانا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا احرام والا نہ تیل لگائے اور نہ خوشبو لگائے[۲] اگر اس کے اعضا پھٹ جائیں تو اس پر وہ تیل لگائے جو وہ کھاتا ہے[۳]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احرام والا اپنی ڈاڑھ نہ اکھاڑے اور نہ ہی اپنے ناخن

۱؎ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۳۵، ج ۱)

۲؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۰۰، ج ۱)

۳؎ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۲۱، ج ۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

ليس فيه زعفران .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يحتجم المحرم ان شاء .

باب ما يقتل المحرم من الهوام والدواب :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يقتل المحرم من الحيات الاسود والافعی والعقرب والكلب العقور ويرمي

کاٹے مگر یہ کہ اسے تکلیف دیتے ہوں،[1] اگر اس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ایلوے[2] کے ساتھ سرمہ لگائے جس میں زعفران نہ ہو،[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احرام والا اگر چاہے تو پچھنے لگوا لے[4]

باب-: احرام والا کن جانوروں اور حشرات الارض کو مار سکتا ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احرام والا، کالے ناگ، زہریلے سانپ، بچھو

---

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مختلف روایات میں اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۲۰۴-۲۰۳، ج۴)

[2] ایلوا مشہور کڑوا گوند ہے (مترجم)

[3] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶۱، ج۱ میں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے اور اس سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت بھی ہے (مسلم ص ۳۸۳، ج۱)

[4] مسلم ص ۳۸۳، ج۱ اور ترمذی ص ۱۷۱، ج۱، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارہ میں مرفوع روایت بھی ہے، احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کتاب الآثار ص ۷۲)

الغراب ويقتل من قاتله .

باب ما تقضي الحائض من المناسك :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: في الحائض انها تعرف وتنسك مع الناس المناسك كلها وتاتي المشعر الحرام وترمي الجمار وتسعى بين الصفا والمروة ولا تطوف بالبيت حتى تطهر .

باب النذور في الحج :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في امرأة نذرت ان تحج ماشية فلم تستطع ان تمشي قال : فلتركب وعليها شاة

کاٹ کھانے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے، کوے کو تیر مار سکتا ہے اور ہر اس جانور کو قتل کر سکتا ہے جو اس پر حملہ آور ہو۔[1]

باب:- حیض والی عورت حج کے کونسے ارکان ادا کر سکتی ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حیض والی عورت عرفات میں جائے اور لوگوں کے ساتھ حج کے تمام ارکان ادا کرے، مزدلفہ میں جائے، جمروں پر کنکر مارے، صفا، مروہ میں سعی کرے اور پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔[2]

باب:- حج میں نذریں ماننا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارہ میں فرمایا جو نذر مانے کہ میں پیدل حج

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۴۷، ج۱، کتاب الآثار امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۷۶-۷۵)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲۹، ج۱)

مكان المشي. قال زيد بن علي عليهما السلام في رجل قال ان كلمت فلاناً فعلي حجة انه لا شيء عليه فان قال ان كلمته فلله عليّ حجة وجبت عليه .

باب المحصر :

قال وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن المحصر فقال : من كل عدو خالس او مرض مانع يبعث هدياً ويواعدهم يوماً ينحرونه فاذا كان ذلك اليوم أحل فان كان محرماً بعمرة فعليه عمرة مكانها وان كانت عليه

کروں گی پھر وہ پیدل چلنے کی طاقت نہ رکھے؟ تو وہ سوار ہوجائے اور پیدل چلنے کے بدلے اس پر ایک بکری ہے[1] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جو یوں کہے، اگر میں فلاں شخص سے بات کروں تو مجھ پر حج ہے؟ تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا اگر اس نے یوں کہا کہ اگر میں اس سے بات کروں تو اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر حج ہے، تو اس پر حج واجب ہوگیا ہے[2]

باب:- (احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے) عاجز ہونا

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے محصر (احرام کے بعد حج یا عمرہ سے عاجز ہوجانے والے) کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، ہر فریبی دشمن یا بیماری جو رکاوٹ ہو تو وہ شخص ایک قربانی بھیج دے اور ان (قربانی لے جانے والوں) سے ایک (معین) دن کا وعدہ کرلے جس دن وہ اسے ذبح کردیں، پھر جب وہ دن ہو تو احرام

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۴۹۲، ج ۳ میں بھی موجود ہے اور یہی احناف کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۷۶، ج ۲)

[2] حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو کچھ بھی نہیں (ابن ابی شیبہ ص ۴۸۴، ج ۳)

حجة فعليه حجة مكانها .

باب في حج الصبي والاعرابي والعبد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا حج الاعرابي أجزاه ما دام اعرابياً فاذا هاجر فعليه حجة الاسلام واذا حج الصبي أجزاه ما دام صبياً فاذا بلغ فعليه حجة الاسلام واذا حج العبد أجزاه ما دام عبداً فاذا عتق فعليه حجة الاسلام .

کھول دے، اگر وہ عمرے کے احرام سے تھا تو اس پر اس کے بدلہ ایک عمرہ واجب ہے، اگر وہ حج کے احرام سے تھا تو اس پر اس کے بدلہ ایک حج ہے۔[۲]

باب-: بچے، بدو اور غلام کا حج

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب بدو (گنوار) حج کرے تو جب تک وہ بدو رہے جائز ہے جب اس نے ہجرت کرلی تو اس پر حج اسلام ہے جب بچے نے حج کرلیا تو جب تک وہ بچہ رہے اس کے لیے جائز ہے جب وہ بالغ ہو جائے تو اس پر حج اسلام ہے، مگر غلام کا حج جب تک وہ غلام رہے اس کے لیے جائز ہے، جب وہ آزاد ہوگیا تو اس پر حج اسلام ہے۔[۳]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۵۹، ج۱)

۲ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص۱۸۲، ج۲)

۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۴۴۵-۴۴۴، ج۴)

باب الرجل يحج عن الرجل :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سمع رجل يلبي عن شبرمة، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و من شبرمة، فقال اخ لي، فقال له النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان كنت حججت فلب عن شبرمة وان كنت لم تحج فلب عن نفسك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من أوصى بحجة كانت ثلاث حجج عن الموصي وعن الموصى اليه وعن الحاج.

باب-: حج بدل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر تم حج کر چکے ہو تو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہہ لو، اگر تم نے حج نہیں کیا تو اپنی طرف سے تلبیہ کہو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے ایک حج کی وصیت کی تو تین حج ہوں گے (تین حجوں کا ثواب ہوگا) وصیت کرنے والے، جسے وصیت کی گئی اور حج کرنے والے کی طرف سے۔

---

[1] یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً دوسری سند سے موجود ہے (ابن ابی شیبہ ص ۱۷۲، ج ۴)

باب البدنة والهدي ،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قوله تعالى والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف ، قال معقولة على ثلاث فاذا وجبت جنوبها اي فاذا نحرت فكلوا منها واطعموا القانع والمعتر ، قال القانع الذي يسال والمعتر الذي يتعرض ولا يسال .

باب:- بدنہ[1] اور ہدی

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارہ میں فرمایا، وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ (حج آیت ۳۶) (اور کعبے کے چڑھانے کے اونٹ، ٹھہرائے ہیں ہم نے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی، تمہارا اس میں بھلا ہے سو پڑھوان پر نام اللہ کا قطار باندھ کر) اس سے تین باتیں سمجھ آتی ہیں

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا (پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ)

یعنی جب ذبح کر دیے جائیں، فَكُلُوا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (تو کھاؤ ان میں اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے کو، اور بے قراری کرنے کو)

معتر وہ (محتاج) ہے جو آئے اور سوال نہ کرے[2]

---

[1] ''بدنہ'' قربانی کا اونٹ یا گائے اور ''ہدی'' بکری بھیڑ وغیرہ جو جانور حرم میں قربانی کے لیے بھیجا جائے (مترجم)

[2] یہی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر ابن کثیر ص ۲۲۲، ج ۳ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ابن ابی شیبہ ص ۵۲۳، ج ۴ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل ضلت بدنته فايس منها فاشترى مثلها مكانها او خيراً منها ثم وجد الاولى قال عليه السلام ينحرهما جميعاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في البدنة تنتج قال : لا يشرب من لبنها الا فضلا عن ولدها فاذا بلغت نحرهما جميعاً فان لم يجد ما يحمل عليه ولدها فليحمله على امه التي ولدته وعدله غير باغ ولا عادو لا متعد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام من اعتل ظهر عليه فليركب بدنته بالمعروف، ورأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجالاً

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس شخص کی قربانی کا جانور گم ہو جائے وہ مایوس ہو کر اس کی جگہ دوسرا اس جیسا یا اس سے اچھا جانور خرید ے، پھر پہلا بھی مل جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دونوں کو ذبح کرے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے اس جانور کے بارہ میں فرمایا جو بچہ جن دے کہ اس کا دودھ نہ پیئے مگر جو اس کے بچے سے بچ جائے، پھر جب وہ (ذبح کرنے کی جگہ) پہنچ جائے تو دونوں کو ذبح کرے،[2] اگر کوئی چیز نہ ملے جس پر اس کے بچے کو لا د سکے تو اس کی ماں پر جس نے اسے جنا ہے لا دلے اور اسے درست رکھے نہ ظلم کرنے والا ہو نہ زیادتی اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو جائے تو وہ دستور کے مطابق اپنی قربانی

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۷۹۔۷۸، ج ۵)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۰، ج ۴)

يشون فامرهم فركبوا هديه ولستم براكبي سنة أهدى من سنة نبيكم صلى الله عليه وآله وسلم .

باب الدعاء عند الذبح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان اذا ذبح نسكه استقبل القبلة ، ثم قال : وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً مسلماً وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي

کے اونٹ پر سوار ہو جائے[1] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا تو آپ کے فرمانے پر وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر سوار ہو گئے، اور (آپ نے ارشاد فرمایا) تم اپنے نبی کی سنت سے زیادہ صحیح کام کرنے والے نہیں ہو۔

باب-: ذبح کے وقت دعا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنی قربانی ذبح کرتے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھتے[2]

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(میں نے اپنا منہ کیا اسی کی طرف جس نے بنائے آسمان و زمین، ایک طرف کا ہو کر، اور میں نہیں شریک کرنے والا،)

۱؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند سے ابن ابی شیبہ ص ۴۴۸، ج ۴ میں موجود ہے۔

۲؎ ذبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسی طرح کی دعا منقول ہے (ابن ماجہ ص ۲۳۲)

ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك لك وبذلك أمرت وأنا من المسلمين بسم الله والله أكبر اللهم منك واليك اللهم تقبل من علي ، وكان يكره ان ينخعها حتى تموت وكان عليه السلام يطعم ثلثاً ويا كل ثلثاً ويدخر ثلثاً .

لَاشَرِيْكَ لَكَ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَلِيٍّ ۔ (میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کی طرف ہے جو صاحب سارے جہاں کا، کوئی نہیں شریک تمہارا اور یہی مجھ کو حکم ہوا، اور میں حکمبر دار ہوں، اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا، اے اللہ! تمہاری طرف سے تمہارے لیے، اے اللہ! علی سے قبول کر)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ذبح کرتے وقت چھری حرام مغز تک پہنچانے کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ جانور ٹھنڈا ہو جائے،[1] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک تہائی دوسروں کو کھلاتے، ایک تہائی خود کھاتے اور ایک تہائی ضرورت کے لیے رکھ لیتے۔[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۲، ج۴)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۲، ج۴)

باب الاضحی و ايام النحر والتشريق :

قال ابراهيم بن الزبرقان قال : حدثني ابو خالد رحمه الله قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: انه قال في الأضحية تكون سليمة العينين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ايام النحر ثلاثة ايام ، يوم العاشر من ذي الحجة ويومان بعده في ايها ذبحت أجزاك وأشهر الحج وهي قول الله عز وجل الحج أشهر معلومات شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة والأيام المعلومات ايام العشر والمعدودات

باب-: قربانی

قربانی اورتشریق کے دن

قال ابراهيم بن الزبرقان قال : حدثني ابو خالد رحمه الله قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے بارہ میں فرمایا کہ وہ صحیح آنکھوں والی ہو[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قربانی کے دن تین ہیں، دس ذوالحج اور دودن اس کے بعد، جس دن بھی تم ذبح کرلو جائز ہے[2] اور حج کے مہینے یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ (بقرہ ۱۹۷) (زمانہ) حج کے کئی مہینے ہیں معلوم)
شوال، ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحج کے، ایام معلومات سے دس دن مراد ہیں[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۷۹، ج ۴)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۷۸، ج ۴، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مؤطا امام مالک ص ۴۹۷ میں اسی طرح منقول ہے۔

[3] تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۶، ج ۱ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

هي ايام التشريق فمن تعجل في يومين فنفر بعد يوم النحر بيومين فلا إثم عليه ومن تاخر فلا إثم عليه .

باب ما يجزي من الاضحية :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: في الاضحية سليمة العينين والاذنين والقوائم لا شرقاً ولا خرقاً ولا مقابلة ولا مدابرة، أمرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نستشرف العين والاذن

معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں [۱]

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ (بقرہ ۲۰۳) (پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں) تو وہ قربانی کے دن سے دو دن بعد چل پڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں،

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآاِثْمَ عَلَيْهِ (بقرہ ۲۰۳) (اور جو کوئی رہ گیا اس پر نہیں گناہ)

باب-: جس جانور کی قربانی جائز ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے جانور بارہ میں فرمایا کہ وہ صحیح آنکھوں اور کانوں اور ٹانگوں والا ہو، اس کے کان نہ لمبائی میں چیرے ہوئے ہوں نہ ان میں سوراخ ہوں، نہ وہ مقابلہ ہو اور نہ ہی مدابرہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں پر غور کریں ہے [۲]

---

[۱] تفسیر ابن کثیر ص ۲۴۵، ج ۱ میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

[۲] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ ترمذی ص ۲۷۵، ج ۱) میں موجود ہے۔ بدائع الصنائع ص ۷۶، ج ۵ میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

الثني من المعز و الجذع من الضان اذا كان سميناً لا خرقاً ولا جدعاً ولا هرمة ولا ذات عوار فاذا أصابهـــا شيء بعدما تشتريها فبلغت المنحر فلا بأس .

قال ابو خالد رحمه الله فسر لنا زيد بن علي عليهما السلام المقابلة ما قطع طرف من اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقا الموسومة والخرقا المثقوبة الاذن .

بکری میں سے جو دوسرے سال میں داخل ہو اور بھیڑ میں سے (سال سے) چھوٹا (چھ مہینہ کا) بشرطیکہ وہ موٹا ہو[1] نہ کانوں میں سوراخ ہو، نہ کان ناک کٹے ہوں، نہ بہت کمزور ہو اور نہ ہی کانا ہو، جب اس میں خریدنے کے بعد کوئی عیب پیدا ہو گیا، پھر وہ قربان گاہ تک پہنچ گیا تو کوئی حرج نہیں ہے[2]

ابو خالد نے کہا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہم سے اس کی تفسیر بیان کی مقابلہ وہ جانور جس کے کانوں کا ایک حصہ اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو، مدابرہ جس کے کان کا ایک حصہ پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو[3] شرقا جسے داغ لگایا گیا ہو اور خرقا جس کے کانوں میں سوراخ ہو۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۳۸)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۷۶، ج ۵)

[3] مقابلہ اور مدابرہ وہ جانور ہیں جن کے کان کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو اور الگ کیے بغیر وہ حصہ لٹکا رہنے دیا گیا ہو۔ اگر کان کے اگلے حصہ سے کاٹا گیا ہو تو مقابلہ اور اگر پچھلے حصہ سے کاٹا گیا ہو تو اسے مدابرہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

باب جلود الاضحية :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تبيعوا لحوم أضاحيكم ولا جلودها وكلوا منها واطعموا وتمتعوا ، وقال علي عليه السلام أمرني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين بعث معي بالهدى ان أتصدق بجلودها وحليها وخطمها ولا اعطي الجازر من جلودها شيئاً .

باب الأكل من لحوم الاضاحي :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن لحوم الاضاحي ان ندخرها فوق ثلاثة ايام ونهى ان ننبذ

باب:- قربانی کی کھالیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اپنی قربانیوں کے گوشت اوران کی کھالیں نہ بیچو، ان میں سے خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میرے ساتھ قربانی کا جانور بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کی کھالیں، دودھ اوران کی نکیلیں صدقہ کر دوں، اور قصاب کوان کی کھالوں میں سے کچھ نہ دوں۔[2]

باب:- قربانی کے گوشت میں سے کھانا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم قربانیوں کا

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۲، ج۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بخاری ص ۲۳۲، ج۱ اور مسلم ص۴۲۳، ۴۲۴، ج۱، میں دوسری سند سے موجود ہے۔

في الدبا والنقير والمزفت والحنتم ونهانا عن زيارة القبور ، قال فلما كان من بعد ذلك ، قال يا أيها الناس اني كنت نهيتكم عن لحوم الأضاحي ان تدخروها فوق ثلاثة ايام وذلك لفاقة المسلمين لتواسوا بينكم فقد وسع الله عليكم فكلوا واطعموا وادخروا ، ونهيتكم ان تنبذوا في الدبا والنقير والمزفت والحنتم فان الآنا لا يحل شيئا ولا يحرمه ولكن اياي وكل مسكر ، ونهيتكم عن زيارة القبور وذلك ان المشركين كانوا ياتونها فيعكفون عندها وينحرون عندها ويقولون هجراً من القول فلا تفعلوا كفعلهم ولا باس باتيانها فان في اتيانها عظة ما لم تقولوا هجراً .

گوشت تین دن سے زیادہ رکھیں، اور ہمیں دبا، نقیر مزفت اور حنتم میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، اور ہمیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا، اس سے کچھ عرصہ بعد آپ نے ارشاد فرمایا، اے لوگو! میں نے تمہیں قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، اور یہ (منع کرنا) مسلمانوں کے فاقہ کی وجہ سے تھا تاکہ تم آپس میں مدد کرو اب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی ہے، تو اب کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو، میں نے تمہیں دبا، نقیر، مزفت اور حنتم (برتنوں کے نام ہیں) میں نبیذ بنانے سے روکا تھا، بلاشبہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام لیکن ہر نشے والی چیز سے بچو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ مشرکین آتے ان کے پاس اعتکاف کرتے ان کے پاس جانور ذبح کرتے اور ان کے پاس بیہودہ (شرکیہ) باتیں کرتے، ان جیسے کام مت کرو، تو قبروں پر جانے میں کوئی حرج نہیں بلاشبہ وہاں جانے میں نصیحت ہے جب تک کہ تم بیہودہ باتیں نہ کرو[1]

[1] یہ روایت مجمع الزوائد ص ۵۸، ج ۴ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد اسناد سے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ موجود ہے۔

قال ابو خالد رحمه الله فسر لنـــا زيد بن علي عليهما السلام الدبا القرع والنقير هو نقير النخل والمزفت المقير والحنتم البراني .

باب الذبائح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه ذكر ذبيحة الظفر والسن والعظم وذبيحة القصبة الا ما ذكي بحديدة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ذبيحة المسلمين لكم حلال اذا ذكروا اسم الله تعالى وذبائح اليهود والنصارى لكم حلال اذا ذكروا اسم الله تعـــالى ولا تاكلوا ذبائح المجوس ولا نصارى

ابوخالد نے کہا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں تفسیر بیان کی کہ دبا کدو (کا خول) ہے نقیر کھجور کا کھودا ہوا برتن، مزفت روغنی برتن اور حنتم سبز مٹکا ہے (ان برتنوں کو لوگ شراب کے لیے مختلف قسم کے کاموں میں لاتے تھے)

باب-: ذبائح

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناخن، دانت، ہڈی اور بانس (کی دھار) کے ذبیحہ کا ذکر فرمایا، مگر وہ جو لوہے سے ذبح کیا جائے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانوں کا ذبح کیا ہوا جانور تمہارے لیے حلال ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کریں، یہودیوں اور عیسائیوں کا ذبح کیا ہوا تمہارے لیے حلال ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالی کا نام لے کر ذبح کریں، مجوسیوں کا ذبح

---

[1] یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۳۷۱، ج ۴، بدائع الصنائع ص ۴۲، ج ۵)

العرب فانهم ليسوا باهل كتاب .

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن ذبيحة الغلام قال عليه السلام اذا حفظ الصلاة وافرا فلا باس ، وسالته عليه السلام عن ذبيحة المرأة ، قال عليه السلام اذا أفرت فلا بأس .

باب في الجنين :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: في أجنة الانعام ذكاتهن ذكاة امهاتهن اذا اشعرن .

کیا ہوا نہ کھاؤ اور نہ ہی عرب کے عیسائیوں کا یقیناً یہ اہل کتاب نہیں ہیں[۱] میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے بچے کے ذبح کیے ہوئے جانور کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب نماز کی پابندی کرے اور رگیں کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں میں نے ان سے عورت کے ذبح کیے ہوئے جانور کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، جب وہ رگیں کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں ہے[۲]

باب-: پیٹ والے بچے (کے ذبح کرنے) میں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جانوروں کے پیٹ کے بچوں کے بارہ میں فرمایا ان کا ذبح ان کی ماں کا ذبح ہے بشرطیکہ پیٹ میں ان کے جسم پر بال نکل آئیں ہے[۳]

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص۴۴، ج۵) بدائع الصنائع ص۴۴، ج۵ میں عرب کے عیسائیوں کے بارہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے۔

[۲] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص۳۶۸، ج۴)

[۳] یہ روایت مجمع الزوائد ص۳۴، ج۴ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ مسند ابی یعلی موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کہتے تھے (عبدالرزاق ص۵۰۰، ج۴) یہ صاحبین رحمہما اللہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے (ہدایہ ص ۳۷۲، ج۴)

باب البقرة تند والبعير :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في بقرة او ناقة ندت فضربت بالسلاح ، قال لا باس بلحمها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ما بان من البهيمة يداً او رجلاً او الية وهي حية لم تؤكل لأن ذلك ميتة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا أدركت ذكاتها وهي تطرف بعينها او تركض برجلها او تحرك ذنبها

باب:- گائے اوراونٹ جو بدک کر بھاگ جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

گائے یا اونٹنی جو بدک کر بھاگ جائے پھر ہتھیار سے ماردی جائے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چوپائے کا جو بازو، پاؤں یا چکی علیحدہ ہوجائے اور چوپایہ ابھی زندہ ہوتو وہ حصہ نہ کھایا جائے کیونکہ وہ حصہ مردار ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم نے جانور کے ذبح کا وقت پالیا، اور وہ

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۲، ج ۴)

[2] حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (عبدالرزاق ص ۴۶۳، ج ۴) احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۳۴، ج ۴)

فقد أدركت . سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن البعير يتردى في البئر فلا يقدر على منحره فيطعن في دبره او في خاصرته ، قـــال عليه السلام لا باس باكله .

باب في الذبيحة يبين رأسها :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل ذبح شاة او طائراً او نحو ذلك فابان رأسه فـــلا باس بذلك تلك ذكاة شرعية .

جانور اپنی آنکھ جھپک (ہلا) رہا ہو یا پاؤں ہلا رہا ہو، یا اپنی دم ہلا رہا ہو تو تم نے اسے پالیا[1] (یعنی ذبح کرنا ضروری ہے)

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اونٹ کے بارہ میں پوچھا جو کنوئیں میں گر جائے اسے ذبح نہ کیا جا سکے، اس کے پچھلے حصہ یا پہلو میں نیزہ مارا جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے[2]

باب:- ذبیحہ کا سر جدا ہو جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص بکری پرندہ یا اس جیسی کوئی چیز ذبح کرے، اس کا سر جدا ہو جائے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں[3] شرعاً یہ ذبح ہے۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق ص ۴۹۹، ج ۴ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۲، ج ۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے عبدالرزاق ص ۴۶۸، ج ۴ ابن ابی شیبہ ص ۶۲۴، ج ۴ وعن علی رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ ص ۶۲۵، ج ۴)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۲، ج ۴)

باب الصيد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أتى الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم راع بارنب مشوية قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حيث أتاه أهدية ام صدقة ، فقال يا رسول الله بل هدية فادناها الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اليها فرأى في حياها دما، قال عليه السلام، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للقوم اما ترون ما أرى، قالوا بلى يا رسول الله أثر الدم، فقال صلى الله عليه وآله وسلم دونكم، فقال القوم، أنأكل يا رسول الله، قال نعم واغاتركها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اعافة، قال عليهم السلام فأكل القوم ،

باب:- شکار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چرواہا بھونا ہوا خرگوش لایا، جب وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! بلکہ ہدیہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس کی پیشاب گاہ میں خون دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کیا تم بھی وہ کچھ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا، جی ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسول! خون کا نشان ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا، تم لے لو (کھالو) لوگوں نے کہا کیا ہم کھالیں؟ آپ نے فرمایا، ہاں، رسول اللہ ﷺ نے تو اسے ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں نے وہ کھایا۔[1]

---

[1] یہ روایت یہاں تک قدرے مختصر الفاظ کے ساتھ عبدالرزاق ص ۲۹۹، ج ۴ اور ص ۵۱۶، ج ۴ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

قال : فقال الراعي يا رسول الله ما ترى في أكل الضب ، قال : فقال صلى الله عليه وآله وسلم لا نا كل ولا نطعم مالا نا كل، قال يا رسول الله فاني أرعى غنم أهلي فتكون العارضة أخاف ان تفوتني بنفسها وليست معي مدية أفاذبح بسني ، قال لا ، قال فبظفري قال لا ، قال فبعظم ، قال لا ، قال فبعود ، قال لا ، قال فيم يا رسول الله ، قال بالمروة والحجرين تضرب أحدهما على الاخرى فان فرى فكل وان لم يفر فلا تا كل

چرواہے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ گوہ (ایک جانور ہے) کھانے کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہم نہیں کھاتے اور ہم وہ چیز کسی کو بھی نہیں کھلاتے جو خود نہیں کھاتے ہے[1] چرواہے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں اپنی پالتو بکریاں چراتا ہوں کبھی کوئی ایسا حادثہ پیش آجاتا ہے مجھے بکری کے ہلاک ہونے کا خوف ہوتا ہے، اور میرے پاس چھری نہیں ہوتی تو کیا میں اپنے دانت سے ذبح کرسکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، اس نے کہا اپنے ناخن سے، آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، اس نے کہا، ہڈی سے، آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، اس نے کہا، لکڑی سے، آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، اس نے عرض کیا تو پھر کس چیز سے ذبح کروں اے اللہ تعالیٰ کے رسول؟ آپ نے ارشاد فرمایا سخت پتھر سے اور دو پتھروں سے ایک پتھر کو دوسرے پر رکھ کر مارو اگر رگیں کٹ جائیں تو کھالو اگر نہ کٹیں تو نہ کھاؤ ہے[2]

---

[1] ابن ابی شیبہ ص ۵۴۶، ج ۵ میں روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔ ابوداؤد ص ۱۷۶، ج ۲ میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، احناف کے نزدیک بھی مکروہ ہے (ہدایہ ص ۴۷۴، ج ۴)

[2] یہ روایت مختصر الفاظ کے ساتھ مرفوعاً حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۴۹۶، ج ۴ موجود ہے لیکن اس میں لکڑی کا ذکر نہیں ہے، لکڑی کے علاوہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ایضاً)

فقال الراعي يا رسول الله اني ارمي بالسهم فاصمي وانمي، فقال ما اصميت فكل وما أنميت فلا تاكل .

قال ابو خالد رحمه الله فسر لنا زيدبن علي عليهما السلام الاصما ما كان بعينك والانما ما ينأى عنك أي ما غاب عنك ، قال فلعل غير سهمك أعان على قتله .

باب الرجل يضحي قبل ان يصلي الامام ،

حدثنا زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لما قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلاة يوم النحر تلقاه رجل من الانصار فقال

چرواہے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں کبھی تیر مارتا ہوں تو شکار میری نگاہ کے سامنے رہتا ہے اور (کبھی) اوجھل بھی ہوجاتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، نگاہ کے سامنے رہے اسے کھالو، اور جو نگاہ سے اوجھل ہوجائے اسے نہ کھاؤ۔[1]

ابوخالد نے کہا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں اصما کا مطلب بتایا کہ جو تمہاری نگاہ کے سامنے رہے اور انما جو تمہاری نگاہ سے غائب ہوجائے، شاید کہ تمہارے تیر کے علاوہ بھی کسی نے اسے مارنے میں مدد کی ہو۔

باب:- امام کے نماز عید پڑھانے سے پہلے جو شخص قربانی کرے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن جب نماز پوری فرمائی تو آپ سے

---

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ابن ابی شیبہ ص ۶۱۳، ج ۴ میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

يا رسول الله اكرمْني اليوم بنفسك، فقال وما ذاك ؟ قال اني أمرت بنسكي قبل ان أخرج ان يذبح فأحببت ان أبدأ بك يا رسول الله ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فشاتك شاة لحم، قال يا رسول الله ان عندي عناقاً لي جذعة قال اذبحها ولا رخصة فيها لأحد بعدك. قال وقال رسول الله الجذع من الضأن اذا كان سميناً سليماً والثني من المعز .

ایک انصاری شخص ملا، اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ آج مجھے شرف بخشیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، میں نے عید کے لیے جانے سے پہلے اپنی قربانی کے بارہ میں کہہ دیا تھا کہ اسے ذبح کر دیا جائے، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ سے ابتدا کروں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تمہاری بکری تو بکری کا گوشت ہے (قربانی کا نہیں) اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میرے پاس بکری کا ایک سال سے چھوٹا بچہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، اسے ذبح کر لو، تمہارے بعد کسی کے لیے بھی اجازت نہیں ہے[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سال سے کم بھیڑ کا بچہ جب کہ تندرست موٹا تازہ ہو، بکری کا بچہ جب کہ دوسرے سال میں ہو[2]

۱؎ اس کے ہم معنی روایت حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ص ۴۶۶، ج ۳، اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ص ۳۶۴، ج ۳، میں موجود ہے۔

۲؎ اس کے معنی روایت بواسطہ حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ نسائی ص ۲۰۳، ج ۲ میں موجود ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۳۸۱، ج ۴)

باب صيد الكلاب والجوارح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام أن رجالاً من طي سالوا النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن صيد الكلاب والجوارح وما أحل لهم من ذلك وما حرم عليهم فانزل الله عز وجل : يسالونك ماذا أحل لهم قل أحل لكم الطيبات وما علمتم من الجوارح مكلبين تعلمونهن مما علمكم الله فكلوا مما أمسكن عليكم واذكروا اسم الله عليه .

وقال زيد بن علي عليهما السلام : لا يؤكل من صيد الكلب والفهد والبازي والصقر اذا كان غير معلم الا ما أدركت ذكاته ، لان الله عز

باب-: کتوں اور درندوں کا شکار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ طی کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتوں اور درندوں کے شکار کے بارہ میں پوچھا، اور ان میں سے ان کے لیے کیا حلال ہے اور ان پر کیا حرام ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔[۱]

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔(سورہ مائدہ آیت نمبر۴ پارہ نمبر۶) (تجھ سے پوچھتے ہیں، کہ ان کو کیا حلال ہے، تو کہہ تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں اور جو سدھاؤ شکاری جانور دوڑانے کو، کہ ان کو سکھاتے ہو کچھ ایک، جو اللہ نے تم کو سکھایا ہے، سو کھاؤ اس میں سے کہ رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے، اور اللہ کا نام لو اس پر)

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کتے، چیتے، باز اور شکرے کا کیا ہوا شکار نہ

۱۔ ابن ابی شیبہ ص ۶۰۴، ج۴ میں حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

وجل يقول : فكلوا ممـــا أمسكن عليكم واذكروا اسم الله .. فانما أحل الله لـكم ما علمتم من الجوارح فتعليم الكلب والفهد لا يأكل وتعليم البازي والصقر ان يدعى فيجيب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن الضب والضبع وعن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب من الطير وعن لحم الحمر الاهلية .

کھایا جائے جب کہ وہ سدھایا ہوا نہ ہو، مگر جس کا ذبح تم پالو[۱] (خود اسے ذبح کرلو) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، فَكُلُوا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ (مائدہ ۴) (سو کھاؤ اس میں سے کہ رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے، اور اللہ کا نام لو) تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہ حلال کیا ہے جن درندوں کو تم نے سکھایا ہے، کتے، چیتے کا سکھانا یہ ہے کہ وہ خود نہ کھائے، باز اور شکرے کا سکھانا یہ ہے کہ جب وہ اسے بلائے تو آ جائے۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے گوہ، بجو اور ہر کچلیوں والے درندے، اور ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے پرندے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔[۳]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۲۵ ج، ج ۴)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۲۵، ج ۴)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۳-۳۷۴، ج ۴)

كتاب البيوع

باب البيوع وفضل الكسب من الحلال :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : الاكتساب من الحلال جهاد وانفاقك اياه على عيالك وأقاربك صدقة ولدرهم حلال من تجارة افضل من عشرة حلال من غيره .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : تحت ظل العرش يوم لا ظل الا ظله رجل خرج ضارباً في الارض يطلب من فضل الله يعود به على عياله .

كتاب خريد وفروخت

باب :- خریدنا، بیچنا اور حلال کمائی کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حلال کمانا جہاد ہے[1] اور وہ مال اپنے بال بچوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا تمہارا صدقہ ہے،[2] تجارت کا ایک حلال درہم افضل ہے، دوسرے دس حلال درہموں سے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، عرش کے سایہ تلے جس دن کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، وہ شخص ہوگا جو زمین میں اللہ تعالیٰ کا رزق تلاش کرنے کے لیے نکلا، جسے لیکر وہ اپنے بال بچوں کے پاس لوٹے گا۔

---

[1] اس کے ہم معنی روایت ابن ماجہ ص ۱۵۶ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً موجود ہے۔

[2] اس کے ہم معنی الفاظ ابن ماجہ ص ۱۵۵ میں حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله يحب العبد سهل البيع سهل الشراء سهل القضاء سهل الاقتضاء .

باب الفقه قبل التجارة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلا أتاه فقال يا امير المؤمنين اني أريد التجارة فادع الله لي فقال له عليه السلام أوفقهت في دين الله عز وجل ؟ قال او يكون بعض ذلك ، قال ويحك الفقه ثم المتجر، ان من باع واشترى ولم يسال عن حلال ولا حرام ارتطم في الربا ثم ارتطم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جس نے آسان طریقے پر بیچا، آسان خریدا، آسان ادا کیا، آسان تقاضا کیا۔[1]

باب:- تجارت سے پہلے فقہ حاصل کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا، اے امیر المؤمنین! میں تجارت کرنا چاہتا ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے دین میں فقہ حاصل کی ہے؟

اس نے کہا، کچھ تھوڑا سا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے فقہ حاصل کرو، پھر تجارت کرو، بلاشبہ جس نے بیچا اور خریدا، حلال حرام کے بارہ میں نہ پوچھا تو سود میں پھنسے گا پھر پھنسے گا۔

---

[1] اس کے ہم معنی روایت بخاری ص ۲۷۸، ج ۱ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

باب الامام يتجر في رعيته :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اني لعنت ثلاثة فلعنهم الله تعالى: الامام يتجر في رعيته وناكح البهيمة والذكرين ينكح احدهما الآخر.

باب الكسب من اليد يعني الصانع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يارسول الله أي الكسب افضل؟ فقال صلى الله عليه وآله وسلم عمل الرجل بيده وكل بيع مبرور فان الله يحب المؤمن المحترف ومن كد

باب:- حاکم جو اپنی رعایا میں تجارت کرے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت فرمائی ہے، حاکم پر جو اپنی رعایا میں تجارت کرے، چوپائے سے بدفعلی کرنے والا، اور دو مرد ان میں ایک دوسرے سے بدفعلی کرے[1]

باب:- ہاتھ کی کمائی یعنی کاریگر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! کون سی کمائی افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، آدمی کے ہاتھ کا کام اور ہر تجارت جو خیانت سے خالی ہو[2] بلاشبہ اللہ تعالیٰ کمائی کرنے والے مؤمن سے

---

[1] یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ترمذی ص ۲۷۰، ج ۱ اور مسند احمد ص ۲۱۷، ج ۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موجود ہے لیکن اس میں حاکم کا ذکر نہیں ہے۔

[2] روایت کا یہ حصہ مسند احمد ص ۱۴۱، ج ۴ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور ص ۴۶۶، ج ۳ میں ایک دوسری سند کے ساتھ موجود ہے۔

على عياله كان كالمجاهد في سبيل الله عز وجل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من طلب الدنيا حلالاً تعطفاً على والد او ولد او زوجة بعثه الله تعالى ووجهه على صورة القمر ليلة البدر .

باب أكل الربا وعظم اثمه والحلف على البيع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أكل الربا ومؤكله وبائعه ومشتريه وكاتبه وشاهديه.

محبت فرماتے ہیں[1] اور جو کوئی اپنے بال بچوں کے لیے کمائی میں محنت کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے حلال طریقے سے دنیا طلب کی، والد، بچے یا بیوی پر رحم کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

باب:- سود کھانا، اس کے گناہ کا بڑا ہونا اور خرید وفروخت میں قسم اٹھانا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، بیچنے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی۔[3]

---

[1] روایت کا یہ حصہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مجمع الزوائد ص ۶۲، ج ۴ میں بحوالہ طبرانی کبیر واوسط موجود ہے۔

[2] اس کے ہم معنی روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ماجہ ص ۱۵۶ میں موجود ہے۔

[3] یہ روایت مسلم ص ۲۷، ج ۲ ترمذی ص ۲۲۹، ج ۱ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اني مخاصم من أمتي ثلاثة يوم القيـامة ومن خاصمته خصمته: رجل باع حراً وأكل ثمنـه ومن أخفر ذمتي ومن أكل الربا وأطعمه.

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: اليمين تنفق السلعة وتمحق البركة، وان اليمين الفاجرة لتدع الديار من اهلها بلاقع.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اپنی امت کے تین آدمیوں سے قیامت کے دن میں خود جھگڑوں گا اور جس سے میں خود جھگڑوں گا اس سے جھگڑے میں غالب آؤں گا ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو بیچا یا اس کی قیمت کھائی اور جس نے میرا عہد توڑا، جس نے سود کھایا اور دوسروں کو کھلایا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسم سامان چلا دیتی ہے (سامان بک جاتا ہے) برکت ختم کر دیتی ہے، اور جھوٹی قسم گھروں کو گھر والوں سے ویران کر دیتی ہے۔[2]

---

[1] یہ روایت تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ بخاری ص ۲۹۷، ج ۱ ابن ماجہ ص ۱۷۸، مسند احمد ص ۳۵۸، ج ۲، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] یہ روایت مختصر البخاری ص ۲۸۰، ج ۱ مسند احمد ص ۲۳۵، ج ۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

باب الصرف مع الكيل والوزن :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أهدي لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تمر فلم يردمنه شيئاً فقال لبلال دونك هذا التمر حتى أسالك عنه ، قال فانطلق بلال فاعطى التمر مثلين وأخذ مثلاً . فلما كان من الغد قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إئتنا بخبيئتنا التي استخبأناك، فلما جاء بلال بالتمر قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :ما هـذا الذي استخبأناك ؟ افاخبره بالذي صنع فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :هـذا الحرام الذي لايصلح أكله، انطلق فاردده على صاحبه ومره لا يبع هكذا ولا يبتاع ،

باب-: سونے چاندی کی ماپ تول کرخرید وفروخت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ کو کھجوریں ہدیہ کی گئیں، آپ نے اس میں سے کچھ نہ لیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا، یہ کھجوریں لے لو، یہاں تک کہ تم سے میں خود یہ نہ مانگوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے (کسی کو) دوگنی کھجوریں دے دیں اور (اس کے بدلہ) ایک مثل (عمدہ) کھجوریں لے لیں، جب دوسرا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہماری حفاظت سے رکھی ہوئی چیز لاؤ جو ہم نے تمہیں محفوظ رکھنے کے لیے دی تھیں، جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھجوریں لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ تو وہ نہیں جو ہم نے تمہیں حفاظت سے رکھنے کے لیے دی تھیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا جو انہوں نے کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ حرام ہے کھانے کے قابل نہیں ، جاؤ، اسے اس کے مالک کو واپس کرو، اور اسے کہو اس طرح نہ بیچے، اور نہ ہی خریدے۔

ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضة بالفضة مثلاً بمثل والبر بالبر مثلاً بمثل والذرة بالذرة مثلاً بمثل والشعير بالشعير مثلاً بمثل يداً بيد، فمن زاد او ازداد فقد أربى .

وقال زيد بن علي عليهما السلام :اذا اختلف النوعان مما يكال فلا باس به مثلان بمثل يداً بيد ويجوز فيه نسية . واذ اختلف النوعان مما يوزن فلا باس به مثلان بمثل يداً بيد ولا يجوز نسبته ، واذا اختلف النوعان مما لا يكال ولا يوزن فلا باس به مثلان بمثل يداً بيد ويجوز نسية

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا، سونا سونے کے بدلے برابر برابر، چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر، گندم گندم کے بدلے برابر برابر، مکئ مکئ کے بدلے برابر برابر جو، جو کے بدلے برابر برابر، نقد (ادھار نہ ہو) جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود لیا ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب دو ماپی جانے والی جنسیں مختلف ہو جائیں تو دوگنی کے بدلے ایک گنا میں کوئی حرج نہیں، نقد اس میں ادھار جائز نہیں، جب تولی جانے والی دو جنسیں مختلف ہو جائیں تو دوگنی کے بدلے ایک گنا میں کوئی حرج نہیں، اس میں ادھار جائز نہیں، جب دو جنسیں مختلف ہو جائیں ان چیزوں میں سے جو نہ ماپی جاتی ہیں اور نہ تولی جاتی ہیں تو دوگنی کے بدلے ایک گنا نقد میں کوئی حرج نہیں اور ادھار بھی جائز ہے[2]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ متعدد اسناد کے ساتھ معجم طبرانی کبیر ص ۳۳۹، ج ۱ تا ص ۳۴۲، ج ۱ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۵، ج ۳)

باب افضل التجارات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير تجاراتكم البر وخير أعمالكم الخرز ومن عالج الجلب لم يفتقر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجل فقال يارسول الله اني لست أتوجه في شيء الاحورفت فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : انظر شيئاً قد أصبت فيه مرة فالزمه، قال القرظ، قال صلى الله عليه وآله وسلم الزم القرظ .

باب -: تجارتوں میں سے افضل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہاری بہترین تجارت گندم ہے، اور تمہارا بہترین پیشہ چمڑے کی سلائی ہے، اور جس نے مال ایک شہر سے دوسرے شہر لیجانے کی مشق کر لی وہ محتاج نہیں ہوا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں جس چیز کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہوں، مجھے اس میں نقصان ہو جاتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دیکھو تمہیں جس چیز میں ایک بار نفع ہوا ہو، اسے لازم پکڑ لو وہی کام کیا کرو، اس نے عرض کیا، درخت سلم[1] کی پتیاں بیچنے کا کام آپ نے ارشاد فرمایا سلم کی پتیاں بیچنے کا کام لازم پکڑ لو۔[2]

---

[1] سلم کیکر کے مشابہ ایک درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑے کی دباغت کا کام لیا جاتا تھا (مترجم)

[2] یہ شخص حضرت سعد بن عائذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن ہیں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاصابہ ص ۲۹، ج ۲ میں بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

باب بيع المرابحة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من كذب في مرابحة فقد خان الله ورسوله والمؤمنين وبعثه الله عز وجل يوم القيامة في زمرة المنافقين . وقال زيد بن علي عليه السلام : لا باس في بيع المرابحة اذا بينت رأس المال ولا باس ببيع ده يازده وده بدا وزده انما هذه لغات فارسية فلا تبال باي لسان كان .

باب:- نفع پر بیچنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے نفع پر بیچنے میں جھوٹ بولا، تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے خیانت کی ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن منافقوں کے گروہ میں اٹھائے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نفع پر بیچنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ رأس المال (خرید) بتادے، اور دس کو گیارہ اور دس کو بارہ[1] کے ساتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے[2] یہ تو فارسی لغات ہیں جو زبان بھی ہو پرواہ مت کرو۔

---

[1] دہ یازدہ، دہ دوازدہ کا مطلب فی صد % کے حساب سے بیچنا یعنی ہر دس پر ایک یا دو نفع لینا، دیکھیے فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۲۴، ج ۶)

[2] امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، شریح رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۲۳۳، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۱۸۴، ج ۵)

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل يشتري السلعة فتغير في يده فكره ان يبيعها مرابحة حتى يبين .

باب ما نهى عنه من البيوع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن شرطين في بيع وعن سلف وبيع وعن بيع ماليس

اور میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جو کوئی سامان خریدتا ہے پھر وہ اس کے قبضہ میں بدل جاتا ہے، (کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے) تو امام زید رضی اللہ عنہ نے بغیر بیان کیے نفع پر بیچنے کو مکروہ سمجھا ہے[1]

باب-: خرید و فروخت میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع میں دو شرطوں سے، قرض اور بیع [2] اور اس چیز کے

---

[1] امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (بدائع الصنائع ص ۲۲۳، ج ۵) اور احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے (ایضاً)

[2] ان تمام قسم کی بیوع کی مکمل تشریح امام زید رضی اللہ عنہ سے آگے آ رہی ہے ہم تائیداً چند حوالہ جات تحریر کرتے ہیں، بیع میں دو شرطیں اس طرح کہ میں نے یہ چیز تمہیں نقد ایک درہم اور ادھار دو درہم پر بیچی۔ قرض اور بیع اس طرح کہ میں نے تجھے یہ چیز اس شرط بیچی کہ تم مجھے اتنا قرض دو، بعض علماء نے اس کے علاوہ بھی حدیث کا مطلب بیان کیا ہے۔ (بذل المجہود فی حل ابی داؤد ص ۲۸۷، ج ۵)

عندك وعن ربح ما لم يضمن وبيع ما لم يقبض وعن بيع الملامسة وعن بيع المنابذة وطرح الحصاة وعن بيع الغرر وعن بيع الآبق حتى يقبض.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع الخمر والخنازير والعذرة، وقال صلى الله عليه وآله وسلم هي ميتة وعن أكل ثمن شيء من ذلك وعن بيع الصدقة حتى تقبض وعن

بیچنے سے جو تمہارے پاس نہ ہو، منافع سے جب تک کہ اس کا ضامن نہ ہو[1] اور بیچنے سے جب تک قبضہ نہ کرے، بیع ملامسہ، منابذہ[2] کنکر پھینکنے[3] دھوکے سے بیچنے[4] اور بھاگا ہوا غلام بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اسے پکڑ لے[5]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے شراب[6] خنزیروں اور پائخانہ[7] کے بیچنے سے منع فرمایا، آپ نے ارشاد فرمایا یہ مردار ہے، اور ان میں سے کسی چیز کی قیمت کھانے سے

---

[1] یہ روایت ابوداؤد ص ۱۳۹، ج ۲ سنن دارمی ص ۳۴۱ میں بواسطہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ موجود ہے۔

[2] یہ تینوں قسموں کی بیع زمانہ جاہلیت میں تھی، وہ اس طرح کہ بائع اور مشتری کسی چیز کا بھاؤ طے کر رہے ہیں تو اگر مشتری اس دوران اس چیز کو ہاتھ لگا دیتا یہ ہے بیع پکی ہو جاتی اسے ملامسہ کہتے اور اگر بائع وہ چیز مشتری کی طرف پھینک دیتا یہ بیع بھی پکی ہو جاتی ہے اسے منابذہ کہتے اور اگر مشتری اس دوران مبیع پر کنکر رکھ دیتا یا اس پر کنکر پھینک دیتا اسے القاء حجر کہتے (ہدایہ ص ۳۲، ج ۳)

[3] یہ روایت بخاری ص ۲۸۸، ج ۱ و مسلم ص ۲، ج ۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[4] یہ روایت مسلم ص ۲، ج ۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[5] یہ روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ ص ۱۵۹ میں موجود ہے۔

[6] یہ روایت مختصراً حضرت جابر عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بخاری ص ۲۹۸، ج ۱ میں موجود ہے۔

[7] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۷ ج ۴)

بيع الخمس حتى يحاز .

قال ابو خالد رحمه الله فسر لنا زيد بن علي عليهما السلام عن شرطين في بيع ، ان تقول بعتك هذه السلعة على انها بالنقد بكذا او بالنسيئة بكذا او على انها الى اجل كذا بكذا والى اجل كذا بكذا او عن سلف وبيع ان تسلف في الشيء ثم تبيعه قبل ان تقبضه وعن بيع ما ليس ما عندك ان تبيع السلعة ثم تشتريها بعد ذلك فتدفعها الى الذي بعتها اياه (وربح ما لم يضمن) ان يشتري الرجل السلعة ثم يبيعها قبل ان يقبضها ويجعل له الآخر بعض ربح وبيع ما لم يقبض ان يشتري الرجل السلعة ثم يبيعها قبل ان يقبضها (وبيع الملامسة) بيع كان في الجاهلية يتساوم الرجلان

بھی منع فرمایا، اور صدقہ کا مال بیچنے سے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے[1] اور خمس (کا مال) بیچنے سے یہاں تک کہ وہ اکٹھا کر لیا جائے،

ابوخالد نے کہا، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہم سے مطلب بیان کیا کہ بیع میں دو شرطیں یہ ہیں کہ تم یوں کہو، میں نے تمہیں یہ سامان اس شرط پر بیچا، کہ نقدا تنے کا اور ادھارا تنے کا، یا اتنی مدت ادھارا تنے کا اور اتنی مدت ادھارا تنے کا، قرض اور بیع یہ کہ تم کسی کو کوئی چیز قرض دو پھر قرض کی وصولی سے پہلے وہ چیز اسے بیچ ڈالو، اور اس چیز کی بیع سے جو تمہارے پاس نہ ہو یہ کہ تم کوئی سامان بیچ ڈالو، پھر اس کے بعد وہ سامان خرید کر اسے دے دو جس کے ہاتھ تم نے بیچا تھا، اور منافع جس کا ضامن نہ ہو یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی سامان خریدتا ہے، پھر قبضہ سے پہلے اسے بیچ ڈالتا ہے، اور کچھ منافع دوسرے (خریدار) کو دے دیتا ہے، اور بیع جب تک کہ قبضہ نہ کرے یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی سامان خریدتا ہے، پھر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالتا ہے، بیع ملامسہ زمانہ جاہلیت کی ایک بیع ہے، دو آدمی کسی سامان کا بھاؤ کر رہے

---

[1] یہ روایت ابن ابی شیبہ ص ۱۵۵، ج ۵ میں حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

في السلعة فأيهما لمس صاحبه وجب البيع ولم يكن له ان يرجع (وبيع المنابذة) ان يتساوم الرجلان فأيهما نبذهـا الى صاحبه فقـد وجب البيع (وبيـع الحصاة) ان يتساوم الرجلان فأيهما ألقى حصاة فقد وجب البيع (وبيع الغرر) بيع السمك في الماء واللبن في الضرع وهذه بيوع كانت في الجاهلية .

باب الخيار في البيع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اشترى مصراة فهو بالخيار فيها ثلاثا فان رضيها

ہوتے تو ان میں سے جو بھی اپنی ساتھی کو ہاتھ لگا دیتا سودا پکا ہو جاتا، اور اسے واپس کرنے کا حق نہ رہتا، بیع منابذہ یہ ہے کہ دو آدمی بھاؤ کر رہے ہوتے تو ان میں سے جو بھی وہ چیز دوسرے کی طرف پھینک دیتا تو بیع پکی ہو جاتی، کنکر والی بیع یہ ہے کہ دو آدمی سودا کر رہے ہوتے تو ان میں سے جو بھی کنکر ڈال دیتا سودا پکا ہو جاتا، اور دھوکے سے بیچنا پانی میں مچھلی بیچنا[1] اور تھنوں میں دودھ فروخت کرنا[2] یہ زمانہ جاہلیت کی بیع ہیں۔

باب:- خرید وفروخت میں اختیار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے مصراۃ خریدا اسے تین دن تک

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۲۴۰، ج ۵)

[2] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مرفوعاً منقول ہے (مجمع الزوائد ص ۱۰۲، ج ۴ بحوالہ طبرانی اوسط)

والا ردها ورد معها صاعاً من تمر ومن اشترى محفلة فهو بالخيار فيها ثلاثاً فان رضيها والا ردها ورد معها صاعاً من تمر .

قال ابو خالد رحمه الله تعالى فسر لنا زيد بن علي عليهما السلام المصراة من الابل والمحفلة من الغنم وهي التي يترك لبنها اياماً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جاءه رجل، فقال يا رسول الله اني أخدع في البيع، فجعل له

اختیار ہے، اگر راضی ہو تو (ٹھیک ہے) ورنہ وہ بھی واپس کرے اور کھجوروں کا ایک صاع بھی ساتھ دے، اور جس نے محفلہ خریدا اسے بھی تین دن تک اختیار ہے اگر اس پر راضی ہو ورنہ وہ بھی واپس کرے اور ایک صاع کھجوریں بھی ساتھ دے[1]

ابو خالد نے کہا امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں اس کی تفسیر بیان فرمائی کہ مصراۃ اونٹوں میں سے اور محفلہ بکریوں میں سے ہے اور وہ وہ جانور ہے جس کا دودھ کچھ دن چھوڑ دیا جائے (تا کہ گاہک دھوکے میں مبتلا ہو زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر خرید لے[2])

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں خرید وفروخت میں دھوکہ کھا جاتا ہوں۔

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ بخاری ص ۲۸۸ ، ج ا مسلم ص ۴ ، ۵ ، ج ۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مشابہ تفسیر کی ہے (بخاری ص ۲۸۸ ، ج ا)

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما اشتراه وباع الخيار ثلاثاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جعل عهدة الرقيق ثلاثاً. قال: وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يجوز الخيار أكثر من ثلاث. وقال الامام زيد بن علي عليهما السلام من اشترى شيئاً ولم يره فهو بالخيار اذا رآه ان شاء أخذه وان شاء ترك ، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يبطل الخيار الا ان يقول بلسانه رضيت او يجامع ، فان قبّل ، او باشر او استخدم او ركب كان على الخيار .

تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے اس چیز میں جسے وہ خریدے یا بیچے تین دن کا اختیار مقرر فرمایا ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے غلام کی کفالت (ذمہ داری) تین دن مقرر فرمائی، اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تین دن سے زیادہ اختیار جائز نہیں ہے[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں جب دیکھے تو اسے اختیار ہے چاہے لے لے چاہے چھوڑ دے،[3] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا اختیار ختم نہیں ہوگا جب تک زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں راضی ہوں یا (اگر وہ باندی ہو تو) اس سے جماع کر لے، اگر اس کا بوسہ لے لیا، یا اس کے ساتھ لیٹ گیا، یا خدمت لی یا (سواری پر) سوار ہو گیا تو اسکا اختیار باقی ہے۔

---

[1] یہ روایت الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ص ۱۴۸، ج ۲ میں بحوالہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ اور طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما موجود ہے اور یہ شخص حضرت حبان بن منقذ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

[2] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی تین دن سے زیادہ خیار شرط جائز نہیں (ہدایہ ص ۱۱، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۷، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال:قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم البيعان بالخيار فيما تبايعا حتى يفترقا عن رضا، فسالت زيدا ابن علي عليهما السلام عن الفرقة بالابدان او بالكلام، فقال عليه السلام بل بالكلام وانما يقول الفرقة بالابدان من لا يعرف كلام العرب الا ترى الى قوله تعالى ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءتهم البينات انما افترقوا بالكلام وقد كانت أبدانهم مجتمعة، وقال ان الذين فرقوا دينهم

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، خرید وفروخت کرنے والے دونوں کو اس چیز میں اختیار ہے جس میں خرید وفروخت کریں، یہاں تک کہ وہ رضامندی سے جدا ہو جائیں۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے جدائی کے بارہ میں پوچھا، جدائی جسموں کی یا باتوں کی (یعنی اٹھ کر الگ ہو جائیں یا موضوع گفتگو بدل جائے) تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بلکہ کلام کی جدائی مراد ہے۔[2] جسموں کی جدائی کا وہ قائل ہے جو عربی زبان نہیں جانتا، کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف دیکھتے ہو، وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ (ال عمران آیت ۱۰۵) (اور مت ہو ان کی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو حکم صاف)

ان کی جدائی کلام سے تھی جسم تو ان کے اکٹھے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے

---

[1] یہ روایت بخاری ص ۲۸۳، ج ۱، مسلم ص ۶، ج ۲، ترمذی ص ۲۳۶، ج ۱ میں مختلف اسناد سے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مذکور ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳، ج ۳، فتح القدیر ص ۴۶۶، ج ۵، مؤطا امام محمد ص ۳۳۸)

وكانوا شيعاً لست منهم في شيء انما فارقوا دينهم بالكلام .

باب البيوع الى اجل :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يجوز البيع الى اجل لا يعرف، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يجوز البيع الى النيروز والى المهرجان ولا الى صوم النصارى ولا الى افطارهم ولا يجوز البيع الى العطاء ولا الى الحصاد ولا الى الدياس ولا الى الجذاذ ولا

ارشاد فرمایا، اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ (سورة الانعام آیت ۱۵۹) (جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں، اور ہوگئے کئی فرقے، تجھ کو ان سے کچھ کام نہیں)

یقیناً انہوں نے باتوں سے دین کو الگ کیا،

باب-: ادھار خرید وفروخت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نامعلوم مدت کے ادھار پر بیع جائز نہیں ہے[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا نیروز[2] مہرجان (پارسیوں کی عید) عیسائیوں کے روزے، ان کے افطار کی مدت کے ادھار پر بیع جائز نہیں، عطا (خرچہ ملنے) فصل

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴، ج ۳، فتح القدیر ص ۲۶۹، ۲۶۸، ج ۵)

[2] یہ الفاظ اصل میں فارسی ہے نیع روز (نیادن) اسکی تفسیر نیادن ہے ابن الاعرابی کہتے ہیں نرز ایک جگہ ہے، النریزی الحاسب، مجھے معلوم نہیں کس چیز کی طرف نسبت ہے (لسان العرب ص ۴۱۶، ج ۵)

الى القطاف ولا الى العصير ولا باس بالبيع الى الفطر والى الاضحى والى الموسم والى اجل معروف عند المسلمين فالبيع الى هـــذا الاجل جائز .

باب الخيانة في البيع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قوله تعالى لا تخونوا الله والرسول وتخونوا أماناتكم وانتم تعلمون ، قال من الخيانة الكذب في البيع والشراء .

کاٹنے، گاہنے، پھل کٹنے میوہ توڑنے کے موسم، رس نکالنے کے موسم کے ادھار پر بیع جائز نہیں ہے[1] (کیونکہ ان کی مدت نامعلوم ہے) عید الفطر، عید الاضحیٰ، حج کے موسم اور ہر وہ مدت جو مسلمانوں کو معلوم ہو اس مدت کے ادھار پر بیع جائز ہے[2]

باب-: بیع میں خیانت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی
لَاتَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الانفال آیت ۲۷) (چوری نہ کرو اللہ سے، اور رسول سے، یا چوری کرو آپس کی امانتوں میں جان کر)
کے بارہ میں فرمایا خرید و فروخت میں جھوٹ خیانت ہے،

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹، ج ۱)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴، ج ۳)

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى من رجل شيئاً مرابحة ثم اطلع على ان البائع قد خانه، قال عليه السلام يحط عن المشتري الخيانة ولا يحط عنه شيئاً من الربح .

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى متاعاً فقصره او صبغه او فتله ، فاراد ان يبيعه مرابحة ويضم الى ثمنه ما أنفق عليه قال عليه السلام لا يبع ذلك حتى يبين .

میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کسی آدمی نے کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز نفع دیکر خریدی، پھر اسے پتہ چلا کہ بیچنے والے نے اس سے خیانت کی ہے، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خریدی ہوئی چیز سے خیانت کی رقم کم کردی جائے اور منافع میں کچھ کمی نہ کی جائے [1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے کوئی چیز خریدی پھر اسے دھولیا، یا رنگ کردیا یا (رسی تاگا وغیرہ) بٹ لیا وہ اسے منافع پر بیچنا چاہتا ہے، اس پر آنے والا خرچ اس کی قیمت خرید کے ساتھ ملانا چاہتا ہے، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تک (خرچ) بیان نہ کرے نہ بیچے [2]

---

[1] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر ص ۱۲۶، ج ۶، ہدایہ ص ۴۸، ج ۳، بدائع الصنائع ص ۲۲۶، ج ۵) لیکن اس میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں رقم میں اور منافع میں بھی رقم کے تناسب سے کمی کی جائے (ایضاً)

[2] طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۰، ج ۵)

وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى سلعة الى اجل ثم باعها مرابحة والمشتري لم يعلم انه اشتراها الى اجل ثم علم بعد ذلك، قال عليه السلام هو بالخيار ان شاء اخذ وان شاء ترك.

باب العيوب :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل اشترى من رجل جارية ثم وطئها ثم وجد فيها عيباً فالزمها المشتري وقضى على البائع بعشر الثمن قال وسالت زيداً بن علي عليهما السلام ما معنى هذا، فقال

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا، جو کوئی سامان ادھار خرید تا ہے پھر اسے منافع پر بیچ ڈالتا ہے، اور خریدنے والے کو پتہ نہیں کہ اس نے ادھار خریدا تھا، خریدنے کے بعد اسے پتہ چلا، تو اسے اختیار ہے چاہے تو لے لے چاہے چھوڑ دے[1]

باب :- عیب

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

کسی شخص نے کسی سے باندی خریدی، پھر اس سے صحبت کر لی پھر اس میں عیب معلوم ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باندی خریدار کو لازم کر دی اور بیچنے والے پر طے شدہ قیمت کے دسویں حصہ (کو واپس کرنے) کا فیصلہ کیا[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۰، ج ۳)

[2] مصنف عبدالرزاق ص ۱۵۲، ج ۸ ابن ابی شیبہ ص ۱۰۴، ج ۵ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے دسویں حصہ کی صراحت بھی ہے (عبدالرزاق ص ۱۵۲، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۱۰۴، ج ۵)

عليه السلام كان نقصان العيب العشر، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى جارية فوجدها حبلى، فقال يردها، قلت فان لم يردها حتي ولدت ولداً حياً او ميتاً، فقال عليه السلام ان كان حياً، فان كانت قيمته مثل نقصان الحبل او أكثر لم يرجع بشيء وان كان أقل رجع بتمام نقصان الحبل وان كان الولد ميتاً رجع بنقصان الحبل كله

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يشتري الجارية فيجدها أبقة او مجنونة او تبول على الفراش، قال عليه السلام هذا عيب فيردها،

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کا مطلب پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، عیب کا نقصان دسواں حصہ ہی تھا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے باندی خریدی پھر اسے حاملہ پایا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اسے واپس کرے[۱] میں نے کہا، اگر وہ واپس نہیں کرتا، یہاں تک کہ وہ زندہ یا مردہ بچہ جن دیتی ہے؟ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر وہ زندہ ہے تو اگر اس کی قیمت حمل کے نقصان کے برابر ہے یا قیمت زیادہ ہے تو کوئی چیز (بیچنے والے سے) واپس نہیں لے سکتا، اگر قیمت کم ہے تو حمل کا نقصان پورا کرنے کی مقدار وصول کر لے، اور اگر بچہ مردہ ہے تو حمل کا پورا نقصان وصول کرے۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ جو شخص کوئی باندی خریدے پھر اسے بھاگنے والی، یا پاگل پائے یا وہ بستر پر پیشاب کرتی ہو؟

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ عیب ہے اسے واپس کرسکتا ہے[۲] میں نے کہا اگر اس

---

[۱] امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (عبدالرزاق ص ۱۶۶، ج ۸)

[۲] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱، ج ۳)

عليه السلام كان نقصان العيب العشر، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى جارية فوجدها حبلى ، فقال يردها ، قلت فان لم يردها حتى ولدت ولداً حياً او ميتاً ، فقال عليه السلام ان كان حياً ، فان كانت قيمته مثل نقصان الحبل او أكثر لم يرجع بشيء وان كان أقل رجع بتمام نقصان الحبل وان كان الولد ميتاً رجع بنقصان الحبل كله

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يشتري الجارية فيجدها أبقة او مجنونة او تبول على الفراش ،قال عليه السلام هذا عيب فيردها ،

ابوخالد نے کہا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کا مطلب پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، عیب کا نقصان دسواں حصہ ہی تھا، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے باندی خریدی پھر اسے حاملہ پایا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اسے واپس کرے[1] میں نے کہا، اگر وہ واپس نہیں کرتا، یہاں تک کہ وہ زندہ یا مردہ بچہ جن دیتی ہے؟ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر وہ زندہ ہے تو اگر اس کی قیمت حمل کے نقصان کے برابر ہے یا قیمت زیادہ ہے تو کوئی چیز (بیچنے والے سے) واپس نہیں لے سکتا، اگر قیمت کم ہے تو حمل کا نقصان پورا کرنے کی مقدار وصول کر لے، اور اگر بچہ مردہ ہے تو حمل کا پورا نقصان وصول کرے۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ جو شخص کوئی باندی خریدے پھر اسے بھاگنے والی، یا پاگل پائے یا وہ بستر پر پیشاب کرتی ہو؟

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ عیب ہے اسے واپس کر سکتا ہے[2] میں نے کہا اگر اس

---

[1] امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (عبدالرزاق ص ۱۶۶، ج ۸)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱، ج ۳)

قلت فان عرضها على بيع ، قال عليه السلام لا يكون هـذا رضى ، قال وان كان وطئها كان رضى ، او يقول بلسانه قد رضيتها، قال عليه السلام وان قبلها لشهوة لم يكن ذلك رضى .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى ثوباً فقطعه قميصاً وخاطه ثم وجد به عيباً، قال عليه السلام ان كان فعل ذلك وهو يعلم كان ذلك رضى وان كان فعل ذلك وهو لا يعلم ثم علم رجع بنقصان العيب .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى سلعة فباعها ثم اطلع على عيب، قال عليه السلام يرجع بنقصان العيب لأن البائع لم يوفه شرطه .

نے بیچنے کے لیے پیش کردی، انہوں نے فرمایا یہ رضامندی نہیں ہوگی، اگر اس سے وطی کرلی تو یہ رضامندی ہوگی، یا زبان سے کہہ دے کہ میں راضی ہوں امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر شہوت سے اس کا بوسہ لے لیا تو بھی یہ رضامندی نہیں ہوگی۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو کوئی کپڑا خریدتا ہے پھر اسے کاٹ کر قمیص سی لیتا ہے پھر اس میں عیب معلوم ہوجاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا، اگر یہ اس نے عیب جانتے ہوئے کیا ہے تو یہ رضامندی ہے، اگر اس نے ایسا کرلیا پھر اسے معلوم ہوا تو عیب کا نقصان وصول کرے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جو شخص کوئی سامان خرید کر اسے بیچ ڈالے پھر عیب کا پتہ چل جائے؟ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، عیب کا نقصان وصول کرے[2] کیونکہ بیچنے والے نے اپنی (سامان کے عیب سے پاک ہونے کی) شرط پوری نہیں کی۔

---

[1] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۲۸، ج ۳، فتح القدیر ص ۳۸، ج ۶)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲، ج ۳، فتح القدیر ص ۱۳، ج ۶)

باب بيع الثمار :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع المحاقلة والمزابنة وعن بيع الشجر حتى يعقد وعن بيع التمر حتى يزهو يعني يصفر او يحمر ، قال الامام زيد بن علي عليهما السلام بيع المزابنة بيع التمر بالتمر والمحاقلة بيع الزرع بالحنطة والازهى الاصفرار والاحمرار .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يشتري التمر قبل ان تبلغ على ان يقطعها ، قال عليه السلام لا باس بذلك ، قال : قلت فان اشتراها قبل ان تبلغ على ان يتركها حتى تبلغ ، قال عليه السلام هذا لا يحل ولا يجوز .

باب-: پھلوں کی خرید وفروخت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مضبوط ہونے تک درخت کی رنگ اور پکڑنے یعنی زرد یا سرخ ہونے تک پھل کی بیع سے منع فرمایا۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، بیع مزابنہ (درخت پر لگی ہوئی) کھجوروں کی (کٹی ہوئی) کھجوروں سے، محاقلہ کھیتی کی گندم سے بیع ہے، ازہار (پھل کا) زرد یا سرخ ہونا۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، جو شخص تیار ہونے سے پہلے پھل خریدتا ہے اس شرط پر کہ اسے کاٹ لے گا؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا اگر تیار ہونے سے پہلے اس شرط پر خریدے کہ پھل تیار ہونے تک درخت پر رہنے دے گا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہ تو حلال ہے اور نہ جائز ہے۔[2]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد اسناد کے ساتھ بخاری ص ۲۹۲۔۲۹۱، ج۱، مسلم ص۶ تا ۹، ج۲ میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۹، ج۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من باع نخلاً فيه ثمرة فالثمرة للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن اشترى عبداً له مال فالمال للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن اشترى حقلاً فيه زرع فالزرع للبائع الا ان يشترط المبتاع .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن بيع العنب لمن يعصره خمراً، قال عليه السلام أكره ذلك. وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى ثمرة بستان واستثنى البائع على المشتري ثمرة نخلة غير معروفة ، قال عليه السلام لا يجوز هذا البيع،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے کھجور کا درخت بیچا جس پر پھل تھا تو پھل بیچنے والے کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدار یہ طے کر لے، اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہو تو مال بیچنے والے کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدار طے کر لے، جس نے کھیت خریدا جس میں فصل تھی تو فصل بائع کی ہوگی، مگر یہ کہ خریدار طے کر لے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے شراب نچوڑنے والے کے ہاتھ انگور بیچنے کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں[2]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو ایک باغ کے پھل خریدتا ہے، اور بیچنے والا خریدار سے ایک غیر معین درخت کے پھل سودے سے نکال لیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ سودا جائز نہیں[3]

---

[1] یہ روایت نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بخاری ص ۲۹۳، ج ۱، میں موجود ہے اور مرفوعاً الفاظ کی کمی بیشی سے بخاری ص ۲۹۳، ج ۱، مسلم ص ۱۰، ج ۲ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔

[2] حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۲۵۱، ج ۵)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۹، ج ۳)

وقال زيد بن علي عليهما السلام اخبرني ابي عن جدي عن علي عليهم السلام ان رجلين اختصما اليه فقال احدهما بعت هذا قواصر واستثنيت خمس قواصر لم اعلمهن ولي الخيـــار ، فقال عليه السلام بيعكما فاسد .

باب بيع الغرر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع الغرر. قال زيد بن علي عليهما السلام بيع ما في بطن الامة غرر وبيع ما في بطون الانعام غرر وبيع ما تحمل الانعام

وقال زيد بن علي اخبرني ابي عن جدي عن علي عليهم السلام

دو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا جھگڑا لے گئے ان میں سے ایک نے کہا میں نے یہ ٹوکرے بیچے اور پانچ ٹوکرے میں نے سودے میں سے نکال لیے تھے جو میں نے بتائے نہیں، اور مجھے اختیار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا سودا فاسد ہے۔

باب:- دھوکے کا سودا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ باندی کے پیٹ میں ہے اس کی بیع دھوکا ہے، جو کچھ مویشیوں کے پیٹ میں ہے اس کی بیع دھوکا ہے، مویشیوں کے بوجھ کی بیع

---

[1] یہ روایت مسلم ص۲، ج۲، ترمذی ص۲۳۳، ج۱، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

غرر وبيع ما تحمل النخل هذا العام غرر وبيع ضربة الغائص غرر وبيع ما تخرج شبكة الصياد غرر. قال زيد بن علي عليهما السلام وان اشترى سمكة في ما كان يؤخذ بغير تصيد فالشراء جائز وان كان لا يؤخذ الا بتصيد فهو غرر .

باب بيع الطعام :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا اشتريت شيئاً مما يكال او يوزن فقبضته فلا تبعه حتى تكتاله او تزنه .

دھوکا ہے، اس سال کھجور پر جو پھل لگے لگا اس کی بیع دھوکا ہے، غوطہ خور کے ایک بار غوطہ لگانے (پر جو مال ہاتھ لگے گا اس) کی بیع دھوکا ہے، شکاری کے جال سے جو نکلے گا اس کی بیع دھوکا ہے، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر مچھلی خریدی جو ایسی جگہ میں ہے جہاں سے بغیر شکار پکڑی جا سکتی ہے تو خرید جائز ہے، اور اگر بغیر شکار نہیں پکڑی جا سکتی تو وہ دھوکا ہے[1]

باب:- کھانے کی بیع

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم نے کوئی ماپی یا تولی جانے والی چیز خریدی پھر اس پر قبضہ کر لیا تو اسے خود ماپے یا تولے بغیر مت بیچو[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۱-۳۰، ج ۳)

[2] اس کے ہم معنی روایت مسلم ص ۵، ج ۲، ترمذی ص ۲۴۲، ج ۱ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موجود ہے۔ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۲، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا باس ببيع المجازفة ما لم يسم كيلاً . وقال زيد بن علي عليهما السلام اذا اشتريت شيئاً مما يعد عدداً مثل الجوز والبيض وقبضته على عدد فلا تبعه حتى تعده ، قال عليه السلام وان اشتريت ارضاً مذارعة فبعتها قبل ان تذرعها فذلك جائز .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى طعاماً على انه عشرة اصواع فوجده احد عشر صاعاً ، قال ليس له منه الا عشرة اصواع ،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اٹکل (اندازے) سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس کی مقدار نہ بیان کرے[1] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم نے کوئی گن کر بیچی جانے والی چیز خریدی جیسے اخروٹ، انڈے اور اتنی تعداد پر قبضہ کرلیا تو گنے بغیر اسے مت بیچو[2] اور اگر تم نے زمین پیمائش کے ساتھ خریدی پھر اسے پیمائش کرنے سے پہلے بیچ دیا تو یہ جائز ہے۔[3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ جس شخص نے گندم خریدی کہ دس صاع ہے پھر اسے گیارہ صاع پایا؟ انہوں نے فرمایا، اس کے لیے اس میں سے صرف

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر ص ۴۶۷، ج ۵)

[2] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے اور امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۵۲، ج ۳)

[3] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۱، ج ۳)

قلت فان وجدها تسعة ، قال يكون له ذلك تسعة اعشار الثمن ان شاء اخذ وان شاء رد لأنه لم يوفه شرطه. وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن رجل اشترى من رجل قطيعاً من غنم على انه عشرون شاة بعشرة دنانير فوجدها احدى وعشرين ، قال عليه السلام البيع فاسد قلت فان وجدها تسعة عشر ، قال عليه السلام البيع فاسد قلت فان كان سمى لكل شاة ثمناً ، قال عليه السلام ان وجدها زائدة فالبيع فاسد وان كانت ناقصة اخذها ان احب كل شاة بما سمى .

دس صاع ہیں، میں نے کہا اگر اس نے وہ گندم نو صاع پائی؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو اس کے لیے قیمت کے دس حصوں میں سے نو حصے ہوں گے، اگر چاہے لے لے اگر چاہے واپس کر دے کیونکہ اس نے اپنی شرط (دس صاع کی) پوری نہیں کی ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کسی شخص نے کسی سے بکریوں کا ایک گلہ خریدا اس شرط پر کہ یہ بیس بکریاں ہیں دس دینار کے بدلہ انہیں اکیس بکریاں پایا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بیع فاسد ہے میں نے کہا اگر انہیں انیس پایا؟ انہوں نے فرمایا بیع فاسد ہے، میں نے کہا اگر اس نے ہر بکری کی قیمت بتا دی، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کوئی بکری زیادہ ہوئی تو بیع فاسد ہے اگر کم ہو اگر چاہتا ہے تو ہر بکری کو اس کی بتائی ہوئی قیمت سے لے لے ہے[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی یہی تفصیل ہے (بدائع الصنائع ص ۱۶۲، ج ۵)

باب بيع الرطب بالتمر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كره بيع الرطب بالتمر ، وقال انه ينقص اذا جف ، وقال سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن قفيز حنطة بقفيز دقيق ، فقال عليه السلام لا يجوز . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن قفيز حنطة بقفيز سويق ، فقال عليه السلام لا يجوز . وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن عشرة ارطال حلا او اكثر بقفيز سمسم ، فقال عليه السلام ان كان في القفيز عشرة

باب:- کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلہ بیچنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلہ بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھجور کم ہو جاتی ہے جب خشک ہو جائے [1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایک قفیز [2] گندم کو ایک قفیز آٹے کے بدلہ فروخت کرنے کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، جائز نہیں، اور میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا ایک قفیز گندم ایک قفیز ستو کے بدلہ؟ انہوں نے فرمایا جائز نہیں ہے [3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا دس رطل یا اس سے زیادہ تلوں کا تیل ایک

---

[1] یہ روایت مرفوعاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مؤطا امام مالک ص ۵۷۷، میں موجود ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۸، ج ۳)

[2] دانے ماپنے کا ایک پیمانہ ہے۔ (مترجم)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۷، ج ۳)

ارطال حلا او اكثر فالبيع فاسد وان كان ما فيه من الحل أقل من عشرة ارطال فالبيع جائز .

باب التفريق بين ذوي الارحام من الرقيق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قدم زيد بن حارثة رضي الله عنه برقيق فتصفح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الرقيق فنظر الى رجل منهم وامرأة كئيبين حزينين من بين الرقيق ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مالي ارى هذين كئيبين حزينين من بين الرقيق ، فقال زيد يا رسول الله احتجنا الى نفقة على الرقيق فبعنا ولداً لهما فانفقنا ثمنه على الرقيق ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ارجع حتى تسترده من حيث

قفیز تلوں کے بدلہ؟ انہوں نے فرمایا اگر ایک قفیز تلوں میں دس رطل[1] یا اس سے زیادہ تیل ہو تو بیع فاسد ہے، اور اگر اس میں دس رطل سے کم تیل ہو تو بیع جائز ہے[2]

باب:- محرم رشتہ دار غلاموں کو علیحدہ کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کچھ غلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا بغور معائنہ فرمایا، آپ نے ان میں سے ایک مرد اور عورت کو بہت ہی پریشان اور غمگین دیکھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں ان کو تمام غلاموں میں بہت ہی پریشان اور غمگین کیوں دیکھ رہا ہوں؟ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ہمیں غلاموں کے خرچہ کی ضرورت پڑ گئی تھی، تو ہم نے ان کا بیٹا بیچ ڈالا ہے اور اسکی قیمت ہم نے ان پر خرچ کر دی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

---

[1] تیل وغیرہ مائع چیزیں ماپنے کا ایک پیمانہ ہے جو ۴۰ تولہ کا ہوتا ہے یعنی آدھ کلو سے تقریباً دو تین گرام کم۔ (مترجم)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۶۰، ج ۳)

بعثه فرده على ابويه، وأمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مناديه ينـادي ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يامركم الا تفرقوا بين ذوي الارحام من الرقيق.

باب الاستبراء في الرقيق:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: من اشترى جارية فلا يقربها حتى يستبرئها بحيضة.

جہاں تم نے اسے بیچا ہے وہاں جا کر اسے واپس لاؤ۔
اور اس کے ماں باپ کے سپرد کرو، اور رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم فرمایا اعلان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، محرم رشتہ دار غلاموں کو علیحدہ مت کرو۔[1]

باب:- غلاموں میں (حمل سے) برأت طلب کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے باندی خریدی تو وہ اس کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ ایک حیض کے ساتھ اس کا (حمل سے) خالی ہونا معلوم کر لے۔[2]

---

[1] یہ روایت مختصراً ابن ابی شیبہ ص ۳۳۵، ج ۵، عبدالرزاق ص ۳۰۷، ج ۸، میں حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

[2] یہ روایت مرفوعاً ابن ابی شیبہ ص ۴۳۷، ج ۳، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ موجود ہے۔ نیز اس کے ہم معنی روایت حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ص ۱۹۳، ج ۱، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (جامع صغیر ص ۴۴۸، ہدایہ ص ۳۹۴، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه سئل عن رجل له مملوكتان اختان فوطيء احدهما ثم اراد ان يطأ الاخرى ، فقال عليه السلام ليس له ان يطأ الاخرى حتى يبيع التي وطئها او يزوجها .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الامة اذا كانت لا تحيض بكم يستبرئها ، فقال عليه السلام بشهر ، قلت فان كان ملكها بهبة او ميراث او وقعت في سهمه من المغنم كله سواء ، قال عليه السلام نعم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا گیا، جس کی دو باندیاں ہوں دونوں بہنیں ہوں، تو اس نے ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لی، پھر وہ دوسری سے صحبت کرنا چاہتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اسے دوسری سے صحبت کرنے کا حق نہیں یہاں تک کہ جس سے پہلے صحبت کی ہے اسے بیچ ڈالے یا اسکا نکاح کر دے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ اگر باندی کو حیض نہ آتا ہو تو کس چیز سے (رحم) خالی ہونا معلوم کرے؟ انہوں نے فرمایا ایک مہینہ سے[2] میں نے کہا اگر ہبہ یا وراثت کے ذریعہ اس کا مالک بنا ہو یا مال غنیمت میں اس کے حصہ آئی کیا یہ سب برابر ہیں؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے ہدایہ ص ۲۷۶، ج ۲، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ابن ابی شیبہ ص ۳۰۶، ج ۳، میں ایک دوسری سند سے موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۳۹۵، ج ۴)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۳، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال :
نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الحبالى ان يوطان حتى يضعن اذا كان الحبل من غيرك اصبتها شراء او خمسا ، وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الماء يسقي الماء ويشد العظم وينبت اللحم ، ونهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن مهر البغي واجر ماء كل عسيب وهي الفحول .

باب الغش والاحتكار وتلقي الركبان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے حاملہ باندیوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع فرمایا جب کہ حمل کسی دوسرے کا ہو، تم نے وہ باندی خرید کر یا مال غنیمت میں حاصل کی ہو،[1] اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، پانی پانی کو سیراب کرتا ہے، ہڈی مضبوط کرتا ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے، اور[2] رسول اللہ ﷺ نے زانیہ عورت کے مہر[3] اور ہر عسیب یعنی نر[4] کے پانی کی اجرت[5] سے منع فرمایا۔

باب:- دھوکا، مہنگائی کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی اور قافلوں سے ملنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

---

۱ یہاں تک اس کے ہم معنی روایت ابوداؤد ص ۲۹۳، ج ۱ میں حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے موجود ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ابن ابی شیبہ ص ۴۳۷، ج ۳ میں موجود ہے۔

۲ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ص ۱۴۷، ج ۱ میں موجود ہے۔

۳ یہ روایت حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری ص ۳۰۵، ج ۱، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مسلم ص ۱۹، ج ۲ میں موجود ہے۔

۴ یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری ص ۳۰۵، ج ۱ میں موجود ہے۔

۵ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا۔ (مترجم)

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا يبع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض ونهانا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن تلقي الركبان.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: مر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على رجل يبيع طعاما فنظر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الى خارجه فاعجبه فادخل يده الى داخله فاخرج منه قبضة فكان أردأ من الخارج ، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من غشنا فليس منا.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: جالب الطعام مرزوق والمحتكر عاص ملعون، وقال زيد بن علي عليهما السلام

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مقامی شخص دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق دیتا ہے،[1] اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قافلوں کی ملاقات سے منع فرمایا۔[2]

• حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گندم بیچ رہا تھا، آپ نے گندم کے باہر دیکھا تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے ہاتھ مبارک اس کے اندر داخل فرما کر ایک مٹھی باہر نکالی تو وہ باہر والی گندم سے ردی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو ہمارے ساتھ دھوکا کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خوراک ایک شہر سے دوسرے شہر لیجانے والے کو

---

[1] یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مسلم ص ۴، ج ۲، میں موجود ہے۔

[2] یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بخاری ص ۲۸۹، ج ۱، میں موجود ہے۔

[3] یہ روایت تبدیلی الفاظ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم ص ۷۰، ج ۱، ترمذی ص ۲۴۵، ج ۱، ابوداؤد ص ۱۳۳، ج ۲ میں موجود ہے۔

لا احتكار الا في الحنطة والشعير والتمر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله تعالى ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم . رجل بايع اماما ان أعطاه شيئاً من الدنيا وفى له وان لم يعطه لم يف له ورجل له ماء على ظهر الطريق يمنعه سابلة الطريق ورجل حلف بعد العصر لقد اعطي في سلعته كذا

روزی ملے گی، ذخیرہ اندوز گنہگار اور لعنتی ہے۔[۱]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، گندم، جو اور کھجور (یعنی خوراک کی چیزوں) کے علاوہ ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تین شخص ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے، اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائیں گے اور نہ ان کو پاکیزہ فرمائیں گے ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ شخص جو امام (خلیفہ) کے ہاتھ پر اس لیے بیعت کرے کہ اگر اس نے اسے کوئی دنیا کی چیز دے دی وفا کرے گا اگر کوئی چیز نہ دی تو وفا نہیں کرے گا، اور ایک وہ شخص جس کا راستہ پر پانی (چشمہ وغیرہ) ہو، اور وہ راہ گیروں کو پانی سے روکے۔

۱۔ یہ روایت الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ ابن ماجہ ص ۱۵۶ سنن دارمی ص ۳۳۹ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

۲۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء کرام ذخیرہ اندوزی کی ممانعت صرف خوراک میں مہنگائی اور لوگوں کی شدید ضرورت کے وقت قرار دیتے ہیں (حاشیہ مسلم ص ۳۱، ج ۲) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی الفاظ منقول ہیں (بذل المجہود ص ۲۷۲، ج ۵) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ (ہدایہ ص ۳۹۹، ج ۴)

وكذا فاخذها الآخر مصدقاً للذي قال وهو كاذب .

باب من ملك ذا رحم محرم :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر .

باب بيع المدبر وامهات الأولاد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يجيز بيع امهات الأولاد وكان يقول : اذا مات سيدها ولها منه ولد فهي حرة

اور ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد قسم اٹھائی کہ اس نے اپنے سامان کی اتنی رقم ادا کی ہے دوسرے نے اسے سچا سمجھتے وہ سامان لے لیا حالانکہ وہ جھوٹا ہے[1]

باب:- جو کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو کسی محرم رشتہ دار کا مالک بنے تو وہ رشتہ دار آزاد ہے،[2]

باب:- مدبر[3] اور امہات اولاد کی بیع

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ امہات اولاد کی فروخت جائز قرار دیتے تھے[4] اور فرماتے تھے کہ

---

[1] یہ روایت بخاری ص ۱۰۷۱، ج ۲، مسلم ص ۷۱، ج ۱، ابوداؤد ص ۱۳۵، ج ۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] یہ روایت ابوداؤد ص ۱۹۴، ج ۲، ترمذی ص ۲۵۳، ج ۱ میں مختلف اسناد سے موجود ہے۔

[3] مدبر وہ غلام ہے جسے آقا کہہ دے میرے مرنے کے بعد تم آزاد اور امہات اولاد وہ باندیاں ہیں جن سے آقا کی اولاد پیدا ہو جائے۔ (مترجم)

[4] بذل المجہود ص ۲۴، ج ۶ میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے امہات اولاد کی فروخت کا جواز روایت کیا گیا ہے۔

من نصيبه لأن الولد قد ملك منها شقصاً وان كان لا ولد لها بيعت .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلا أتاه فقال : يا امير المؤمنين ان لي امة قد ولدت مني أفاهبها لأخي ، قال عليه السلام نعم ، فوهبها لأخيه فوطئها فولدها ، ثم أتاه الآخر فقال يا امير المؤمنين أأهبها لأخ لي آخر ، قال عليه السلام نعم ، فوطأوها جميعاً واولدوها وهم ثلاثة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً أتاه فقال : اني جعلت عبدي حراً ان حدث بي حدث أفلي ان ابيعه ، قال

جب اس کا آقا مر جائے اس سے اس کا بچہ ہو تو وہ اس بچے کے حصہ سے آزاد ہوگی[1] اس لیے کہ بچہ اس کے ایک حصہ کا مالک بن چکا ہے، اگر اس کا بچہ نہ ہو تو بیچ دی جائے،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میری ایک باندی ہے، اس نے مجھ سے اولاد جنی ہے تو کیا میں وہ اپنے بھائی کو ہبہ کرسکتا ہوں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں تو اس نے وہ باندی اپنے بھائی کو ہبہ کر دی، اس نے اس سے صحبت کی تو باندی نے اس کا بچہ بھی جنا پھر وہ دوسرا بھائی آیا اس نے کہا، اے امیر المؤمنین! کیا میں اسے اپنے دوسرے بھائی کو ہبہ کرسکتا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر (اس طرح) ان سب نے اس سے صحبت کی اس نے ان کی اولاد جنی اور وہ تین آدمی تھے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا میں نے اپنا غلام آزاد کر دیا

---

[1] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے ام ولد کو اس کے بچہ کے حصہ میں مقرر فرمایا (ابن ابی شیبہ ص ۱۸۶، ج ۵)

عليه السلام لا ، قال فانه قد أحدث (أي فسق) ، قال حدثه على نفسه ليس لك ان تبيعه ،وقال زيد بن علي عليهما السلام لو ان رجلاً باع المدبر من نفسه جاز ذلك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: عدة ام الولد اذا أعتقها سيدها ثلاث حيض .

باب العبد المأذون له في التجارة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً أتاه قد اشترى من عبد رجل قد ولاه ضيعته ، فقال السيد لم آذن لعبدي في

ہے اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ (موت) پیش آ جائے تو (یعنی میں نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا ہے) تو کیا میں اسے بیچ سکتا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں ہے[1] اس نے کہا وہ بدعتی یعنی فاسق ہوگیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا فسق اس کی اپنی ذات پر ہے تم اسے نہیں بیچ سکتے ،امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ اگر کوئی شخص اپنے مدبر غلام کو اپنی طرف سے آزاد کردے تو جائز ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ام ولد کی عدت جب اس کا آقا اسے آزاد کردے تین حیض ہے[2]

باب-: غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا، میں نے ایک آدمی کے غلام

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۴۷، ج ۲)

[2] حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۱۱۹، ج ۴)

التجارة فلزمه دين ، قال يخير سيده بين ان يفتديه بالدين او يبيعه ويقضي الدين الذي عليه من الثمن فان كان الثمن لا يفي بالدين فليس على السيد غرم أكثر من رقبة عبده .

سالت زيداً ابن علي عليهما السلام عن رجل أذن لعبده في التجارة في نوع بعينه فباع واتجر في نوع آخر ، فقال عليه السلام لا يجوز ذلك ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن العبد المأذون له في البيع والشراء اذا أقر بدين ، فقال عليه السلام يلزمه ، قلت فان كان محجوراً عليه فاقر بدين ، قال

سے خریداری کی ہے اس شخص نے اس غلام کو اپنی جائیداد کا متولی بنایا ہوا ہے، غلام کے آقا نے کہا، میں نے تو اسے کاروبار کی اجازت نہیں دی، غلام پر قرض چڑھ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آقا کو اختیار دیا کہ یا تو قرض ادا کردو یا غلام بیچ کر اس کی قیمت سے اس کا قرض ادا کردو، اگر قیمت سے قرض پورا نہ ہو تو آقا پر غلام کی قیمت سے زیادہ تاوان نہیں ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ جو شخص اپنے غلام کو ایک معین قسم میں تجارت کی اجازت دے تو اس نے بیچا اور دوسری قسم میں تجارت کی؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ (اس کے لیے) جائز نہیں،[2] میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جس غلام کو خرید و فروخت کی اجازت دی گئی ہو جب وہ قرض کا اقرار کرے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قرض اسے لازم ہو جائے گا،[3] میں نے کہا اگر غلام پر

---

[1] ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (کتاب الآثار ص ١٧٣، ابن ابی شیبہ ص ١٤٦، ج ٥ ،عبدالرزاق ص ٢٨٥، ج ٨) احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کتاب الآثار ص ١٧٣)

[2] امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ٣٠٤، ج ٣)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ١٩٠، ج ٣، فتح القدیر ص ٣٠١، ج ٧)

عليه السلام لا يلزمه حتى يعتق فاذا اعتق اخذ به ، وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن المدبر يلزمه دين وقد اذن له سيده في التجارة ، قال عليه السلام دينه على نفسه ويسعى فيه .

باب السلم وهو السلف :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من اسلف في طعام الى اجل فلم يجد عند صاحبه ذلك الطعام ، فقال خذ مني غيره بسعر يومه لم يكن له ان ياخذ الا الطعام الذي اسلف فيه او رأس

پابندی لگائی گئی ہو پھر وہ قرض کا اقرار کرے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آزاد ہونے تک اسے قرض لازم نہیں ہوگا، جب وہ آزاد ہو جائے تو قرض میں پکڑا جائے گا،[۱]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مدبر کے بارہ میں پوچھا جس پر قرض چڑھ جائے، اور آقا نے اسے تجارت کی اجازت دے رکھی تھی؟ انہوں نے فرمایا، اس کا قرض اس کی ذات پر ہے، ادا کرنے میں محنت کرے گا۔

باب:- بیع سلم اور وہی سلف بھی ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے گندم میں ایک مدت تک بیع سلم کی پھر اس کے پاس وہ گندم نہ ملی تو اس نے کہا تم مجھ سے اس دن کے بھاؤ پر کوئی اور چیز لے لو، تو اسے اس گندم کے علاوہ جس میں اس نے بیع سلم کی تھی اور کوئی چیز لینے کا حق نہیں، یا

---

[۱] قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۰۸، ج ۳)

ماله وليس له ان ياخذ نوعاً من الطعام غير ذلك النوع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا باس ان تاخذ بعض رأس مالك وبعض رأس سلمك ولا تاخذ شيئاً من غير سلمك.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كره الرهن والكفيل في السلم.

اپنا رأس المال واپس لے لے، اسے یہ حق نہیں کہ اس قسم کے علاوہ کسی دوسری قسم کا اناج لے لے۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اگر تم اپنا کچھ رأس المال لے لو اور کچھ بیع سلم کا سامان لے لو، اپنی بیع سلم کے علاوہ اور کوئی چیز نہ لو۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیع سلم میں رہن اور ضامن لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔[۳]

---

۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۱۴، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۸، ج ۵) احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۷۱، ج ۳)

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۷، ج ۵ عبدالرزاق ص ۱۲۔۱۳، ج ۸)

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت عبدالرزاق ص ۸، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۱۱، ج ۵، میں دوسری سند کے ساتھ موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے (عبدالرزاق ص ۸، ج ۸ ابن ابی شیبہ ص ۱۱، ج ۵)

وقال زيد بن علي عليهما السلام اسلم ما يوزن فيما يكال وما يكال فيما يوزن ولا تسلم ما يكال فيما يكال ولا ما يوزن فيما يوزن، قال عليه السلام واذا اسلمت في طعام او في غيره فسم أجلك وسم ما أسلمت فيه وفي أي موضع تقبضه ولا تفارقه حتى تقبضه الدراهم فان خالفت واحدة من هذه الاربع فسد سلمك، وقال زيد بن علي عليهما السلام لاباس بالسلم في الثياب والاكسية اذا سميت الطول والعرض والرقعة، وقال زيد بن علي عليهما السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا تلنے والی چیزوں کی ماپی جانے والی چیزوں کے ساتھ اور ماپی جانے والی چیزوں کی تلنے والی چیزوں کے ساتھ بیع سلم کرلو ماپی جانے والی چیزوں کی ماپی جانے والی چیزوں کے ساتھ اور تلنے والی چیزوں کی تلنے والی چیزوں کے ساتھ بیع سلم نہ کرو۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر تم گندم یا کسی دوسری چیز میں بیع سلم کرو، تو مدت بیان کرو اور جس مال میں سلم کی ہے وہ بھی بیان کرو، اور جہاں تم نے وصول کرنی ہے وہ جگہ بھی بیان کرو، دراہم پر قبضہ کیے بغیر دوسرے فریق سے علیحدہ نہ ہو، اگر تم نے ان چاروں شرائط میں سے کسی کی بھی مخالفت کی تو تمہاری بیع سلم فاسد ہوگئی۔[2]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کپڑوں اور لباسوں میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب کہ تم اس کا گزانہ، عرض اور موٹائی بیان کردو۔[3]

---

[1] حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۰، ج ۸)

[2] یہ شرائط احناف کے نزدیک بھی ہیں (ہدایہ ص ۷۰-۶۹، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۶۶، ج ۳)

لا يجوز السلم في الحيوان ولا في الرؤوس ولا في جلود الحيوان ولا باس بالسلم في الصوف والقطن والحرير وجميع ما يكال ويوزن مما يوجد عند الناس .

باب الاقالة والتولية :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اقال نادما اقاله الله نفسه يوم القيامة ومن انظر معسرا او وضع له اظله الله في ظل عرشه، وقال زيد بن علي عليهما السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جانور، سروں، (سری پائے) اور جانور کے چمڑوں میں بیع سلم جائز نہیں ہے[1] اون، روئی اور ریشم میں اور ہر ماپی جانے والی اور تلنے والی چیز جو لوگوں سے مل سکتی ہو کی بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے[2]

باب:- سودا واپس کرنا اور بھاؤ کے بھاؤ دینا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی پشیمان سے سودا واپس کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جان اسے واپس فرمائیں گے ہے[3] (یعنی سزا نہیں دیں گے) اور جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ تلے سایہ دیں گے ہے[4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۶۷، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۶۷۔۷۴، ج ۳)

[3] یہ روایت الفاظ کی معمولی کمی بیشی سے ابوداؤد ص ۱۳۴، ج ۲، ابن ماجہ ص ۱۶۰ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[4] یہ روایت ابن ابی شیبہ ص ۲۵۶، ج ۵ میں ایک دوسری سند سے موجود ہے۔

الاقالة بمنزلة البيـع والتولية بمنزلة البيـع يفسدهما ما يفسد البيـع ويجيزهما ما يجيز البيـع .

باب الشفعة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى للجار بالشفعة في دار من دور بني مرهبة بالكوفة وامر شريحاً ان يقضي بذلك .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الشفعة ، فقال عليه السلام الشريك أحق من الجار والجار أحق من غيره ولا شفعة لجار غير لزيق ،

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، سودا واپس کرنا بیع کی طرح ہے[1] بھاؤ کے بھاؤ بیچنا بیع کی طرح ہے ان دونوں کو وہ چیزیں فاسد کر دیتی ہیں جو بیع کو فاسد کر دیتی ہیں۔ اور وہ چیزیں ان دونوں کو پکا کر دیتی ہیں جو بیع کو پکا کر دیتی ہیں۔

باب:- شفعہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں بنی مرہبہ کے گھروں میں سے ایک گھر کا پڑوسی کے حق میں شفعہ کا فیصلہ کیا[۲] اور قاضی شریح کو حکم دیا کہ وہ بھی اسی کے ساتھ فیصلہ کریں۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے شفعہ کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، حصہ دار پڑوسی سے زیادہ حقدار ہے، اور پڑوسی غیر سے زیادہ حقدار ہے، ساتھ والے پڑوسی کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے شُفعہ نہیں ہے[۳]

۱؎ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۶، ج ۳، فتح القدیر ص ۱۱۴، ج ۶)

۲؎ ابن ابی شیبہ ص ۳۲۵، ج ۵، عبدالرزاق ص ۷۸، ج ۸، مسند احمد ص ۱۱۴، ج ۱، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ میں پڑوسی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

۳؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۹-۳۲۸، ج ۴)

وقال زيد بن علي عليهما السلام الشفيع على شفعته اذا علم مابينه وبين ثلاثة ايام فان ترك المطالبة له ثلاثة ايام بطلت شفعته ، وكان عليه السلام يقول لا شفعة الا في عقار او ارض ، وقال زيد بن علي عليهما السلام الشفعة على عدد الرؤوس لا على الانصباء، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا شفعة لليهود ولا النصارى في مدائن العرب وخططهم ولهم الشفعة في القرى في البلدان التي لهم ان يسكنوها .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، شفیع اپنے شفعہ کا حق رکھتا ہے (بیع کا) علم ہونے سے تین دن تک، اگر اس نے اپنا مطالبہ تین دن چھوڑ دیا تو اس کا شفعہ باطل ہوگیا۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے، غیر منقولہ جائیداد اور زمین کے علاوہ کسی چیز میں شفعہ نہیں ہے[2] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، شفعہ آدمیوں کے حساب سے ہوگا حصوں کے حساب سے نہیں ہوگا۔[3]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، عرب کے خطوں اور شہروں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے شفعہ کا حق نہیں، ان کے لیے ان بستیوں اور شہروں میں شفعہ کا حق ہے جن میں انہیں رہنے کا حق ہے۔[4]

---

۱ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (عبدالرزاق ص ۸۴، ج ۸)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۳۹، ج ۴، کتاب الآثار ص ۱۷۰)

۳ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (عبدالرزاق ص ۸۵، ج ۸) نیز احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۳۰، ج ۴)

۴ فقہاء کرام، یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار کے لیے شفعہ کا حق دینے میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔

باب المضاربة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في المضارب يضيع منه المال ، فقال عليه السلام لا ضمان عليه والربح على ما اصطلحا

باب-: مضاربت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس مضارب کے بارہ میں فرمایا جس سے مال ضائع

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کافر کے لیے شفعہ نہیں (عبدالرزاق ص ۸۴، ج ۸)
امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا فتوی اس پر ہے کہ کافر اور یہود و نصاری کے لیے شفعہ نہیں (ابن ابی شیبہ ص ۳۲۷، ج ۵)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ان کو شفعہ کا حق دیتے ہیں (عبدالرزاق ص ۸۴، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۳۲۷، ج ۵)

امام زید رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں اقوال میں اس طرح تطبیق دیتے ہیں کہ جزیرہ ہائے عرب کے کسی خطہ شہر، بستی میں کسی بھی کافر کو مع یہود و نصاری کسی بھی حق کی وجہ سے حق شفعہ نہیں کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرکز اسلام جزیرہ ہائے عرب میں کفار اور بالخصوص یہود و نصاری کے کسی قسم کے عمل دخل کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے اور انہیں مرکز اسلام سے نکالنے کا واضح حکم فرمایا ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، میں ہر صورت میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکال باہر کروں گا، سوائے مسلمان کے اور کسی کو بھی اس میں نہیں رہنے دوں گا (مسلم ص ۹۴، ج ۲)

اہل نظر سے امام زید رضی اللہ عنہ کے فتوی کی باریک بینی، احتیاط اور انتہائی پوشیدہ مضمرات تک رسائی کسی صورت مخفی نہیں رہ سکتی (مترجم)

عليه والوضيعة على رأس المال، وقال زيد بن علي عليهما السلام في رجل يدفع الى رجل مالاً مضاربة بالثلث ومائة درهم او بالثلث الا مائة درهم او على انك ما ربحت من ربح فلك فيه مائة درهم، قال عليه السلام هذا كله فاسد والربح على المال والوضيعة على المال وللمضارب اجرة مثله وان قال بالثلث او بالربع او بالعشر فالمضاربة جائزة، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا تجوز المضاربة الا بالدنانير والدراهم ولا تجوز بالعرض، وقال زيد بن علي عليهما السلام لا يبيع المضارب ما اشترى من صاحب المال مرابحة ولا يبيع صاحب المال ما اشترى من المضارب مرابحة وكان عليه السلام يكره ان

ہو جائے کہ اس پر تاوان نہیں، اور منافع اسی شرط پر ہوگا جو انہوں نے طے کی، اور کمی رأس المال سے ہوگی[۱] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جس نے مضاربت میں اپنا مال کسی شخص کو منافع کے تیسرے حصہ اور ایک سو درہم یا تیسرے حصہ سے سو درہم کم پر دیا۔

یا اس شرط پر کہ تم اس میں سے جو بھی منافع کماؤ تمہارے لیے اس میں سے ایک سو درہم ہے، امام زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا، یہ سب فاسد ہیں اور منافع مال پر ہوگا کمی مال پر ہوگی اور مضارب کو مروجہ اجرت ملے گی، اگر کہا منافع کا تیسرا حصہ، چوتھا حصہ یا دسواں حصہ تو مضاربت جائز ہے[۲]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، دیناروں اور درہموں کے بغیر مضاربت جائز نہیں، سامان کے ساتھ جائز نہیں ہے[۳] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مضارب مال والے سے خریدی ہوئی چیز نفع پر نہ بیچے اور نہ مال والا (اپنے) مضارب سے خریدی

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲۰، ۲۲۱، ج ۳)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۱۳۔۲۱۴، ج ۳، کتاب الآثار ص ۱۷۰)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۸۲، ج ۶)

يدفع المرء المسلم المضاربة الى اليهود لأنهم يستحلون الربى .

باب المزارعة والمعاملة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن قبالة الارض بالثلث والربع، وقال صلى الله عليه وآله وسلم اذا كان لأحدكم ارض فليزرعها او ليمنحها أخاه ، فتعطلت كثير من الارضين ، فسالوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يرخص لهم في ذلك فرخص لهم ودفع خيبر الى أهلها على ان يقوموا على نخلها يسقونه ويلقحونه ويحفظونه بالنصف فكان اذا أينع وآن صرامه بعث عبدالله بن رواحة رضي الله

ہوئی چیز نفع پر بیچے،[1] اور امام زید بن علی رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے لیے مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنا مال مضاربت میں یہودیوں کو دے کیونکہ وہ سود کو حلال سمجھتے ہیں ۔[2]

باب:- مزارعت اور معاملہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسرے یا چوتھے حصہ پر زمین کسی کی کفالت میں دینے سے منع فرمایا، اور آپ نے ارشاد فرمایا، جب کسی کی زمین ہوتو اسے خود کاشت کرنا چاہیے، یا اپنے بھائی کو عاریتاً دے دینا چاہیے۔ اس سے بہت زمینیں بیکار ہوگئیں، تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں رخصت طلب کی آپ نے ان کو رخصت عنایت کردی۔

اور خیبر ان کے رہنے والوں کے سپرد کردیا، اس شرط پر کھجوروں کی نگرانی کریں، انہیں پانی دیں، نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالیں اور اس کی حفاظت کریں آدھے حصہ پر پھر

---

[1] امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے (بدائع الصنائع ص ۱۰۱، ج ٦، ہدایہ ص ۵۰، ج ۳)

[2] امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ٦، ج ۵)

عنه فخرص عليهم ورد اليهم بحصصهم من النصف ، وقال زيد بن علي عليهما السلام المزارعة جائزة بالثلث والربع اذا دفعت الارض سنة او أكثر من ذلك اذا كان العمل على المزارع وكان البذر على صاحب الارض او على المزارع فذلك كله جائز وان كان صاحب الارض شرط في شيء من العمل فسد ذلك وبطل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يكره ان تزرع الارض ببعرها وكان يرخص في السرجين

جب پھل پک گئے اور کٹائی کا وقت آ گیا تو آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کا اندازہ کیا، اور ان کا آدھا حصہ ان کو واپس کر دیا۔[1]

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تیسرے اور چوتھے حصے پر مزارعت جائز ہے بشرطیکہ زمین سال یا اس سے زیادہ پر دی جائے، جب کہ محنت مزارع کے ذمہ ہو اور بیج زمین والے کے ذمہ ہو، یا بیج مزارع کے ذمہ ہو، یہ سب جائز ہے، اگر زمین کے مالک نے کسی چیز میں بھی اپنی محنت کی شرط رکھی تو یہ مزارعت فاسد اور باطل ہو جائے گی۔[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ مینگنیوں کے ساتھ زمین کی مزارعت کو مکروہ سمجھتے تھے اور گوبر کے ساتھ اجازت دیتے تھے۔

---

[1] یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ الفاظ کی کمی بیشی سے عبدالرزاق ص ۱۰۲، ج ۸ میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۶۰، ج ۴، کفایہ علی الہدایہ ص ۳۸۶، ج ۸)

كتاب الشركة

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلين كانا شريكين على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان أحدهما مواضباً على السوق والتجارة وكان الآخر مواضباً على المسجد والصلاة خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما كان عند قسمة الربح، قال المواضب على السوق فضلني فاني كنت مواضباً على التجارة وانت كنت مواضباً على المسجد فجاءا الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكرا ذلك له، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم النبي كان يواضب على السوق انما كنت ترزق بمواضبة صاحبك على المسجد .

کتاب شرکت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دو حصہ دار تھے، ان میں سے ایک بازار اور تجارت میں مصروف رہتا اور دوسرا مسجد اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں مصروف رہتا، جب منافع کی تقسیم کا وقت تھا تو بازار میں مصروف رہنے والے نے کہا، زیادہ منافع مجھے دو، کیونکہ میں ہی تجارت میں مصروف رہتا تھا اور تم مسجد میں مصروف رہتے تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے بازار میں مصروف رہنے والے سے ارشاد فرمایا، بلاشبہ تمہارے ساتھی کے مسجد میں مصروف رہنے کی وجہ سے تمہیں روزی ملی ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يد الله مع الشريكين ما لم يتخاونا فاذا تخاونا محقت تجارتهما فرفعت البركة منها

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الشريكين قال: الربح على ما اصطلحا عليه والوضيعة على قدر رؤوس أموالهما.

وقال زيد بن علي عليهما السلام الشركة شركتان شركة عنان وشركة مفاوضة، فالعنان الشريكان في نوع من التجارة خاصة والمفاوضة الشريكان في كل قليل وكثير.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دو حصہ داروں پر ہے جب تک کہ خیانت نہ کریں، اور جب وہ خیانت کریں تو ان کی تجارت گھٹ جاتی ہے اور اس سے برکت اٹھادی جاتی ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حصہ داروں کے بارہ میں فرمایا، منافع ان کی طے کردہ شرح پر ہوگا اور کمی ان کے رأس المال کی مقدار سے ہوگی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، شرکت دو قسموں پر ہے، شرکت عنان اور شرکت مفاوضہ، شرکت عنان یہ ہے کہ دو آدمی تجارت کی صرف ایک قسم میں شراکت کریں اور شرکت مفاوضہ دو آدمی ہر تھوڑی بہت چیز میں شراکت کریں۔[2]

۱؎ اس کے ہم معنی روایت ابوداؤد ص ۱۲۴، ج ۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

۲؎ شرکت عنان اور مفاوضہ کی تعریف ہدایہ ص ۵۸۸۔۵۹۲، ج ۲ میں بھی اسی طرح ہے۔

وقال زيد بن علي عليهما السلام ما لزم احد المفاوضين لزم الآخر وما لزم احد العنانين لم يلزم الآخر ، ولكنه يرجع عليه بذلك اذا كان ذلك من تجارتهما .

باب الاجارة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من استاجر أجيراً فليعلمه باجرة فان شاء رضي وان شاء ترك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه أتي بحمال

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جو قرض شرکت مفاوضہ کے دو شراکت داروں میں سے جس کسی کو لازم ہوگا دوسرے کو بھی لازم ہوگا، اور جو قرض شرکت عنان کے دو شراکت داروں میں سے جس کسی کو لازم ہوگا دوسرے کو لازم نہیں ہوگا، لیکن دوسرے سے اس وقت وصول کرسکتا ہے، جب کہ ان کی تجارت میں سے ہو،[1]

باب:- کرایہ (مزدوری)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو کسی مزدور کو مزدوری پر لگائے تو اسے مزدوری بتادے، اگر مزدور چاہے تو راضی ہوجائے اگر چاہے تو چھوڑ دے،[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قلی (بوجھ اٹھانے والا مزدور) آیا جس پر ایک

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۸۸ تا ۵۹۲، ج ۲)

[2] یہ روایت مختصراً ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۱۲۹، ج ۵ میں موقوفاً موجود ہے۔

كانت عليه قارورة عظيمة فيها دهن فكسرها فظنه اياها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : كل عامل مشترك اذا أفسدفهو ضامن. وقال زيد بن علي عليهما السلام الضمان على الاجير المشترك الذي يعمل لي ولك ولهذا والاجير الخاص لا ضمان عليه الا فيا خالف .

بڑا برتن تھا اس میں تیل تھا، اس نے وہ برتن توڑ ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر تاوان ڈالا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر مشترک مزدور (اجیر عام یعنی ہر ایک کا کام کرنے والا) جب نقصان کر دے تو وہ ضامن ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مشترک مزدور پر تاوان ہے جو میرے، تمہارے اور اس کے لیے کام کرتا ہے (درزی وغیرہ) خاص مزدور (صرف ایک ہی کے لیے کام کرنے والا ملازم) پر تاوان نہیں[2] مگر جس میں (حکم کی) مخالفت کرے۔

---

[1] عبدالرزاق ص ۲۱۷، ج ۸ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد سے موجود ہے کہ آپ اجیر پر تاوان ڈالتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ایضاً) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ (ہدایہ ص ۲۵۶، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۵۸، ج ۳)

باب الرهن :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال : الرهن بما فيه اذا كان قيمته والدين سواء وان كانت قيمته اكثر فهو بما فيه وهو في الفضل أمين ، وان كانت قيمته أقل رجع بفضل الدين على القيمة.

باب العارية والوديعة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لا ضمان على مستعير ولا مستودع الا ان يخالف ولا ضمان على من شارك في

باب-: رہن

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رہن اس چیز کے بدلہ میں ہوگا جس میں اسے رہن رکھا گیا جب اس کی اور رہن کی قیمت برابر ہو، اگر رہن کی قیمت زیادہ ہوتو وہ اس چیز کے بدلہ میں ہوگا جس میں اسے رہن رکھا گیا ہے، اور زیادہ میں وہ (مرتھن) امین ہوگا، اور اگر رہن کی قیمت کم ہوتو اس کی قیمت سے زیادہ قرض وہ وصول کرے گا۔[1]

باب-: ادھاری چیز اور امانت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عاریۃً (استعمال کے لیے کوئی چیز مانگ کر لینا) لینے والے اور امانت لینے والے پر تاوان نہیں مگر جب وہ مخالفت کرے،

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختصراً مصنف عبدالرزاق ص ۲۳۹، ج ۸ میں دو اسناد سے موجود ہے، احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (کتاب الآثار ص ۱۷۴۰، ہدایہ ص ۴۴۰، ج ۴)

الربح ، وللمستودع ان يودع الوديعة امرأته وولده وعبده وأجيره .
قال ابو خالد : أظن هذا الكلام الاخير من كلام زيد بن علي عليهما السلام وليس هو عن علي عليه السلام .
قال زيد بن علي عليهما السلام لا ينتفع المرتهن من الرهن بشيء فان ولد الرهن كان الولد مع الرهن رهناً مع المرهن وكذلك الثمرة هي رهن من النخل ولا يجوز الرهن الا مقبوضاً لأن الله عز وجل يقول : فرهان مقبوضة ...

منافع میں شریک پر تاوان نہیں،[1] امانت لینے والے کو یہ حق ہے کہ امانت اپنی بیوی، بیٹے، غلام اور ملازم کے پاس رکھے[2] ابو خالد نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ آخری کلام امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کا کلام ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں۔
امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مرتہن[3] رہن کی کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اگر رہن کے بچہ پیدا ہو تو وہ بھی رہن کے ساتھ مرتہن کے پاس رہن ہوگا، اور اسی طرح پھل بھی رہن ہوگا کھجور (وغیرہ) سے،[4] اور رہن صرف وہی جائز ہوگا جس پر قبضہ کرلیا جائے، [5] کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ (بقرہ ص ۲۸۳) تو گرو ہاتھ میں رکھنی)

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۱۷۹، ج ۸، ص ۱۸۲ میں یہ روایات موجود ہیں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (ایضاً) احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲۶، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۲۶، ج ۳)

[3] مرتہن جس کے پاس رہن رکھا گیا ہو۔ مترجم

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۷۲، ج ۴)

[5] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۲۸، ج ۴)

باب الهبة والصدقة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تجوز هبة ولا صدقة الا معلومة مقسومة مقبوضة الا ان تكون صدقة أوجبها الرجل على نفسه فيجب عليه ان يؤديها خالصة لله تعالى كما أوجب على نفسه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من وهب هبة فله ان يرجع فيها مالم يكافأ عليها وكل هبة لله تعالى وصدقة

باب-: ہبہ اور صدقہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہبہ، صدقہ جائز نہیں مگر جو معلوم ہو، (دوسری چیزوں سے) الگ ہو اور قبضہ ہو جائے [1] مگر وہ صدقہ جو آدمی اپنے پر لازم کرلے تو اس پر واجب ہوگا کہ اسے محض اللہ تعالیٰ کے لیے ادا کرے جیسا کہ اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے کوئی چیز ہبہ کی تو واپس کرنے کا حق ہے جب تک اسے اس بدلہ نہ دے دیا جائے [2] اور ہر وہ ہبہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۳۷، ۲۳۶، ج ۳)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ایک دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۹۸، ج ۵ میں موجود ہے۔ اور اس سلسلہ میں مرفوع روایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ ص ۱۷۴ ابن ابی شیبہ ص ۸، ج ۵ میں موجود ہے، احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۳۹، ج ۳)

فليس لصاحبها ان يرجع فيها . وقال زيد بن علي عليهما السلام من الهبة لله عز وجل الهبة للأقارب المحارم .

باب اللُّقَطة واللَّقيطة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : من وجد لقطة عرّفها حولاً فان جاء لها طالب والا تصدق بها بعد السنة فاذا جاء صاحبها خيّر بين الاجر والضمان وان اختار الاجر فله أجرها وثوابها وان اختار الضمان كان الاجر والثواب لملتقطها .

صدقہ دینے والے کو واپس کرنے کا حق نہیں ہے[1] امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، محرم رشتہ داروں کو ہبہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہبہ ہے۔[2]

باب:- گراپڑا (گمشدہ) مال اور گراپڑا بچہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو کوئی گمشدہ مال پائے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرے، اگر تلاش کرنے والا آجائے (تو دے دے) ورنہ ایک سال بعد اسے صدقہ کردے،[3] پھر جب (صدقہ کرنے کے بعد) اس کا مالک آ گیا تو اسے ثواب اور تاوان میں اختیار ہے، اگر اجر کو اختیار کرے تو اس کے لیے اجر اور ثواب ہے اگر تاوان کو اختیار کرے تو اجر اور ثواب اٹھانے والا کو ملے گا۔[4]

---

[1] مؤطا امام محمد ص ۳۴۷ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی اسی طرح ہے اور احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (مؤطا امام محمد ص ۳۴۷)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۴۰، ج ۳ مؤطا امام محمد ص ۳۴۷)

[3] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۵۷۸، ج ۲)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۷۹، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال:
اللقيط حر .

باب جعل الآبق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه جَعل جُعل الآبق اربعين درهماً إن كان جاء به من مسير ثلاثة ايام وان جاء من دون ذلك رضخ له .

باب الغصب والضمان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من خرق ثوباً لغيره او أكل طعاماً لغيره او كسر عوداً لغيره ضمن ، ومن

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گرا پڑا بچہ آزاد ہے [1]

باب-: بھاگے ہوئے غلام (کو پہنچانے والے) کی اجرت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھاگے ہوئے غلام (پہنچانے) کی مزدوری چالیس درہم مقرر فرمائی جب کہ اسے تین دن کی مسافت سے لایا ہو، اور اس سے کم مسافت ہو تو اسے تھوڑا سا عطیہ دے دے [2]

باب-: غصب اور تاوان

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے کسی کا کپڑا اپھاڑا، یا کھانا کھایا، یا دوسرے

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۷۶، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۸۲، ج ۲)

استعان مملوكاً لغيره ضمن ومن ركب دابة غيره ضمن .

باب الحوالة والكفالة والضمانة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً كفل لرجل بنفس رجل فحبسه حتى جاء به .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: في الحوالة لا تواء على مسلم اذا أفلس المحتال رجع صاحب الحق على الذي أحاله .

کی لکڑی توڑی تو تاوان ادا کرے گا،[۱] اور جس نے دوسرے کے غلام سے کام لیا تو ضامن ہوگا اور جو کسی دوسرے کی سواری پر سوار ہوا تو تاوان ادا کرے گا،

باب:- حوالہ کفالت اور ضمانت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کی شخصی ضمانت دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے اسے حاضر کر دیا۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان پر حوالہ میں نقصان نہیں، جب وہ شخص جس کے حوالہ کیا گیا تھا محتاج ہو جائے تو حوالہ کرنے والے سے وصول کرے۔[۳]

۱؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۱۵، ج ۳)

۲؎ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسا ہی فیصلہ منقول ہے (عبدالرزاق ص ۱۷۳، ج ۸) احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۸۵، ج ۳)

۳؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۰۱، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل له علی رجل حق فكفل له رجل بالمال قال له ان ياخذهما بالمال .

باب الوكالة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه وكل الخصومة الى عبدالله بن جعفر عليه السلام وقال : ما قضي له فلي وما قضي عليه فعلي ، وكان قبل ذلك وكل الخصومة الى عقيل بن ابي طالب حتى توفي .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص کا کسی دوسرے پر حق تھا تو ایک شخص نے مال کی اسے ضمانت دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ دونوں کو مال کے بدلے پکڑے۔[1]

باب -: وکالت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو خصومت سپرد فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جوان کے حق میں فیصلہ ہو وہ میرے حق میں ہے اور جوان کے خلاف ہو وہ میرے خلاف ہے، اوراس سے پہلے انہوں نے خصومت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تھی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۸۸، ج ۳)

[2] یہ روایت الدرایہ ص ۱۷۴، ج ۲ میں بحوالہ بیہقی موجود ہے اور احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۴۳، ج ۳)

كتاب الشهادات

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تجوز شهادة متهم ولا ظنين ولا محدود في قذف ولا مجرب في كذب ولا جار الى نفسهِ نفعاً ولا دافع عنها ضرراً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تجوز شهادة رجل واحد على شهادة رجل واحد حتى يكونا شاهدين على شهادة شاهدين .

کتاب الشہادات (گواہیاں)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، متہم (جس پر کسی غرض یا مقصد کے لیے گواہی دینے کی تہمت ہو) بدگمان[1] جسے حد قذف لگی ہو[2] جس کا جھوٹ میں تجربہ ہو گیا ہو، اپنی طرف نفع کھینچنے والے اور اپنے سے تکلیف دور کرنے والے کی گواہی قبول نہیں ہے[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی کی گواہی پر ایک آدمی کی گواہی جائز نہیں، یہاں تک کہ دو آدمیوں کی گواہی پر دو گواہ ہوں[4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۸، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۷، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۲۸، ج ۳)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۳۶، ۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت عبدالرزاق ص ۳۳۹، ج ۸ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا رجع الشاهد ضمن .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام لا تجوز شهادة ولد لوالده ولا والد لولده الا الحسن والحسين فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شهد لهما بالجنة .

باب اليمين والبينة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه استحلف رجلاً مع بينته .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب گواہ پھر جائے تو (اس کی گواہی سے جو نقصان ہوا ہو اس کا) تاوان ادا کرے گا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا بیٹے کی والد کے حق میں گواہی قبول نہیں، اور نہ والد کی بیٹے کے حق میں مگر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جنت کی گواہی دی ہے[2]

باب -: قسم اور گواہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے گواہ کے ساتھ قسم بھی طلب فرمائی ہے[3]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۳۹، ج ۳)

۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باپ بیٹا، بھائی جب عادل ہوں تو گواہی جائز ہے (عبدالرزاق ص ۳۴۳، ج ۸)

۳ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم ص ۷۴، ج ۲ میں لکھتے ہیں، مالی امور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں مرفوع روایت مسلم ص ۷۴، ج ۲ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: البينة على المدعي واليمين على المنكر. سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن شاهد ويمين قال : لا الا بشاهدين كما قال الله تعالى فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان .

باب القضاء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اول القضاء ما في كتاب الله عز وجل ثم ما قاله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم ما أجمع عليه الصالحون فان لم يوجد ذلك في كتاب الله تعالى ولا في السنة ولا فيما

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعا علیہ پر ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایک گواہ اور قسم کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا نہیں مگر دو گواہوں کے ساتھ[2] جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے،

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ (بقرہ آیت ۲۸۲)

(پھر اگر نہ ہوں دو مرد، تو ایک مرد اور دو عورتیں)

باب:- قضا (فیصلہ)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پہلے فیصلہ اس حکم پر ہوگا جو قرآن پاک میں ہے پھر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، پھر جس پر صالحین نے اجماع کیا ہے، اگر وہ قرآن پاک میں نہ ہو، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں ہو اور نہ ہی صالحین کے

---

[1] یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ ترمذی ص ۲۴۹، ج ۱ میں مرفوعاً موجود ہے۔

[2] یہ مسلک غالباً امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے (دیکھیے تفسیر قرطبی ص ۳۹۲، ج ۳)

أجمع عليه الصالحون اجتهد الامـــام في ذلك لا يالو احتياطاً واعتبر وقاس الامور بعضها ببعض فاذا تبين له الحق أمضاه ولقاضي المسلمين من ذلك ما لامامهم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فقلت يارسول الله تبعثني وانا شاب لا علم لي بالقضاء ، قـال فضرب يده في صدري ودعا لي ، فقال اللهم اهـد قلبه وثبت لسانه ولقنه الصواب وثبته بالقول الثابت ، ثم قال : يا علي اذا جلس بين يديك الخصمان فلا تعجل بالقضـــاء بينهما حتى تسمع ما يقول

اجماع میں سے ہوتو امام اس میں اجتہاد کرے اور احتیاط میں کوتاہی نہ کرے، اعتبار کرے اور بعض امور کو بعض پر قیاس کرے، جب حق ظاہر ہوجائے تو اسے نافذ کردے،[1] اس سلسلہ میں مسلمانوں کے قاضی کو بھی وہ اختیار ہے جو ان کے حاکم کو ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں ابھی جوان ہوں مجھے فیصلے کرنے کا علم نہیں؟ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا، اے اللہ! اسے دل کی راہنمائی فرما، اس کی زبان کو ثابت رکھ اور صحیح بات اسکے دل میں ڈال دے، اور اسے صحیح بات کے ساتھ ثابت قدم رکھ، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، اے علی! جب دو فریق تمہارے سامنے بیٹھیں تو ان میں فیصلہ کرنے میں

[1] مصنف عبدالرزاق ص ۳۰۱، ج ۸ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سنن دارمی ص ۳۲ تا ۳۴ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

الآخر ، يا علي لا تقض بين اثنين وانت غضبان ولا تقبل هدية مخاصم ولا تضيفه دون خصمه فان الله عز وجل سيهدي قلبك ويثبت لسانك ، قال : فقال عليه السلام فو الذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما شككت في قضاء بعد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: القضاء ثلاثة قاضيان في النار وقاض في الجنة ، قاض قضى فترك الحق وهو يعلم ، وقاض قضى بغير الحق وهو لا يعلم فهذان في النار ، وقاض قضى بالحق وهو يعلمه فهو في الجنة .

جلدی مت کرنا یہاں تک کہ تم دوسرے فریق کی بات بھی سن لو، اے علی! غصہ کی حالت میں دو فریقوں میں فیصلہ نہ کرنا، کسی فریق کا ہدیہ قبول نہ کرنا اور نہ ہی ایک فریق کو چھوڑ کر دوسرے کا مہمان بننا، تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور جاندار چیزوں کو پیدا فرمایا، اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قضا تین قسم پر ہے، دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں، ایک وہ قاضی جس نے فیصلہ کیا اور جان بوجھ کر حق چھوڑ دیا اور ایک وہ قاضی جس نے بغیر علم کے ناحق فیصلہ کیا تو یہ دونوں قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک وہ قاضی جس نے حق کا فیصلہ کیا اور وہ اسے جانتا بھی ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔[2]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی سے مختلف اسناد سے ابن ابی شیبہ ص ۱۲، ۱۳ امسند احمد ص ۹۰، ج ۱، ص ۱۴۳، ج ۱، ص ۱۴۹، ج ۱، ابوداؤد ص ۱۴۸، ج ۲ میں موجود ہے۔

[2] یہ روایت ایک دوسری سند سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ص ۱۴۷، ج ۲، ابن ماجہ ص ۱۶۸ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا قضى القاضي وأخطا ثم علم رد قضاؤه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا حبس القاضي رجلاً في دين ثم تبين له افلاسه وحاجته أخرجه حتى يستفيد مالاً ثم يقول اذا استفدت مالاً فاقسمه بين غرمائك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الصلح جائز بين المسلمين ، الا صلحاً أحل حراماً او حرم حلالاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب قاضی نے فیصلہ کیا اور غلطی کر بیٹھا پھر اسے علم ہو گیا تو اپنا فیصلہ واپس لے[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب قاضی نے کسی شخص کو قرض کے بدلہ قید کر دیا، پھر اسے پتہ چلا کہ وہ مفلس اور حاجت مند ہے تو اسے قید سے نکال دے یہاں تک کہ اس کے پاس مال آ جائے، پھر کہے، جب تمہیں مال مل جائے تو اسے اپنے قرض خواہوں میں تقسیم کر دینا[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمانوں میں صلح جائز ہے مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کرے[۳]

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے (بدائع الصنائع ص ۱۶، ج ۷)

[۲] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۰۷، ج ۳)

[۳] یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ابوداؤد ص ۱۵۰، ج ۲ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى في رجل في يده دابة شهد له عليها شاهدان انها دابته نتجت عنده وأقام رجل شاهدين انها دابته ولم يشهد شاهداه انها نتجت عنده فقضى ان الناتج اولى من العارف .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يامر شريحاً بالجلوس في المسجد الاعظم وكان يعطي شريحاً على القضاء رزقاً من بيت مال المسلمين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارہ میں فیصلہ فرمایا جس کے پاس ایک سواری تھی دو گواہوں نے گواہی دی کہ یہ سواری اس کی ہے اور یہ اس کے پاس بچہ پیدا ہوا تھا۔ ایک اور شخص نے دو گواہ پیش کیے کہ یہ سواری میری ہے جب کہ گواہوں نے یہ گواہی نہیں دی کہ یہ سواری اس کے پاس بچہ پیدا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا جس کے پاس بچہ پیدا ہوا تھا وہ زیادہ حقدار ہے پہچاننے والے سے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی مسجد میں بیٹھنے کا حکم فرماتے[2] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو قضا پر مسلمانوں کے بیت المال سے وظیفہ عطا فرماتے۔[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۸۲، ج ۳) قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح کا فیصلہ منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۱۴۸، ج ۵)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۰۵، ج ۳، قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے مسجد میں قضا کے لیے بیٹھنے کی روایات ابن ابی شیبہ ص ۲۱۴، ج ۵، عبدالرزاق ص ۴۴۳، ج ۱، میں موجود ہیں۔

[3] مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۷، ج ۸ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو وظیفہ عطا کیا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے وظیفہ لیا (ایضاً)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: البينة العادلة اولى من اليمين الفاجرة. سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن تفسير ذلك قال: هو الرجل يحلف على حق الرجل ثم تقوم البينة لصاحب الحق على حقه فينبغي للامام ان يقضي له بذلك.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: خمسة اشياء الى الامام صلاة الجمعة والعيدين وأخذ الصدقات والحدود والقضاء والقصاص.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في دابة بيد رجل ادعاها رجل ولأحدهما شاهدان وللآخر ثلاثة شهود، قال هو بينهما

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچا گواہ جھوٹی قسم سے بہتر ہے۔ میں نے حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا، وہ آدمی ہے جو کسی آدمی کے حق پر قسم اٹھاتا ہے پھر حقدار کے لیے اس کے حق پر گواہ کھڑا ہو جاتا ہے تو امام کو چاہیے کہ اس کے لیے فیصلہ کر دے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پانچ چیزیں امام کے سپرد ہیں، نماز جمعہ اور عیدین، زکوۃ وصول کرنا، حدود، قضا، اور قصاص۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص کے ہاتھ میں ایک سواری تھی ایک دوسرے نے اس کا دعوی کیا،

---

[1] احناف کے نزدیک بھی غالباً اسی طرح ہے جیسا کہ فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۳۱۶، ج ۷ میں نہایہ بحوالہ ذخیرہ منقول عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔

على خمسة لصاحب الشاهدين الخمسان ولصاحب الثلاثة الثلاثة الاخماس.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في جارية بين رجلين وطئاها جميعاً فولدت ابناً، قال: هو ابنهما جميعاً يرثهما ويرثانه وهو للباقي منهما.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في ستة غلمة سبحوا فغرق احدهم في الفرات فشهد اثنان على ثلاثة انهم اغرقوه وشهد

ایک کے پاس دو جب کہ دوسرے کے پاس تین گواہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ ان دونوں کے درمیان پانچ حصوں پر ہوگی۔ دو گواہوں والے کے لیے دو خمس اور تین گواہوں والے کے لیے تین خمس [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس باندی کے بارہ میں فرمایا جو دو آدمیوں میں مشترک ہو، دونوں نے اس سے صحبت کی تو اس نے بچہ جن دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ ان دونوں کا بیٹا ہے، وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان میں سے باقی رہ جانے والے کا ہوگا [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

چھ غلام دریائے فرات میں تیرے ان میں سے ایک فرات میں ڈوب مرا، دو غلاموں نے تین کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اسے ڈبویا ہے، اور تین

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی ایک روایت ابن ابی شیبہ ص ۱۴۹، ج ۵ میں موجود ہے نیز ابن ابی شیبہ ص ۱۴۹، ج ۵، میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت طحاوی شرح معانی الآثار للطحاوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۲۲، ج ۲ میں ایک دوسری سند کے ساتھ موجود ہے، احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۵۲، ج ۲ طحاوی ص ۳۲۲، ج ۲)

الثلاثة على الاثنين انهما أغرقـــاه فقضى امير المؤمنين علي عليه السلام بخمسين الدية على الثلاثة وبثلاثة أخماس الدية على الاثنين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى بشهادة امرأة واحدة وكانت قابلة على الولادة وصلى عليه بشهادتها وورثه بشهادتها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: اذا باع الرجل متاعاً من رجل وقبضه ثم افلس قال البائع اسوة الغرماء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يبيع متاع المفلس اذا التوى على غرمائه واذا ابى ان يقضي ديونه .

نے دو کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اسے ڈبویا ہے، تو امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا، دیت کے پچاس حصے تین پر اور پندرہ حصے دو غلاموں پر۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی گواہی پر فیصلہ دیا اور وہ ولادت پر دائی تھی، اس پر جنازہ اس کی گواہی سے پڑھا اور اس کی گواہی سے اسے وارث بنایا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب کسی شخص نے کسی کے ہاتھ سامان بیچا اور اس نے اس پر قبضہ کرلیا پھر وہ مفلس ہوگیا، تو بیچنے والا قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ' جب مفلس اپنے قرض خواہوں میں ٹال مٹول کرتا اور جب ان کا قرض ادا کرنے سے انکار کرتا تو اس کا سامان بیچ ڈالتے۔[3]

---

[1] احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۱۲۳، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۰۲، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۰۱، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يحبس في النفقة وفي الدين وفي القصاص وفي الحدود وفي جميع الحقوق وكان يقيد الدعّار بقيود لها أقفال ويوكل بهم من يحلها لهم في أوقات الصلاة من أحد الجانبين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه بنى سجناً وسماه نافعاً ثم بدا له فنقضه وسماه مخيساً وجعل يرتجز ويقول :

ألم تراني كيّساً مكيّسا　　　بنيت بعد نافع مخيّسا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، خرچہ، قرض، قصاص، حدود اور تمام حقوق میں قید فرما دیتے تھے[1] اور مفسد آدمی کو بیڑیوں کے ساتھ قید فرما دیتے جن کے تالے ہوتے اور انہیں ایسے آدمی کے سپرد فرما دیتے جو انہیں نماز کے اوقات میں کسی ایک جانب سے کھول دے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جیل بنائی جس کا نام نافع (نفع دینے والی) رکھا پھر انہیں اس میں نقص معلوم ہوا تو اسے گرا کر (دوسری بنائی) اس کا نام مخیس[2] رکھا تو رجز پڑھتے ہوئے یہ کہنے لگے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں دانا اور سمجھدار ہوں میں نے نافع کے بعد مخیس بنایا۔[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۰۷، ج۳، ص ۳۰۲، ج۳)

[2] ذلیل کرنے کی جگہ (قید خانہ) مترجم

[3] یہ روایت لسان العرب ص ۷۴، ج۶ میں بھی ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه سال عثمان ابن عفان ان يحجر على عبدالله بن جعفر رضي الله عنهما وذلك انه بلغه انه اشترى شيئاً فغبن فيه بامر مفرط .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى في الشرب ان أهل السفل امراء على أهل العلو وجعله بينهم على الحصص .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى في العبد يلزمه الدين ثم يعتقه سيده ان السيد ضامن لدينه ان كان يعلم بالدين وان كان أعتقه وهو لا يعلم بالدين ضمن قيمته للغرماء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ پر پابندی لگادیں اور یہ اس وجہ سے کہ انہیں اطلاع ملی تھی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بہت ہی زیادہ مہنگی خریدی ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہری) پانی کے بارہ میں فیصلہ کیا کہ نیچے والوں کی بات مانی جائے گی اوپر والوں کے خلاف اور ان کے درمیان حصے (باری) مقرر کردیے ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام کے بارہ میں فیصلہ کیا جس پر قرض چڑھ گیا تھا پھر اس کے آقا نے اسے آزاد کردیا تھا کہ آقا اس کے قرض کا ضامن ہے، اگر اسے قرض کا علم تھا، اگر اس نے اسے آزاد کیا لیکن اسے قرض کا علم نہ تھا تو قرضخواہوں کے لیے غلام

---

[1] صاحبین رحمہما اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ تجارت میں غفلت کے بنا پر قاضی پابندی لگادے (ہدایہ ص ۳۰۰، ج ۳ فتح القدیر علی الہدایہ ص ۲۰۰، ج ۸)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۱۴، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من استعان عبد غيره بغير اذن السيد فهو ضامن ومن ركب دابة بغير اذن صاحبها فهو ضامن .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان مسلماً قتل خنزيراً لنصراني فضمنه علي عليه السلام قيمته وقال: انما أعطيناهم الذمة على ان يتركوا يستحلون في دينهم ما كانوا يستحلون من قبل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: دباغ الاهاب طهوره وان كان ميتة .

کی قیمت کا ضامن ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے کسی دوسرے کے غلام سے اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کام لیا تو وہ ضامن ہے اور جو کسی کی سواری پر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر سوار ہوا تو وہ بھی ضامن ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک مسلمان نے ایک عیسائی کا خنزیر مار ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے خنزیر کی قیمت کا تاوان لیا اور فرمایا ہم نے انہیں ذمہ داری دی ہے کہ انہیں ان چیزوں میں چھوڑ دیا جائے گا جسے وہ اپنے دین میں اس (ذمہ داری) سے پہلے بھی حلال سمجھتے تھے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کچے چمڑے کو پکانا اس کی طہارت ہے اگرچہ مردار

---

[1] عبدالرزاق ص ۲۸۳، ج ۸، ابن ابی شیبہ ص ۱۰۳، ج ۵ میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے لیکن امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علم کی بجائے مدار اذن پر ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۴، ج ۳)

كتاب النكاح

باب فضل النكاح وما جاء في ذلك :

حدثني ابو خـــالد الواسطي قال : حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تزوجوا فاني مكاثر بكم الامم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا نظر العبد الى وجه زوجه و نظرت اليه نظر الله

کتاب النکاح

باب-: نکاح کی فضیلت اور جو احادیث اس بارہ میں آئی ہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، نکاح کرو، بلاشبہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کے چہرہ کی طرف

---

[1] یہ روایت قدرے تفصیل سے ابوداؤد ص ۲۸۰، ج ۱، نسائی ص ۷۰، ج ۲ میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ میں ص ۱۳۴ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه أخذ شاهد الزور فعزره وطاف به في حيه وشهره ونهى ان يستشهد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: لا تجوز شهادة النساء في نكاح ولا طلاق ولا حد ولا قصاص .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يطلق امرأته فيختلفان في متاع البيت ، فقضى علي عليه السلام في ذلك ان ما كان يكون للرجال فهو للرجل وما كان يكون للنساء فهو للنساء وما كان يكون للنساء والرجال فهو بينهما نصفان .

کا ہی ہو۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو پکڑ کر اسے تعزیر لگائی اور اسے محلہ میں گھمایا اور اس کی مشہوری کی، اور اسے گواہ بنانے سے روک دیا۔[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورتوں کی گواہی نہ نکاح میں جائز ہے اور نہ طلاق میں، نہ حد میں اور نہ قصاص میں۔[۳]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک مرد اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور دونوں گھریلو سامان میں اختلاف کرتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں فیصلہ فرمایا کہ جو چیز مردوں کے لیے ہوتی ہے وہ مرد کی ہے اور جو عورتوں کے لیے ہوتی ہے وہ عورتوں کی ہے[۴] اور جو عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ہوتی ہے وہ ان دونوں کے درمیان آدھی آدھی ہوگی۔[۵]

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۹، ج۱، ہدایہ ص ۳۲۵، ج۳)

[۲] مصنف عبدالرزاق ص ۳۲۷، ج۸ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[۳] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت عبدالرزاق ص ۳۲۹، ج۸ میں بھی موجود ہے۔

[۴] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۳۰۹، ج۲)

[۵] امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۳۰۹، ج۲)

اليها نظر رحمة فاذا أخذ بكفها وأخذت بكفه تساقطت ذنوبهما من خلال اصابعهما فاذا تغشاها حفت بهما الملائكة من الارض الى عنان السماء وكانت كل لذة وكل شهوة حسنات كأمثال الجبال فاذا حملت كان لها اجر المصلي الصائم القائم المجاهد في سبيل الله فاذا وضعت لم تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة أعين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير النساء الولود الودود التي اذا نظرت اليها سرتك واذا غبت عنها حفظتك .

دیکھتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کی طرف دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، جب وہ بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے اور وہ اسکا ہاتھ پکڑتی ہے تو انگلیوں کے درمیان سے ان کے گناہ گر جاتے ہیں، جب وہ اس سے جماع کرتا ہے تو فرشتے زمین سے آسمانوں تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں، اور ہر لذت اور شہوت پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوتی ہیں، پھر جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو اسے نمازی، روزے دار تہجد گزار اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ہوتا ہے، جب وہ بچہ جنتی ہے تو کوئی شخص نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کتنی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بہترین عورتیں وہ ہیں جو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی ہیں جب تم ان کی طرف دیکھو تو تمہیں خوش کر دیں اور جب تم ان سے غائب رہو تو تمہاری حفاظت کریں۔[1]

---

[1] یہ روایت ابن ماجہ ص ۱۳۵ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے معمولی سی تبدیلی کے ساتھ موجود ہے۔

باب المهور :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يكون مهر أقل من عشرة دراهم، ليس نكاح الحلال مثل مهر البغي .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يحل فرج بغير مهر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: انكحني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابنته فاطمة عليها السلام على اثني عشر اوقية ونصف من فضة .

باب :- مہر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دس دراہم سے کم مہر نہیں ہے[1]، نکاح حلال بدکاری کے معاوضہ کی طرح نہیں ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی شرمگاہ بغیر مہر حلال نہیں ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا میرے ساتھ نکاح ساڑھے بارہ اوقیہ[3] چاندی پر فرمایا۔[4]

---

[1] یہ روایت دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۱۷۹، ج ۶، ابن ابی شیبہ ص ۳۱۸، ج ۳ میں مختصراً موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی مہر شرعاً واجب ہے۔ (ہدایہ ص ۲۹۳، ج ۲)

[3] ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو کل پانچسو درہم ہوئے۔ (مترجم)

[4] مجمع الزوائد ص ۲۸۳، ج ۴، میں بحوالہ ابو یعلی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بارہ اوقیہ کا ذکر ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ما نكح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امرأة من نسائه الا على اثني عشر اوقية فضة.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تغالوا في مهور النساء فتكون عداوة.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان امرأة أتت علياً عليه السلام ورجل قد تزوجها ودخل بها وسمى لها مهراً وسمى لمهرها أجلاً، فقال له علي عليه السلام لا أجل لك في مهرها اذا دخلت بها فحقها حال فادّ اليها حقها.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام بیویوں سے بارہ اوقیہ چاندی پر نکاح فرمایا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورتوں کے مہروں میں مہنگائی نہ کرو ورنہ دشمنی ہوجائے گی۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ایک مرد بھی جس نے اس سے نکاح کیا تھا اس سے صحبت بھی کرلی تھی اس کے لیے مہر مقرر کیا اور مہر کی ادائیگی کا وقت بھی مقرر کردیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے فرمایا تمہارے لیے مہر میں مدت نہیں ہے جب تم نے اس سے صحبت کرلی ہے تو اس کا حق نقد ہے اسے اس کا حق دو۔[3]

---

[1] حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرزاق ص ۱۷۷، ج ۶ ابن ابی شیبہ ص ۳۱۸، ج ۳ میں مرسل روایت موجود ہے اور عبدالرزاق میں ساڑھے بارہ اوقیہ کا ذکر ہے۔

[2] عبدالرزاق ص ۱۷۴، ج ۶ میں اس کے ہم معنی روایت مرفوعاً موجود ہے۔

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۲۴۸، ج ۳، ایضاً عنایہ شرح ہدایہ)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقاً ثم توفي قبل الفرض لها وقبل ان يدخل بها ، قال لها الميراث وعليها العدة ولا صداق لها .

باب الولي والشهود في النكاح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا نكاح الا بولي وشاهدين ليس بالدرهم ولا بالدرهمين ولا اليوم ولا اليومين

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکے لیے مہر مقرر نہ کرے، پھر مہر مقرر کرنے اور اس سے صحبت کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورت کو وراثت ملے گی، اس پر عدت واجب ہے اور اس کے لیے مہر نہیں ہے[۱]

باب-: نکاح میں ولی اور گواہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔[۲]

---

۱ فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۲۱۱، ج ۳، میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی ایسی عورت کو صرف وراثت ہی دینے کا فرماتے ہیں۔ عبدالرزاق ص ۲۹۳، ج ۶، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔

۲ صحیح ابن حبان ص ۱۵۲، ج ۷، میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً یہ روایت موجود ہے۔

شبه السفاح ولا شرط في نكاح .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن نكاح المتعة عام خيبر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تستأمر الأيم في نفسها، قالوا فان البكر تستحي، قال اذنها صماتها .

نہ ایک درہم کے ساتھ (نکاح ہوتا ہے) نہ دو درہموں کے ساتھ[1] نہ ایک دن کے لیے اور نہ دو دنوں کے لیے زنا کاری کی طرح ہے[2] اور نکاح میں کوئی شرط نہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ (ایک مدت کے لیے نکاح کرنا) سے خیبر والے سال منع فرمادیا تھا۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، عورت سے اس کے بارہ میں اجازت طلب کی جائے، لوگوں نے عرض کیا، کنواری تو شرماتی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اس کا چپ ہونا اس کی اجازت ہے۔[4]

۱۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی ایک درہم، دو دو ہموں پر نکاح کرے جیسے بدکار عورت کا معاوضہ ہوتا ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۱۹، ج ۳)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، مکحول رحمۃ اللہ علیہ، سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح کی روایات موجود ہیں (ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰ تا ۳۹۱، ج ۳)

۳۔ صحیح ابن حبان ص ۱۷۶، ۱۷۷، ج ۷، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد سے یہ روایت موجود ہے۔

۴۔ مسلم ص ۴۵۵، ج ۱ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ایسی روایت موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا زوّج الرجل ابنته وهي صغيرة ثم بلغت تم ذلك عليها وليس لها ان تابى وان كانت كبيرة فكرهت لم يلزمها النكاح .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يجوز النكاح على الصغار الا بالآباء .

باب من لا يحل نكاحه من قرابات الزوج والمرأة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال.حرم الله من النسب سبعاً ومن الصهر سبعاً فامـــا السبع من النسب فهي الام

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مرد جب اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح کردے پھر وہ بالغ ہو جائے تو یہ نکاح پورا ہے، بیٹی کے لیے انکار کا حق نہیں، اگر وہ بڑی ہو اور اسے ناپسند کرے تو یہ نکاح عورت کو لازم نہیں ہوگا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، چھوٹی بچیوں کا نکاح باپوں کے بغیر جائز نہیں۔

باب:- خاوند اور بیوی کے جن رشتہ داروں سے نکاح حلال نہیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے نسب سے سات رشتے حرام فرمائے

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۸۵، ج ۲)

والابنة والاخت وبنت الاخ وبنت الاخت والعمة والخالة والسبع من الصهر فامرأة الأب وامرأة الابن وام المرأة دخل بالابنة ام لم يدخل بها وابنة الزوجة ان كان دخل بامها وان لم يكن دخل بها فهي حلال والجمع بين الاختين والام من الرضاعة والاخت من الرضاعة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لاتتزوج المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنة اخيها ولا على ابنة اختها لا الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى.

ہیں اور سسرال سے بھی سات،[۱] مگر وہ رشتے جونسب سے حرام ہیں وہ یہ ہیں، ماں ، بیٹی ، بہن، بھتیجی ، بھانجی ، پھوپھی اور خالہ، اور سسرال والے سات (یہ ہیں) باپ کی بیوی، بیٹے کی بیوی، ساس جس کی بیٹی سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو، بیوی کی بیٹی جس سے صحبت کی ہو اور اگر اس بیوی سے صحبت نہیں کی تو وہ (بیوی کی بیٹی) حلال ہے، دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) اکٹھا کرنا، دودھ پلانے والی ماں اور دودھ شریک بہن۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عورت سے اس کی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی پر نکاح نہ کیا جائے نہ چھوٹی (بھتیجی وغیرہ) سے بڑی (پھوپھی وغیرہ) پر اور نہ بڑی سے چھوٹی پر[۲] (یعنی جب تک پھوپھی نکاح میں ہے بھتیجی سے اور بھتیجی نکاح میں ہو پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے)

---

[۱] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت مختصراً موجود ہے (بخاری ص ۷۶۲، ج ۲ مصنف عبدالرزاق ص ۲۷۲، ج ۶)

[۲] یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۳۵۹، ج ۳ اور مختصراً عبدالرزاق ص ۲۶۲، ج ۶ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كره ان يجمع الرجل بين اختين من الاماء .

باب نكاح الاماء والعبيد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: لا تتزوج الامة على الحرة وتتزوج الحرة على الامة ولا يتزوج الرجل المسلم اليهودية ولا النصرانية على المسلمة ويتزوج المسلمة على اليهودية والنصرانية وللحرة يومان من القسم وللامة يوم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ باندیوں میں سے دو بہنوں کو (صحبت میں) جمع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے[۱]

باب-: باندیوں اور غلاموں کا نکاح

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، باندی سے آزاد عورت پر نکاح نہ کیا جائے اور باندی پر آزاد عورت سے نکاح کرلیا جائے[۲] مسلمان مرد مسلمان عورت پر یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح نہ کرے،[۳] یہودی عورت اور عیسائی عورت پر مسلمان عورت سے نکاح کرلے، آزاد عورت کے لیے باری کے دودن ہیں اور باندی کے لیے ایک دن ہے[۴]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی ایسا کرنا منع ہے (ہدایہ ص ۲۷۶، ج ۲)

۲ احناف کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے (ہدایہ ص ۲۷۹، ج ۲، بدائع الصنائع ص ۲۶۶، ج ۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختصراً بدائع الصنائع ص ۲۶۶، ج ۲ میں بھی موجود ہے۔

۳ روایت کا یہ حصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ابی شیبہ ص ۲۸۹، ج ۳ میں موجود ہے۔

۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کا یہ حصہ دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۸۹، ج ۳ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ايما عبد تزوج بغير اذن مواليه فهو زان .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يتزوج العبد أكثر من امرأتين ولا الحر أكثر من اربع .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً أتاه فقال ان عبدي تزوج بغير اذني ، فقال له علي عليه السلام فرق بينهما ،

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو غلام اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غلام دو سے زیادہ عورتوں سے نکاح نہ کرے اور آزاد مرد چار سے زیادہ نکاح نہ کرے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا، میرے غلام نے میری اجازت کے بغیر نکاح کرلیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، دونوں میں علیحدگی

---

[1] یہ روایت ابوداؤد ص ۲۸۴، ج ۱، ترمذی ص ۲۱۱، ج ۱، میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے ہدایہ ص ۲۷۹، ج ۲، ص ۲۸۰، ج ۲، ابن ابی شیبہ ص ۲۸۴، ج ۳، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مختصراً موجود ہے۔

فقال السيد لعبده طلقها يا عدو الله ، فقال علي عليه السلام للسيد قد أجزت النكاح فان شئت ايها العبد فطلق وان شئت فامسك

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تزوج صفية وجعل عتقها صداقها .

قال ابو خالد رحمه الله تعالى سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن العبد هل يجوز له ان يتسرى ، قال لا ، قال الله عز وجل ، والذين هم لفروجهم

کردو، تو آقا نے اپنے غلام سے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے دشمن اسے طلاق دے دے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آقا سے فرمایا، تحقیق تو نے نکاح کی اجازت دے دی ہے (کیونکہ طلاق تو نکاح کے بعد ہوتی ہے غلام سے مخاطب ہوکر فرمایا) اے غلام! اگر چاہو تو طلاق دو اور اگر چاہو تو بیوی رکھ لو[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر فرمایا ہے[2]

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا غلام جماع کے لیے لونڈی رکھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، وَالَّذِيْنَ

---

[1] ابن ابی لیلیٰ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مولیٰ کی طرف سے طلاق کا حکم نکاح کی اجازت ہے (کفایہ علی الہدایہ ملحقہ فتح القدیر ص ۲۶۵، ج ۳)

[2] یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بخاری ص ۷۶۱، ج ۲، مسلم ص ۴۵۹، ج ۱ میں موجود ہے۔

حافظون الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين فلا يحل فرج الا بنكاح او ملك يمين .

باب الاكفاء :

قال ابو خالد رحمه الله تعالى سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن نكاح الاكفاء فقال : الناس بعضهم أكفاء لبعض عربيهم وعجميهم وقرشيهم وهاشميهم اذا أسلموا وآمنوا فدينهم واحد لهم ما لنا وعليهم ما علينا دماؤهم واحدة ودياتهم واحدة وفرائضهم واحدة ليس لبعضهم على بعض في ذلك فضل وقد قال الله عز وجل ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (سورہ مؤمنون آیت ۵۔٦) (اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں۔ مگر اپنی عورتوں پر، یا اپنے ہاتھ کے مال پر، سوان پر نہیں الاہنا)

تو کوئی شرمگاہ بغیر نکاح یا ملک یمین کے حلال نہیں (غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا)۔[۳]

باب:- (نکاح میں) کفو

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے نکاح کے کفو کے بارہ میں پوچھا؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ ایک دوسرے کے کفو ہیں، ان میں عربی، غیرعربی، قرشی، ہاشمی جب وہ مسلمان ہوجائیں اور ایمان لے آئیں، تو ان کا دین ایک ہے، ان کے لیے وہی کچھ ہے جو ہمارے لیے ہے، ان پر وہی لازم ہے جو ہم پر لازم ہے، ان کے خون بھی ایک ہیں ان کی دیتیں بھی ایک، ان کے فرائض بھی ایک، اس بارہ میں ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں، ارشاد باری ہے۔

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (عنایہ شرح ہدایہ ملحقہ فتح القدیر ص ۱۱۸، ج ۸)

فاذن للمؤمنين جميعاً العربي والعجمي ان ينكحوا بنات المشركين جميعاً عربيهم وعجميهم اذا أسلموا وقد تزوج زيد بن حارثة وهو مولى زينب بنت جحش قرشية وتزوج بـلال هالة بنت عوف اخت عبد الرحمن بن عوف وتزوج رزُيق مولى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عمرة بنت بشر بن ابي العاص بن امية وتزوج عبدالله بن رزاح مولى معاوية بنتـاً لعمرو بن حريث وتزوج عمار بن ياسر اختاً لعمرو بن حريث وتزوج ابو مجذام ابن ابي فكيهة امرأة من بني زهرة .

لَاتُـنْـكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (بقرہ، آیت ۲۲۱) (اور نکاح نہ کردو شرک والوں کو، جب تک ایمان نہ لادیں،)

تمام ایمان والوں کو خواہ عربی ہوں یا عجمی اجازت دی گئی ہے کہ وہ تمام مشرکین جب مسلمان ہوجائیں تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرلیں وہ مشرک خواہ عربی ہوں یا عجمی، اور تحقیق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جو آزاد کردہ غلام ہیں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جو قریشی ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت ہالہ بنت عوف رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام رزیق رضی اللہ عنہ نے بشر بن ابی العاص بن امیہ کی بیٹی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رزاح نے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی بہن سے نکاح کیا، حضرت ابومجذام بن ابی فکیہہ رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی زہرہ کی عورت سے نکاح کیا۔

قال زيد بن علي عليهما السلام سالنا أهل النخوة والكبر من العرب نقلنا اخبرونا عن نكاح العجمي للعربية حرام هو ام حلال، فقال بعضهم حلال وقال بعضهم حرام فقلنا لهم أرأيتم ان ولدت ولداً هل يثبت نسبه ، قالوا نعم ، قلنا اذاً حلال لأنه لو كان حراماً لم يثبت نسبه ارأيتم ان طلقها قبل ان يدخل بها لها عليه نصف الصداق ارأيتم ان دخل بها هل يكون لها المسمى او مهر مثلها ارأيتم ان دخل بها هذا الاعجمي هل يحل لها ذلك الزوج الذي قد طلقها ثلاثاً ارأيتم ان مات وله مال هل تورثونها منه ارأيتم ان رضي بهذا ابوها او اخوها هل هو جائز وباطل هذا كله جائز وهو نكاح حلال .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے اہل عرب کے اہل نخوت اور متکبرین سے پوچھا، ہم نے کہا، ہمیں بتاؤ عجمی مرد کا عربی عورت سے نکاح حرام ہے یا حلال؟ بعض نے کہا حلال ہے اور بعض نے کہا حرام ہے، ہم نے ان سے پوچھا، تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نے بچہ جن دیا تو کیا اس کا نسب ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں، ہم نے کہا پھر نکاح حلال ہے اس لیے کہ اگر حرام ہوتا تو نسب ثابت نہ ہوتا، تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نے صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دی تو مرد کے ذمہ آدھا مہر واجب ہے؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نے اس سے صحبت کر لی تو کیا عورت کے لیے طے شدہ مہر ہوگا یا مہر مثل؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر اس سے اس عجمی مرد نے صحبت کر لی تو کیا یہ خاوند اس عورت کو اس خاوند کے لیے حلال کر دے گا جس نے اسے تین طلاقیں دی تھیں؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ مر گیا اور اسکا مال ہو تو کیا تم اس عورت کو اس خاوند سے وراثت دلاؤ گے؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر اس پر اس کا والد یا بھائی راضی ہو کیا یہ جائز ہے یا باطل ہے، یہ سب جائز ہے اور وہ نکاح حلال ہے؟

باب نكاح اهل الكفر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: يتزوج المسلم اليهودية والنصرانية ولا يتزوج المجوسية ولا المشركة وكره عليه السلام نكاح اهل الحرب ونصارى العرب وقال ليسوا باهل كتاب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في اليهودي تسلم امرأته ان اسلما كانا على النكاح وان اسلم هو ولم تسلم امرأته كانا على النكاح .

باب-: اہل کفر کا نکاح

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان مرد یہودیہ اور عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے، مجوسیہ اور مشرکہ عورت سے نکاح نہیں کر سکتا[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل حرب[2] اور عرب کے عیسائیوں سے نکاح مکروہ سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا یہ اہل کتاب نہیں ہیں۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس یہودی کی بیوی مسلمان ہو جائے اگر وہ دونوں مسلمان ہوئے ہیں دونوں اپنے پہلے نکاح پر برقرار ہیں،[4] اگر مرد اسلام لے آیا اسکی بیوی اسلام نہیں لائی تو بھی دونوں نکاح پر برقرار ہیں۔[5]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۷۸، ج۲، کنز الدقائق ص ۹۹)

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حکم رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸، ج۳)

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ جابر بن زید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۰۰، ج۳)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۱۶، ج۲)

۵ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کفایہ علی الہدایہ ص ۲۸۹، ج۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في مجوسي له ابنة ابن وله ابن آخر فتزوج ابنة ابنه ثم اسلموا جميعاً فخطبها ابن عمها فجاءوا الى علي عليه السلام في ذلك ، فقال ان كان الجد دخل بها لم تحل لابن عمها وان كان لم يدخل بها حلت له .

باب العدل بين النساء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قول الله عز وجل ولن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ولو حرصتم ، قال هذا في الحب والجماع واما النفقة والكسوة والبيتوتة فلا بد من العدل في ذلك

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس مجوسی کی ایک پوتی تھی اور اس کا ایک دوسرا بیٹا تھا، اس نے اپنی پوتی سے نکاح کرلیا، پھر وہ سارے مسلمان ہو گئے اس کے چچا کے بیٹے نے اسے نکاح کا پیغام دیا وہ اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر دادا نے اس سے صحبت کر لی تھی تو اپنے چچا کے بیٹے کے لیے وہ حلال نہیں ہو گی، اگر اس نے صحبت نہیں کی تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔

باب :- بیویوں کے درمیان انصاف

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارہ میں، وَلَنْ تَسْتَطِيعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ (سورۃ النساء آیت ۱۲۹) (اور تم ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے عورتوں کو، اگرچہ اس کا شوق کرو)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ محبت اور صحبت کے بارہ میں ہے مگر خرچہ، لباس رات گزارنا

ولا حظ للسراري في ذلك .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا تزوج بكراً أقام عندها سبعاً واذا تزوج ثيباً أقام عندها ثلاثاً .

باب النفقة على الزوجة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان امرأة خاصمت زوجها في نفقتها فقضى لها بنصف صاع من بر في كل يوم .

تو ان میں برابری ضروری ہے،[1] اور دل کی محبت کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کنواری عورت سے نکاح فرماتے تو اس کے پاس سات راتیں قیام فرماتے اور جب کسی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح فرماتے تو اس کے پاس تین راتیں قیام فرماتے[1]

باب:- بیوی پر خرچ کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنے خرچہ کے بارہ میں اپنے خاوند پر مقدمہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آدھا صاع گندم یومیہ مقرر فرمائی[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۱۹، ج ۲)

[2] یہ روایت بخاری ص ۷۸۵، ج ۲، مسلم ص ۴۷۲، ج ۱، ترمذی ص ۲۱۶، ج ۱، میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔

[3] شوافع کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۱۴، ج ۲)

باب الاحصان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يحصن المسلم باليهودية ولا بالنصرانية ولا بالامة ولا بالصبية .

باب العيب يجده الرجل بامرأته :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يرد النكاح من اربع من الجذام والجنون والبرص والفتق .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً تزوج امرأة فوجدته عذيوطاً فكرهته ففرق بينهما .

باب-: احصان

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان مرد یہودی اور عیسائی عورت ، باندی اور بچی کے ساتھ محصن نہیں ہوتا۔[1]

باب-: جو مرد اپنی بیوی میں عیب پائے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چار چیزوں سے نکاح رد کیا جاسکتا ہے، کوڑھ، پاگل پن، برص اور فتق[2] کی بیماری۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تو عورت نے مرد کو عذیوط[4] پایا تو

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۸٦، ج ۲، کتاب الاثار لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ، ص ۸۸)

[2] فتق وہ عورت جس کے دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں (لسان العرب ص ۲۹۷، ج ۱) مترجم

[3] امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۱۱، ج ۳) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح (ہدایہ ص ۳۹۸، ج ۲)

[4] عذیوط جس کے منہ سے شدید ترین بدبو آتی ہو، یا وہ جو جماع کے وقت پاخانہ یا پیشاب کر دیتا ہو یا دخول سے قبل ہی انزال ہو جائے۔ (دیکھیے حواشی مسند زید اور لسان العرب ص ۳۴۸، ج ۷)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان خصياً تزوج امرأة وهي لا تعلم ثم علمت فكرهته ففرق بينهما .

باب مسائل في النكاح :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن نكاح الشغار، قال فسألت زيداً عليه السلام عن تفسير ذلك ، قال : هو ان يتزوج الرجل بنت الرجل على انه يزوجه بنته ولا مهر لواحدة منهما .

عورت نے اسے ناپسند کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان علیحدگی فرمادی ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک خصی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا عورت کو معلوم نہیں تھا، پھر اسے پتہ چلا تو اس عورت نے اسے ناپسند کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں جدائی فرمادی ہے[2]

باب-: نکاح کے مسائل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا، کوئی آدمی کسی کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کرے گا، اور مہر ان میں سے کسی کا بھی نہیں ہوگا ہے[3]

---

۱ اگر مرد میں ایسا عیب ہو جو عورتوں کے لیے نا قابل برداشت ہوتا ہے تو احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (کتاب الآثار ص ۸۵)

۲ عبدالرزاق ص ۲۵۳، ج ٦ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے جائز نہیں قرار دیتے تھے۔

۳ یہ روایت مع شغار کی تفسیر کے مسلم ص ۴۵۴، ج ۱، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من وطىء جارية لأقل من تسع سنين فهو ضامن .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل تزوج امرأة فزفت اليه اختها وهو لا يعلم ، فقضى علي عليه السلام ان للثانية مهرها بالوطء ولا يقرب الاولى حتى تنقضي عدة الاخرى .

باب الرضاع:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قلت يا رسول الله انك لتتوق الى نساء قريش ولا تخطب بنات عمك ، قال:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے سات سال سے چھوٹی لڑکی سے صحبت کی وہ ضامن ہوگا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

وہ مرد جس نے کسی عورت سے نکاح کیا، سہاگ رات میں اس کی بہن بھیج دی گئی مرد کو معلوم نہ تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ دوسری عورت کو صحبت کی وجہ سے مہر ملے گا اور وہ پہلی (بیوی) کے قریب نہ جائے جب تک دوسری کی عدت پوری نہ ہو جائے۔[1]

باب -: دودھ پینا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ قریشی عورتوں کے آرزومند ہیں اور اپنی چچازاد بہنوں کو کیوں پیغام نہیں دیتے؟ آپ

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کا ایک فیصلہ ابن ابی شیبہ ص ۳۱۷، ج ۳ میں بھی ہے۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے (کتاب الآثار ص ۸۸)

وهل عندك شيء ، قلت ابنة عمك حمزة قال : انها ابنة اخي من الرضاعة يا علي ، أما علمت ان الله عز وجل قد حرم من الرضاعة ما حرم من النسب في كتاب الله عز وجل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قول الله جل اسمه والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن أراد ان يتم الرضاعة ، قال : الرضاع سنتان فما كان من رضاع في الحولين حرم وما كان بعد الحولين فلا يحرم ، قال الله تعالى وحمله وفصاله ثلاثون شهراً

نے ارشاد فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی، آپ نے ارشاد فرمایا، اے علی! وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دودھ سے وہ رشتے حرام کیے جو نسب سے قرآن پاک میں حرام ہیں،[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارہ میں وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ (بقرہ آیت ۲۳۳) (اور لڑکے والیاں دودھ پلا دیں اپنے لڑکوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے پوری کرے دودھ کی مدت۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دودھ پینا دو سال ہے، جو دو سال کے اندر ہو وہ رشتہ حرام کر دیتا ہے اور جو دو سال کے بعد ہو وہ حرام نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (سورۃ الاحقاف ۱۵) (اور حمل میں رہنا اس کا، اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے)

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۴۷۵، ج ۷، مسلم ص ۴۶۷، ج ۱، میں موجود ہے۔

فالحمل ستة اشهر والرضاع حولان كاملان .

سالت زيداً ابن علي عليهما السلام عن المصة والمصتين قال: تحرم ، وسالته عليه السلام عن لبن الفحل ، فقال يحرم ، وسالته عليه السلام عن رجل تزوج صبية صغيرة فارضعتها امه ، قال عليه السلام قد حرمت عليه وعليه نصف صداق الصبية ويرجع على امه ان كانت قد تعمدت الفساد،

پس حمل چھ مہینے ہے اور دودھ پینا پورے دو سال ہے[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایک "چوسا" دو "چوسوں" (ایک یا دو بار پستانوں سے چوسنا) کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عورت حرام ہو جاتی ہے[2]

اور میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے لبن فحل[3] کے بارہ میں پوچھا انہوں نے فرمایا وہ مرد (دودھ پینے والی بچی پر بوجہ رضاعی باپ ہونے کے) حرام ہو جاتا ہے[4]

میں نے ان سے پوچھا کہ جو شخص چھوٹی بچی سے نکاح کرے تو مرد کی ماں اس بچی کو دودھ پلا دے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بچی اس پر حرام ہو چکی ہے اور مرد کے ذمہ بچی کا آدھا مہر ہے، اور وہ اپنی ماں سے وصول کرسکتا ہے اگر ماں نے جان بوجھ کر نکاح کے فساد کا ارادہ کیا[5]

---

[1] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۰، ۳۲۱، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۰، ج ۱)

[3] اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مرد عورت کے دودھ اترنے کا ذریعہ بنا ہے یعنی وہ مرد جس کے نکاح میں تھی اور اس کے ساتھ صحبت کی وجہ سے عورت کا دودھ اترا ہو۔ مترجم

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۷۷، ج ۲)

[5] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۱۱، ج ۴ اور اس مسئلہ کی نظیر ہدایہ ص ۳۲۴، ج ۲) میں بھی موجود ہے۔

وسالته عليه السلام عن الرجل يزني بأم امرأته ، قال قد حرمت عليه ، ثم قال عليه السلام ، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من نظر الى فرج امرأة وابنتها لم يجد ريح الجنة ، قلت فان قبلها لشهوة او لمسها لشهوة ، قال لا يحرم الا الغشيان وسالته عليه السلام عن الرجل يزني بامرأة ثم يتزوجها قال لا بأس به ، وسالته عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على خادم ، قال لها خادم وسط ، وسالته عليه السلام عن الرجلين يدعيان امرأة كل واحد

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اپنی ساس سے زنا کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے[۱]

پھر فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کی طرف دیکھا تو وہ جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا، میں نے کہا اگر وہ شہوت سے اس کا بوسہ لے یا اسے شہوت سے ہاتھ لگائے؟ انہوں نے فرمایا صحبت کے بغیر حرام نہیں ہوگی،[۲] میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے پھر اسی سے نکاح کرے؟ انہوں نے فرمایا اس کے ساتھ نکاح میں کوئی حرج نہیں ہے[۳]

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص خادم پر (بطور مہر) کسی عورت سے نکاح کرے، انہوں نے فرمایا عورت کے لیے درمیانے درجہ کا خادم ہوگا[۴] میں نے

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۱، ج ۲)

۲ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۲۷۷، ج ۲)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۴۵، ج ۳)

۴ جب جنس اور نوع معلوم صفت مجہول ہو جیسا کہ مذکورہ شکل میں ہے تو احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (بدائع الصنائع ص ۲۸۳، ج ۲)

منهما معه شاهدان يشهدان انها امرأته ، قال الشهادة باطلة ، قلت فإن وقتت احدى الشهادتين وقتاً قبل الشهادة الاخرى ، قال هو أحق بها ، وسالته عليه السلام عن الرجل وامرأته يختلفان في المهر ، قال لها مهر مثلها من قومها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يخلو بامرأته ثم يطلقها ، قال لها المهر اذا اجاف الباب وأسبل الستر .

ان سے پوچھا دو شخص ایک عورت کے بارہ میں دعوی کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے پاس دو گواہ ہیں کہ وہ اس کی بیوی ہے؟ انہوں نے فرمایا گواہی باطل ہے[1] میں نے کہا دونوں گواہیوں میں سے ایک اگر دوسری شہادۃ سے پہلے کا وقت بتائے؟ انہوں نے فرمایا، وہ عورت کا زیادہ حقدار ہے[2] میں نے ان سے پوچھا، جس مرد اور عورت کا مہر میں اختلاف ہو جائے؟ انہوں نے فرمایا، عورت کے خاندان سے اس کے لیے مہر مثل ہوگا[3] (یعنی جو اس کے باپ کے خاندان میں اس عمر اور شکل وصورت کی عورتوں کو ملتا ہے)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو اپنی بیوی سے تنہائی میں ملاقات کرلے پھر اسے طلاق دے دے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب اس نے دروازہ بند کر دیا پردہ لٹکا دیا تو عورت کے لیے مہر ہے[4]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۷۹، ج ۳)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۷۹، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۰۶، ج ۲)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۹۵، ج ۲، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختلف اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۵۰۔۳۵۱، ج ۳) میں بھی موجود ہے۔

كتاب الطلاق

باب طلاق السنة :

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن طلاق السنة قال: هوطلاقان طلاق تحل له وان لم تنكح زوجاً غيره وطلاق لا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره اما التي تحل له فهو ان يطلقها واحدة وهي طاهرة من الجماع والحيض ثم يهلها حتى تحيض ثلاثاً فاذا حاضت ثلاثاً فقد حل أجلهـــا وهو أحق برجعتها ما لم تحض حيضة فاذا اغتسلت كان خاطباً من الخطاب فان عاد

کتاب الطلاق

باب-: طلاق سنت

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے طلاق سنت کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، وہ دو قسم کی طلاقیں ہیں، ایک وہ طلاق ہے جس میں عورت خاوند کے لیے حلال ہوجاتی ہے اگرچہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ بھی کرے، اور ایک طلاق میں عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرلے مگر وہ طلاق جس میں عورت اس کے لیے حلال ہوجاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے ایک طلاق دے جب کہ وہ جماع اور حیض سے پاک ہو، پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے تین حیض آجائیں، جب تین حیض ہوجائیں تو عورت کی عدت پوری ہوگئی اور خاوند رجوع کا حقدار ہے جب تک اسے حیض نہیں آیا، جب اس نے حیض سے غسل کرلیا تو

فتزوجها كانت معه على تطليقتين مستقبلتين ، واما الطلاق التي لا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره فهو ان يطلقها في كل طهر تطليقـــة وهو أحق برجعتها ما لم تقع التطليقة الثالثة فاذا طلقها التطليقة الثالثة لم تحل حتى تنكح زوجاً غيره ويبقى عليها من عدتها حيضة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: طلاق الامة تطليقتان حراً كان زوجها أو عبداً وعدتها حيضتان حراً كان

وہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے اگر اس مرد نے دوبارہ اس عورت سے نکاح کیا تو وہ اس کے پاس دو اور طلاقوں کے ساتھ ہوگی (مرد کو صرف دو طلاقیں دینے کا اختیار باقی رہ گیا ہے)[1]

مگر وہ طلاق جس میں (حلال نہیں اس کو وہ عورت اس کے بعد جب تک نکاح نہ کرے کسی خاوند سے اس کے سوا) وہ یہ ہے کہ اسے ہر طہر (حیض سے دوسرے حیض کی درمیانی مدت) میں ایک طلاق دے، جب تک تیسری طلاق نہ پڑے وہ مرد اس عورت سے رجوع کا حقدار ہے، جب اس نے تیسری طلاق دے دی تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور (اس صورت میں) عورت پر ایک حیض عدت باقی رہ گئی ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، باندی کی طلاق دو طلاقیں ہیں[3] اسکا خاوند آزاد ہو

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۵، ج ۲، ص ۳۶۹، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۵، ۳۷۵، ج ۲)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ ہدایہ ص ۳۷۵، ج ۲)

زوجہا ام عبداً .

قال ابو خالد رحمه الله تعالى وقال زيد بن علي عليهما السلام وتطلق الصغيرة التي لم تبلغ عند كل شهر وعدتها ثلاثة اشهر وتطليق المؤيسة للسنة عند كل شهر وعدتها ثلاثة أشهر . وسالته عليه السلام عن الأياس ، قال اذا بلغت المرأة خمسين سنة فقد أيست. وسالته عليه السلام عن الحامل كيف تطلق للسنة ، قال عند كل شهر وأجلها ان تضع حملها .

یا غلام اور اسکی عدت دو حیض ہے[1] اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

ابو خالد نے کہا، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، چھوٹی بچی جو ابھی بالغ نہیں ہوئی (اگر طلاق سنت دینی ہوتو) اسے ہر مہینہ میں ایک طلاق دی جائے، اور اس کی عدت تین مہینے ہے، اور مؤیسہ (جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو) کی طلاق سنت ہر مہینہ میں ایک طلاق ہے، اور اس کی عدت تین مہینے ہے[2] میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مایوسی کی حد پوچھی؟ انہوں نے فرمایا، عورت جب پچاس سال کو پہنچ جائے تو وہ مایوس ہو جاتی ہے[3] میں نے ان سے پوچھا حاملہ عورت کو کیسے طلاق سنت دی جائے؟ انہوں نے فرمایا، ہر مہینہ[4] اور اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔[5]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۹، ج ۲، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۲۰، ج ۴، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۱۲۰، ج ۴ عبدالرزاق ص ۲۲۱، ج ۷، میں موجود ہے۔

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۲۶، ج ۲)

[3] شرح وقایہ ص ۱۲۰، ج ۱، میں ہے کہ اکثر مشائخ سن یاس ساٹھ سال جب کہ بخارا اور خوارزم کے علما پچپن سال غالباً علاقہ اور صحت کے اعتبار سے مختلف مدت ہو سکتی ہے۔ (مترجم)

[4] امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ ہدایہ ص ۳۲۷، ج ۲)

[5] احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۳۹۹، ج ۲)

باب العدة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الرجل أحق برجعة امرأته ما لم تغتسل من آخر حيضة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أجل الحائل المتوفي عنها زوجها وهي حرة اربعة اشهر وعشر وان كانت حبلى فاجلها أخر الأجلين ، وأجل الامة اذا توفي عنها زوجها نصف أجل الحرة شهران وخمسة ايام .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام عن رجل طلق امرأته وهي حامل فتلد من تطليقتها تلك قال : قد حل أجلها

باب :- عدت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مرد اپنی بیوی سے رجوع کا حقدار ہے جب تک کہ وہ (عدت کے) آخری حیض سے غسل نہ کر لے۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو عورت حاملہ نہ ہو اس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عورت آزاد ہو چار مہینے دس دن ہے، اور اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت (وفات اور حمل) دونوں میں سے آخری مدت ہے[۲] اور باندی کی عدت جب اس کا خاوند فوت ہو جائے آزاد عورت سے آدھی دو مہینے اور پانچ دن ہے[۳]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی وہ حاملہ تھی، اس نے اس طلاق کے بعد بچہ

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۱، ج ۲)

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے (ترمذی ص ۲۲۶، ج ۱، مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۳۰، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض اہل علم کا بھی یہی قول ہے۔ (ترمذی ص ۲۲۶، ج ۱)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۰۰، ج ۲)

وان كان في بطنها ولدان فولدت احدهما فهو أحق برجعتها ما لم تلد الثاني.

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام المطلقة واحدة وثنتين وثلاثاً لا تخرج من بيتها ليلاً ولا نهاراً حتى يحل أجلهـا والمتوفي عنها زوجها تخرج بالنهار ولا تبيت في غير بيتها ليلاً ولا تقرب كل واحدة منهما زينة ولا طيباً الا ان يكون طلقها تطليقة او تطليقتين فلا باس ان تطيب وتزين .

جن دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی عدت پوری ہوچکی ہے، اگر اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں اس نے ایک جن دیا تو مرد اس سے رجوع کا حقدار ہے جب تک دوسرا بچہ نہ جنے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک، دو اور تین طلاقوں والی عورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے نہ رات کو اور نہ دن کو، یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہوجائے، جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو وہ دن میں باہر نکل سکتی ہے، رات اپنے گھر کے علاوہ کہیں نہ گزارے،[2] مطلقہ اور وفات والی دونوں میں سے کوئی بھی زینت کے قریب نہ جائیں، اور نہ ہی خوشبو کے[3] مگر جب کہ اس کے خاوند نے اسے ایک یا دو طلاقیں دی تھیں تو پھر خوشبو اور زینت میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

۱؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۱۲۶، ج ۴، میں موجود ہے۔

۲؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۰۵، ج ۲)

۳؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۰۴، ج ۲)

۴؎ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۴، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي **عليهم السلام** ان رجلاً أتاه فقال : يا امير المؤمنين كان لي زوجة فطال صحبتها ولم تلد فطلقتها ولم تكن تحيض فاعتدت بالشهور وكانت ترى انها من القواعد فتزوجت زوجاً فمكثت عنده ثلاثين شهراً فحاضت فارسل اليها والى زوجها فسألها عن ذلك فاخبرته انها اعتدت بالشهور من غير حيض ، فقال للآخر لا شيء بينك وبينها ولها المهر بدخولك بها ، وقال للأول هي امرأتك ولا تقربها حتى تنقضي عدتها من هذا الاخير ، قالت فبمَ أعتد يا امير المؤمنين ، قال بالحيض ، قال فهلكت المرأة قبل ان تنقضي عدتها

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر عرض کیا، اے امیر المؤمنین، میری بیوی تھی میں کافی عرصہ اس کے ساتھ رہا اس نے بچہ نہ جنا تو میں نے اسے طلاق دے دی، اسے حیض نہیں آتا تھا اس نے مہینوں کے ساتھ عدت گزاری، اور وہ اپنے آپ کو قواعد (بوڑھی عورت) سمجھتی تھی، پھر اس نے ایک خاوند سے نکاح کیا اس کے پاس تیس مہینے (اڑہائی سال) رہی، تو اسے حیض آ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے پاس پیغام بھیج کر ان سے اس بارہ میں پوچھا، اس نے انہیں بتایا کہ اس نے حیض کے بغیر مہینوں کے ساتھ عدت گزاری ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے خاوند سے فرمایا، تیرے اور اس عورت کے درمیان کوئی چیز (نکاح) نہیں ہے[1] اور عورت کو تمہارے جماع کرنے کی وجہ سے مہر ملے گا، پہلے خاوند سے فرمایا یہ تمہاری بیوی ہے اور دوسرے خاوند کی عدت پوری ہونے تک اس کے قریب نہ جانا، عورت نے کہا، اے امیر المؤمنین! میں عدت کس چیز سے گزاروں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حیض کے ساتھ (راوی نے) کہا پھر وہ عورت اپنی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگئی، پہلا خاوند اس کا وارث بنا اور دوسرا خاوند

---

[1] احناف کے نزدیک کچھ تفصیل کے ساتھ اسی طرح ہے (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۴۴، ج ۴)

فورثها الزوج الاول ولم يرثها الاخير .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الاقراء الحيض .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً تزوج امرأة في عدة من زوج كان لها ففرق بينها وبين زوجها الاخير وقضى عليه بمهرها للوطىء وجعل عليها عدة منهما جميعاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه جعل للمطلقة ثلاثاً السكنى والنفقة .

اس کا وارث نہ بنا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، الاقراء سے مراد حیض ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے ایک عورت سے اس کے پہلے خاوند کی عدت میں نکاح کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت اور اس کے دوسرے خاوند کو الگ کر دیا اور جماع کی وجہ سے دوسرے خاوند پر مہر کا فیصلہ کیا اور عورت پر ان دونوں سے عدت گزارنے کا فیصلہ فرمایا۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین طلاقوں والی کے لیے (طلاق دینے والے خاوند کے ذمہ) خرچہ اور رہائش مقرر فرمائی ہے۔[3]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۹، ج ۲)

۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶، ج ۳، میں بھی موجود ہے اور یہی مسلک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، سلیمان بن الیسار رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا (ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶، ج ۳)

۳ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۱۹، ج ۲)

باب الطلاق البائن :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً من قريش طلق امرأته مائة تطليقة فاخبر بذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال بانت منه بثلاث وسبع وتسعون معصية في عنقه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المحلل والمحلل له .

باب-: طلاق بائن

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک قریشی مرد نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دے دی، تو اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ نے ارشاد فرمایا، وہ تین طلاقوں کے ساتھ اس سے بائنہ ہو چکی ہے۔ ستانوے طلاق خاوند کی گردن پر گناہ ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے حلال کرنے والے پر اور اس پر بھی جس کے لیے حلال کی جائے[2]

---

[1] اس کی قسم کی ایک مرفوع روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مجمع الزوائد ص ۳۳۸، ج ۴ میں موجود ہے جب کہ متعدد موقوف روایات مجمع الزوائد ص ۳۳۸، ج ۴ اور ابن ابی شیبہ ص ۱۲۔۱۳، ج ۴ میں موجود ہیں۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت دوسری سند کے ساتھ ترمذی ص ۲۱۳، ج ۱، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الخلية والبرية والبتلة والبتة والبائن والحرام نوقفه فنقول ما نويت فان قال نويت واحدة كانت واحدة بائناً وهي أملك بنفسها ، وان قال نويت ثلاثاً كانت حراماً حتى تنكح زوجاً غيره ولا تحل للأول حتى تدخل بالثاني ويذوق من عسيلتها وتذوق من عسيلته .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يقول لامرأته أعتدي ، قال ان كان لم يدخل بها بانت لأنها لا عدة عليها وان كان قد دخل بها فهي واحدة يملك بها الرجعة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (بیوی کو یہ الفاظ) خلية، برية، بتلة، بتة، بائن حرام (کہنے میں) میں ہم توقف کریں گے اور کہیں گے، تم نے کیا نیت کی ہے، اگر وہ کہے میں نے ایک کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی، اور وہ اپنی مالک (آزاد) ہے، اگر خاوند کہہ دے کہ میں نے تین طلاقوں کی نیت کی ہے تو وہ حرام ہوگئی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے، پہلے کے لیے حلال نہیں ہوگی، اور وہ دوسرا اس سے جماع کرے، مرد اس عورت کا اور وہ عورت اس مرد کا مزہ چکھے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو شخص اپنی بیوی سے کہے، تم عدت گزارو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خاوند نے اگر اس سے جماع نہیں کیا تو وہ بائنہ ہوگئی، کیونکہ اس پر عدت نہیں، اگر وہ اس سے جماع کر چکا ہے تو یہ ایک طلاق ہوگی خاوند رجوع کا مالک ہے [2]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۴۶، ج ۲)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۴۵، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي **عليهم السلام** قال: ثلاث لا لعب فيهن النكاح والطلاق والعتاق .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: طلاق السكران جائز

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رفع القلم عن ثلاثة النائم حتى يستيقظ وعن المجنون حتى يفيق وعن الصبي حتى يبلغ .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین چیزیں ہیں جن میں مزاح نہیں، نکاح، طلاق اور غلام آزاد کرنا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نشے والے کی طلاق واقع ہے۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تین شخصوں سے قلم (گناہ) اٹھالی گئی ہے، سونے والے سے یہاں تک کہ جاگ پڑے، پاگل سے یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔[3]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مختلف حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے یہ روایت عبدالرزاق ص ۱۳۳۔۱۳۵، میں موجود ہے۔

[2] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۳۲۹، ج۲) اور ابن ابی شیبہ ص ۳۰، ۳۱، ج۴، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ و متعدد حضرات تابعین رحمہم اللہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ترمذی ص ۲۶۳، ج۱، میں موجود ہے اور بخاری ص ۷۹۴، ج۲، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۳۲۹، ج۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا بلغ الغلام اثنتي عشرة سنة جرى عليه وله فيما بينه وبين الله تعالى، فإذا طلعت العانة وجبت عليه الحدود.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي **عليهم السلام** في الرجل يطلق امرأته تطليقة او تطليقتين فيتزوج بها زوج غيره ويدخل بها ثم تعود الى الاول، قال تكون معه على ما بقي من الطلاق لا يهدم النكاح الثاني الواحدة والثنتين ويهدم الثلاث.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي **عليهم السلام** قال: قال رسول الله **صلى الله عليه وآله وسلم** لا طلاق ولا عتاق الا ما ملكت عقدته. سألت زيداً

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب لڑکا بارہ سال کا ہو جائے تو اس پر احکام جاری ہوں گے اور اس کی رعایت اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اور جب زیر ناف بال اگ جائیں تو اس پر حدود واجب ہوں گی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے پھر اس سے دوسرا خاوند نکاح کر لے اور وہ اس سے جماع کر لے پھر وہ پہلے کے پاس واپس آ جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ عورت اس کے پاس ان طلاقوں کے ساتھ ہوگی جو باقی بچ گئی ہیں، دوسرا نکاح، ایک اور دو طلاقوں کو ختم نہیں کرتا، اور تین طلاقوں کو ختم کر دیتا ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نہ طلاق ہے اور نہ

---

[1] امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۳۷۶، ج ۲، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۵۲، ج ۶ میں بھی موجود ہے۔

ابن علي عليهما السلام عن رجل قال: يوم أتزوج فلانة فهي طالق، قال اكرهه وليست بحرام . وسالته عليه السلام عن طلاق المكره قال :

حدثني ابي عن ابيه عن علي عليهم السلام انـه قال : ثلاث خطأهن وعمدهن وهزلهن وجدهن سواء الطلاق والعتاق والنكاح . وسالتـه عليه السلام عن الطلاق بالفارسية والقبطية قال : الطلاق بكل لسان .

آزاد کرنا ہے مگر جس کی گرہ کے تم مالک ہو۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو یوں کہے، جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے؟ انہوں نے فرمایا، میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں اور وہ عورت حرام نہیں ہے،[2] اور میں نے ان سے پوچھا جس سے زبردستی طلاق لی جائے؟ انہوں نے فرمایا،

حدثني ابي عن ابيه عن علي عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین چیزیں ہیں، ان کی غلطی، ارادہ، مزاح اور سنجیدگی برابر ہے، طلاق، عتاق (غلام آزاد کرنا) اور نکاح۔[3]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے فارسی اور قبطی زبان میں طلاق دینے کے

---

[1] یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ ابوداؤد ص ۲۹۸، ج۱، میں موجود ہے۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایات مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۴۱۶۔۴۱۷، ج۶، میں موجود ہیں۔ ابن ابی شیبہ ص ۱۴، ج۴، میں بھی موجود ہیں۔

[3] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے عبدالرزاق ص ۱۳۳۔۱۳۵، ج۶، میں موجود ہیں نیز مرفوع روایت ابوداؤد ص ۲۹۸، ج۱، میں موجود ہے۔

وسالته عن الرجل يطلق في نفسه ولا يتكلم بلسانه قال : لا تطلق وسالته عليه السلام عن الرجل ان قال لامرأته انت طالق ان شاء الله ، او قال لعبده انت حر ان شاء الله ، قال لا تطلق امرأته ولا يعتق عبده ، قال وسالته عليه السلام عن الرجل قال لامرأته انت طالق وطالق وطالق قال ان كان دخل بها فثلاث وان لم يدخل بهـــا فواحدة وان قال انت طالق ثلاثاً فهي ثلاث تطليقات دخل بها ام لم يدخل .

بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، طلاق ہر زبان میں ہو جائے گی[1] میں نے ان سے پوچھا جو شخص اپنے دل میں طلاق دے اور زبان سے حرف نہ نکالے؟ انہوں نے فرمایا، طلاق نہیں ہوگی[2] میں نے ان سے پوچھا، اگر خاوند نے اپنی بیوی سے کہا، تجھے طلاق ہے انشاء اللہ، یا اپنے غلام سے کہا، تو آزاد ہے انشاء اللہ؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہ اس کی بیوی کو طلاق ہوگی اور نہ ہی اس کا غلام آزاد ہوگا،[3] میں نے ان سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اپنی بیوی سے کہے، تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے، امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر اس سے جماع کر چکا ہے تو تین طلاقیں ہوں گی اگر جماع نہیں کیا تو ایک طلاق ہوگی، اور اگر کہا، تجھے تین طلاقیں ہیں تو یہ تین طلاقیں ہی ہوں گی اس سے جماع کیا ہو یا جماع نہ کیا ہو۔[4]

---

[1] امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۸۲، ج ۴)

[2] حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ قول بخاری ص ۷۹۴، ج ۲، میں اور حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۴۱۲-۴۱۳، ج ۶)

[3] سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، طاؤس رحمۃ اللہ علیہ، حماد رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۸۹، ج ۶) اور احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۳۶۳، ج ۲)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۴۳، ج ۲)

باب الخلع :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام اذا قبل الرجل من امرأته فدية فقد بانت منه بتطليقة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام المختلعة لها السكنى ولا نفقة لها ويلحقها الطلاق ما دامت في العدة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل يطلق امرأته طلاقاً بائناً قال : ليس له ان يتزوج اختها حتى ينقضي

باب :- خلع

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب مرد نے اپنی بیوی سے فدیہ قبول کر لیا تو وہ اس خاوند سے ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلع والی عورت کے لیے رہائش ہوگی، خرچہ نہیں ہوگا ہے [2] اسے طلاق پڑ جائے گی جب تک وہ عدت میں ہو۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق بائن دی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ اس کی

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۰، ج ۲)

[2] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۱۹، ج ۲)

أجلها وفي الرجل يكون له اربع نسوة فيطلق احداهن طلاقاً بائناً ، قال ليس له ان يتزوج خامسة حتى تنقضي عدة المطلقة منهن .

باب العنين والمفقود :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان امرأة فقد زوجها وتزوجت زوجاً غيره ثم جاء الاول ، فقال علي عليه السلام نكاح الاخير فاسد ولها المهر بما استحل من فرجها وردها الى الاول، وقال لا تقربها حتى تنقضي عدتها من الاخير .

بہن سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک کہ اس کی عدت پوری نہ ہوجائے،[1] اور جس شخص کی چار بیویاں ہوں، وہ ان میں سے ایک کو ایک طلاق بائن دے دے، انہوں نے فرمایا، وہ پانچویں سے نکاح نہیں کرسکتا، یہاں تک کہ ان میں سے طلاق والی کی عدت پوری ہوجائے۔[2]

باب-: نامرد اور گمشدہ خاوند

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک عورت کا خاوند گم ہوگیا، اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کرلیا، پھر پہلا بھی آ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دوسرے کا نکاح فاسد ہے، اور عورت کو مہر ملے گا، اس وجہ سے کہ اس مرد نے اس سے جماع کیا ہے، اور عورت پہلے خاوند کو لوٹا دی، اور اس سے فرمایا، اس کے قریب نہ جانا یہاں تک کہ دوسرے کی عدت پوری ہوجائے۔[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۷۸، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۸۰، ج ۲)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کا فیصلہ دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۵۴، ج ۴ میں بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يؤجل العنين سنة فان وصل والا فرق بينهما .

باب الامة يتزوجها الرجل على انها حرة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان امة ابقت الى اليمن فتزوجها رجل فاولدها اولاداً ثم ان سيدها اعترفها بالبينة العادلة ، فقال ياخذها سيدها واولادها احرار وعلى ابيهم قيمتهم على قدر اسنانهم صغار فصغار وكبار فكبار ويرجع على الذي غره فيها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نامرد خاوند کو ایک سال کی مہلت عنایت فرماتے ، اگر وہ صحبت کر لیتا تو ٹھیک ورنہ دونوں میں علیحدگی کر دیتے۔[۱]

باب-: جس باندی سے مرد اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ آزاد ہے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک باندی یمن بھاگ گئی تو ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا، اس نے اولاد جنی، پھر اس کے آقا نے عادل گواہوں کے ساتھ اسے پہچان لیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا آقا اسے لے لے اور اس کی اولاد آزاد ہے، ان کے والد کے ذمہ ان کی قیمت ہے ان کی عمروں کے حساب سے، چھوٹوں کی تھوڑی قیمت اور بڑوں کی زیادہ، اور باپ اس شخص سے وصول کر لے جس نے اسے اس میں دھوکا دیا تھا۔

---

[۱] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۷، ج ۲، حضرت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۳۱، ج ۳ میں موجود ہے۔

باب الخيار :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا خيرها فاختارت زوجها فلا شيء وان اختارت نفسها فواحدة بائن واذا قال لها امرك اليك فالقضاء ما قضت ما لم تتكلم وان قامت من مجلسها قبل ان تختار فلا خيار لها .

باب الظهار :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل

باب -: اختیار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب خاوند نے بیوی کو اختیار دیا اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کوئی چیز نہیں ہوگی، اگر اس نے اپنے آپ کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق بائن ہوگی[1] اور جب خاوند نے بیوی سے کہا، تمہارا معاملہ تمہارے سپرد ہے، تو فیصلہ وہ ہوگا جو وہ فیصلہ کرے گی۔

جب تک وہ کلام نہ کرے، اگر وہ اختیار کرنے سے پہلے اپنی مجلس سے اٹھ گئی تو عورت کو اب کوئی اختیار نہیں ہے[2]

باب -: ظہار[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۴۸، ج ۲، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے (ابن ابی شیبہ ص ۴۶، ج ۴)

۲ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۴۸، ج ۲)

۳ اپنی بیوی کو اپنی کسی بھی ابدی محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف اسے حرام ہے۔ (مترجم)

يظاهر من امرأته فعليه الكفارة كما قال الله تعالى عتق رقبة مؤمنة كانت او كافرة وقال في القتل خطأ لا يجوز الا رقبة مؤمنة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين وان لم يستطع فاطعام ستين مسكيناً في الظهار ولا يجزنه ذلك في القتل .

سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الرجل يظاهر من امته فقال لا شيء عليه . وسالته عليه السلام عن المرأة تظاهر من زوجها فقال لا شيء عليها . وسالته عليه السلام عن الرجل يظاهر من اربع نسوة ، فقال اربع كفارات في كلمة قال ذلك او في اربع كلمات وان ظاهر من امرأته

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی سے ظہار کرتا ہے تو اس پر کفارہ ہے ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے،

ایک گردن آزاد کرنا خواہ وہ مؤمن ہو یا کافر،اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل خطا کے بارہ میں فرمایا (قتل خطا کے کفارہ میں) صرف مسلمان غلام ہی جائز ہوگا،اگر ہمت نہ ہوتو دو مہینے لگاتار روزے رکھنا اگر اس کی بھی ہمت نہ ہوتو ساٹھ مسکینوں کو ظہار کے کفارہ میں کھانا کھلانا ہے۔[1] اور قتل کے کفارہ میں یہ جائز نہیں ہوگا۔

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا جو شخص اپنی باندی سے ظہار کرے؟ انہوں نے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے[2] میں نے ان سے پوچھا جو عورت اپنے خاوند سے ظہار کرے؟ انہوں نے فرمایا عورت پر بھی کچھ نہیں ہے[3] میں نے ان سے پوچھا جو شخص اپنی چار بیویوں سے ظہار کرے؟ تو انہوں نے فرمایا،ایک بات سے چار کفارے، یا

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۸،ج۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۷،ج۲)

[3] امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۴۴۳،ج۶)

مراراً فان كان ذلك في مجلس واحـــد فكفارة واحدة وان كان ذلك في مجالس شتى ففي كل مجلس كفارة .

باب الايلاء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الايلاء هو القسم وهو الحلف واذا حلف الرجل لا يقرب امرأته اربعـة أشهر او اكثر من ذلك فهو مول وان كان دون الاربعة الاشهر فليس بمول .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يوقف المولى بعد الاربعة الاشهر فيقول اما ان تفي واما ان تعزم الطلاق فان عزم الطلاق كانت تطليقة بائنة .

یوں کہا (راوی کو شک ہے) چار باتوں سے چار کفارے،[1] اور اگر وہ اپنی بیوی سے کئی بار ظہار کرے تو اگر ایک مجلس ہے تو کفارہ ایک ہے اگر مجلسیں مختلف ہیں تو ہر مجلس میں ایک کفارہ ہے۔[2]

باب-: ایلا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایلا وہ قسم ہے اور وہ حلف ہے جب خاوند قسم اٹھائے کہ اپنی بیوی کے چار مہینے قریب نہیں جائے گا یا اس سے زیادہ تو وہ ایلا کرنے والا ہے۔ اگر قسم چار مہینوں سے کم ہو تو وہ ایلا کرنے والا نہیں ہے۔[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایلا کرنے والے کو چار مہینوں کے بعد ٹھہرا کر فرماتے تم رجوع کرتے ہو یا طلاق کا پکا ارادہ کرتے ہو، اگر وہ طلاق کا پکا ارادہ کرتا تو ایک طلاق بائنہ

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۸۷، ج ۲)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات عبدالرزاق ص ۴۳۷، ج ۶ میں موجود ہے۔

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۶-۳۷۷، ج ۲)

باب اللعان :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الرجل تأتي امرأته بولد فينفيه قال : يلاعن الامام بينهما يبدأ بالرجل فيشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ثم تشهد المرأة اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين فاذا فعلا ذلك فرق الامام بينهما ولم يجتمعا أبداً وألحق الولد بامه فجعل امه عصبته وجعل عاقلته على قوم امه.

ہوتی ہے[1]

باب -: لعان

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جس شخص کی بیوی بچہ جنے اور خاوند اس کا انکار کردے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حاکم ان میں لعان کرائے، مرد سے شروع کرے، وہ گواہی دے چار گواہیاں اللہ تعالیٰ کی کہ میں سچا ہوں، اور پانچویں یہ کہ اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، پھر عورت گواہی دے چار گواہیاں کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں گواہی یہ کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، اگر وہ سچا ہو، جب دونوں یہ کرلیں تو حاکم دونوں میں علیحدگی کردے[2] پھر وہ کبھی اکٹھے نہیں ہوسکیں گے[3] بچہ ماں کے ساتھ ملادے، اس کی ماں کو اس کا عصبہ بنادے[4] اور اس کے عاقلہ اس کی ماں کی قوم سے بنادے۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۷۷، ج۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۵، ج۲)

[3] قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۳۹۵، ج۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۱۱۳، ج۷، میں موجود ہے۔

[4] یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۱۲۴۔۱۲۵، ج۷، میں بھی موجود ہے۔

كتاب الحدود

باب حد الزاني :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلا من أسلم جاء الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فشهد على نفسه الزنا فرده النبي صلى الله عليه وآله وسلم اربع مرات فلما جاءه الخامسة قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم أتدري ما الزنا ، قال نعم أتيتها حراماً حتى غاب ذاك مني في ذاك منها كما يغيب المرود في المكحلة والرشاء في البئر فامر النبي صلى الله عليه وآله وسلم برجمه فرجم فلما أذلقته الحجارة فر فلقيه رجل بلحي جمل فرجمه فقتله ، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

کتاب الحدود

باب -: زانی کی حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی گواہی چار بار رد فرمائی جب وہ پانچویں بار آپ کے پاس آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے اس سے حرام کاری کی ہے، یہاں تک کہ میرا فلاں حصہ اس کے فلاں حصہ میں غائب ہو گیا، جیسا کہ سرمہ دانی میں سرمہ کی سلائی او رکنوئیں میں رسی غائب ہو جاتی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا، تو اسے رجم کیا گیا، پھر جب اسے پتھروں نے بیقرار کر دیا تو وہ بھاگ گیا اور مقام لحی جمل [1]

---

[1] لام کی زبر کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ اور لام کی زیر کے ساتھ تو پھر معنی اس طرح ہوں گے اونٹ کے جبڑے کی دو ہڈیاں۔ یہ ملنے والا شخص عبداللہ بن انیس تھا۔ (حواشی مسند امام زید رضی اللہ عنہ)

الا تركتموه ، ثم صلى عليه ، فقال له رجل يا رسول الله رجمته ثم تصلي عليه ، فقال له النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان الرجم يطهر ذنوبه ويكفرها كما يطهر أحدكم ثوبه من دنسه والذي نفسي بيده انه الساعة لفي أنهار الجنة يتخضخض فيها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان امرأة أتته فاعترفت بالزنا فردها حتى فعلت ذلك اربع مرات ثم حبسها حتى وضعت حملها فلما وضعت لم يرجمها حتى وجد من يكفل ولدها ثم أمر

میں ایک شخص اسے ملا اس نے اسے پتھر مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا، پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی، ایک شخص نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ نے اسے سنگسار فرمایا ہے پھر اس پر نماز جنازہ بھی پڑھائی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا بلاشبہ سنگساری گناہوں کو اس طرح پاک کر دیتی ہے اور مٹا دیتی ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو میل سے پاک کر دیتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر زنا کا اعتراف کیا تو انہوں نے اسے واپس کر دیا، یہاں تک کہ اس نے چار بار ایسا کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو گیا، پھر بچہ پیدا ہونے پر بھی اسے سنگسار نہیں کیا یہاں

---

[1] یہ حدیث تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ مختلف اسناد و روات سے عبدالرزاق ص ۳۲۱ تا ۳۲۳، ج ۷، ابوداؤد ص ۵۲۰ تا ۵۲۲، ج ۲، میں موجود ہے۔

بها فجلدت ثم حفر لها بئراً الى ثديها ثم رجم ثم أمر الناس ان يرجموا ثم قال ايما حد أقامه الامام باقرار رجم الامام ثم رجم الناس وايما حد أقامه الامام بشهود رجم الشهود ثم يرجم الامام ثم يرجم المسلمون ثم قال جلدتها بكتاب الله ورجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب جلد مائة والرجم والبكر بالبكر جلد مائة والحبس سنة.

تک کہ وہ شخص مل گیا جو اس کے بچے کی کفالت کرے، پھر حکم فرمایا اسے کوڑے لگائے گئے، پھر اس کے لیے اس کے پستانوں تک گڑھا کھودا گیا، پھر اسے پتھر مارا پھر لوگوں کو پتھر مارنے کا حکم دیا، پھر کہا، جو حد امام اقرار سے لگائے تو پہلے امام پتھر مارے پھر لوگ ماریں اور جو حد امام گواہوں سے لگائے تو پہلے گواہ پتھر ماریں پھر امام پتھر مارے، پھر دوسرے مسلمان پتھر ماریں[1] پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قرآن پاک پر عمل کرتے ہوئے میں نے اسے کوڑے لگائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے میں نے اسے سنگسار کیا ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غیر کنوارا مرد غیر کنواری عورت کے ساتھ سو کوڑے اور رجم اور کنوارا مرد کنواری عورت سے سو کوڑے ماریں جائیں اور ایک سال قید کیا جائے ہے[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ابتدا ہے۔ (ہدایہ ص ۴۸۳، ج ۲)

[2] یہ روایت مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۲۶ تا ۳۲۸، ج ۷، میں موجود ہے۔

[3] یہ حدیث مسلم ص ۶۵، ج ۲، میں دوسری اسناد سے موجود ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۴۸۶، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: حد العبد نصف حد الحر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لما كان في ولاية عمر أتي بامرأة حامل فسالها عمر فاعترفت بالفجور فامر بها عمر ان ترجم فلقيها علي بن ابي طالب عليه السلام فقال ما بال هذه، فقالوا أمر بها عمر ان ترجم فردها علي عليه السلام فقال أمرت بها ان ترجم، فقال نعم اعترفت عندي بالفجور، فقال علي عليه السلام هذا سلطانك عليها فما سلطانك على ما في بطنها ، قال ما علمت انها حبلى ، قال امير المؤمنين

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غلام کی حد آزاد کی حد سے آدھی ہے۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی تو ایک حاملہ عورت لائی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو اس نے بدکاری کا اعتراف کرلیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا، اس عورت سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ملے، تو انہوں نے فرمایا، اس عورت کو کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے واپس لے گئے اور کہا، آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، اس نے میرے پاس بدکاری کا اعتراف کیا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس پر تو تمہاری حکومت ہے، لیکن اس کے پیٹ والے بچے پر تو تمہاری حکومت نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ یہ حاملہ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تمہیں معلوم نہیں ہوا تو اسکے رحم کا خالی ہونا معلوم کرو۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۸۴، ج ۲)

عليه السلام ان لم تعلم فاستبر رحمها ، ثم قال عليه السلام فلعلك انتهرتها اواخفتها، قال قد كان ذلك ، فقال اوماسمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لاحد على معترف بعد بلاء انه من قيدت او حبست او تهددت فلا اقرار له ، قال فخلى عمر سبيلها ثم قال عجزت النساء ان تلد مثل علي بن ابي طالب ، لولا علي لهلك عمر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً زنى بجارية من الخمس فلم يحده علي عليه السلام وقال له فيها نصيب .

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شاید کہ تم نے اسے ڈانٹا ہے اور ڈرایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا سختی کے بعد اعتراف کرنے والے پر حد نہیں، بلاشبہ جسے تم نے قید کیا ہے یا جیل میں ڈالا ہے یا ڈرایا ہے تو اس کا اقرار نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور کہا، عورتیں علی بن ابی طالب جیسا بچہ جننے سے عاجز ہیں، اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

مال غنیمت کے پانچویں حصے کی ایک باندی کے ساتھ ایک شخص نے زنا کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے حد نہیں لگائی اور اس سے فرمایا، اس باندی میں اس کا حصہ ہے۔[2]

---

[1] اس قسم کی روایت الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۵۵۸، ج ۶، میں موجود ہے۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۵۸، ج ۷، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في عبد عتق نصفه زنى فجلده علي عليه السلام خمساً وسبعين جلدة .

باب حد القاذف :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: يجلد القاذف وعليه ثيابه وينتزع عنه الحشو والجلد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يعزز في التعريض .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک غلام نے زنا کیا جس کا آدھا حصہ آزاد کردیا گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پچھتر کوڑے لگائے۔

باب:- تہمت لگانے والے کی حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تہمت لگانے والے کو کوڑے لگائے جائیں۔ جب کہ اس کے جسم پر کپڑے ہوں، بھرتی اور کھال (کوٹ وغیرہ) اتار لیا جائے [۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی دوسرے پر ڈھال کر بات کہنے والے کو تعزیر لگاتے تھے۔ [۲]

---

۱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۳۷۴، ج ۷، اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ابن ابی شیبہ ص ۴۹۲، ج ۶، میں بھی اسی طرح منقول ہے نیز اس کے ہم معنی روایت عبدالرزاق ص ۳۷۴، ج ۷، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔

۲ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح منقول ہے عبدالرزاق ص ۴۲۰، ج ۷، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح تھا (ابن ابی شیبہ ص ۴۹۹، ج ۶)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه أتته امرأة فقالت يا امير المؤمنين ان زوجي وقع على وليدتي ، فقال عليه السلام ان تكوني صادقة رجمنـــاه وان تكوني كاذبة جلدناك ، قـــال ثم اقيمت الصلاة فذهبت .

باب حد اللوطي :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الذكرين ينكح أحدهما الآخر ان حدهما حد الزاني ان كانا احصنا رجما وان كانا لم يحصنا جلدا .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا، اے امیر المؤمنین! میرے خاوند نے میری بیٹی سے جماع کرلیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تو سچی ہے تو ہم تیرے خاوند کو سنگسار کریں گے، اگر تو جھوٹی ہے تو تجھے کوڑے ماریں گے، پھر نماز کھڑی کی گئی تو وہ بھاگ گئی۔

باب-: اغلام بازی کی حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دو مردوں کے بارہ میں فرمایا جن میں سے ایک دوسرے سے بدفعلی کرے بلاشبہ ان کی حد زانی کی حد ہے، اگر وہ محصن ہیں تو سنگسار اگر محصن نہیں تو کوڑے۔[۳]

---

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۶۳، ج ۷)، نیز ابراہیم نخعی رحمہ اللہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۶۳، ج ۴) صاحبین رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۹۰، ج ۲)

باب الحد في شرب الخمر :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال من مات في حد الزنا والقذف فلا دية له كتاب الله قتله ومن مات في حد الخمر فديته من بيت مال المسلمين فانه شيء رأيناه.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يجلد في شرب الخمر في المسكر من النبيذ اربعين جلدة.

باب:- شراب نوشی میں حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو شخص زنا اور تہمت کی حد میں مر گیا تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب نے اسے مارا ہے، اور جو شراب نوشی کی حد میں مر گیا تو اسکی دیت مسلمانوں کے بیت المال میں سے ہے۔[1] یہ ایک ایسی حد ہے جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ شراب نوشی اور نبیذ کے نشے میں چالیس کوڑے حد لگاتے تھے۔[2]

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلقاً دیت نہیں جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلقاً دیت ہے جو بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (ہدایہ ص ۵۱۰، ج ۲، فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۱۸، ج ۵) مذکورہ بالا روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تفصیل مذکور ہے جس میں شراب نوشی کی حد کو دوسری حدود و تعزیرات سے الگ کیا گیا ہے اس کی وجہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۳۷۸، ج ۷، بخاری ص ۱۰۰۲، ج ۲ اور مسلم ص ۷۲، ج ۲، میں موجود ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صراحت نہیں غالباً اسی لیے اگر اس حد میں مر گیا تو ان کے نزدیک بیت المال سے دیت دی جائے گی۔ (مترجم)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختلف اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۷۸، ۳۷۹، ج ۷، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام

باب حد السارق:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تقبل شهادة النساء في الحدود والقصاص وكان لا يقبل شهادة على شهادة في حد ولا قصاص.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا قطع في أقل من عشرة دراهم.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کی بہت مقدار نشہ لائے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے[1]

باب-: چور کی حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورتوں کی گواہی حدود اور قصاص میں قبول نہ کی جائے ہے[2]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہی پر گواہی حد اور قصاص میں قبول نہیں فرماتے تھے[3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دس دراہم سے کم میں ہاتھ نہیں کٹے گا[4]

---

[1] یہ روایت دوسری سند کے ساتھ مرفوعاً ترمذی ص ۸، ج ۲، ابوداؤد ص ۱۶۲، ج ۲، میں موجود ہے۔

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق ص ۳۲۹، ج ۸، میں بھی اسی طرح منقول ہے اور احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں، (ہدایہ ص ۱۲۲، ج ۳)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۱۳۶، ج ۳)

[4] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۴۶۵، ۴۶۶، ج ۶) احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۵۱۰، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا قطع على خائن ولا مختلس ولا في ثمر ولا كثر ولا قطع في صيد ولا ريش ولا قطع في عام سنة ولا قطع على سارق من بيت مال المسلمين فلان له فيه نصيباً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً أتاه فقال يا امير المؤمنين ان عبدي سرق متاعي ، فقال عليه السلام مالك سرق بعضه بعضاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقطع يمين السارق فان عاد فسرق قطع رجله اليسرى فان عاد فسرق استودعه

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خیانت کرنے والے، چیز اچک لینے والے کا ہاتھ نہیں کٹے گا، نہ درختوں سے پھل اور کھجور کا گابھا چرانے والے کا، نہ شکار میں نہ پرندے میں، نہ قحط کے سال میں، اور نہ اس چور کا جو مسلمانوں کے بیت المال سے چوری کرے کیونکہ اس میں چور کا بھی حصہ ہے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا، اے امیر المؤمنین! میرے غلام نے میرا سامان چرا لیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے ایک مال نے تیرے دوسرے مال کو چرا لیا ہے۔ [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹ دیتے تھے، اگر پھر چوری کرتا تو اس کا

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۱۲، ۵۱۵، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۱۵، ج ۲)

السجن وقال اني لأستحي من الله تعالى ان اتركه ليس له شيء يأكل به ولا يشرب ولا يستنجي به اذا أراد ان يصلي .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان شاهدين شهدا عند علي عليه السلام على رجل انه سرق سرقة فقطع يده ، ثم جاء بآخر فقالا يا امير المؤمنين غلطنا هذا الذي سرق والاول بريء ، فقال عليه السلام عليكما دية الاول ولا اصدقكما على هذا الآخر ولو أعلم انكما تعمدتما في قطع يده لقطعت ايديكما .

بایاں پاؤں کاٹ ڈالتے، اگر پھر چوری کرتا تو اسے جیل میں ڈال دیتے، اور فرماتے مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں، کہ اس کے پاس کھانے، پینے اور نماز پڑھتے وقت استنجا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

دو گواہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا، پھر وہ دونوں ایک دوسرا شخص لے کر آئے اور انہوں نے فرمایا، اے امیر المؤمنین! ہم سے غلطی ہوگئی ہے، اس شخص نے چوری کی ہے، پہلا شخص بے گناہ ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہارے ذمہ پہلے کی دیت ہے، اور اس دوسرے کے بارہ میں میں تمہاری تصدیق نہیں کرتا، اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ تم نے جان بوجھ کر اس کا ہاتھ کٹوایا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کتاب الآثار ص ۱۳۸، ابن ابی شیبہ ص ۴۸۴، ج ۶ میں دوسری اسناد کے ساتھ موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۵۲۰، ج ۲، کتاب الآثار ص ۱۳۸)

باب حد الساحر والزنديق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال . حد الساحر القتل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه حرق زنادقة من السواد بالنار .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال : من شتم نبياً قتلناه ومن زنا من أهل الذمة بامرأة مسلمة قتلناه فانما اعطيناهم الذمة على ان لا يشتموا نبينا ولا ينكحوا نساءنا .

باب-: جادوگراورزندیق[۱] (بے دین) کی حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جادوگر کی حد قتل ہے[۲]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حبشی زندیقوں (بے دینوں) کو آگ سے جلایا[۳]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے نبی کو گالی دی ہم اسے قتل کریں گے، اہل ذمہ میں سے جس مرد نے مسلمان عورت سے زنا کیا تو ہم اسے قتل کریں گے[۴] بلاشبہ ہم نے انہیں عہد دیا تھا کہ وہ ہمارے نبی کو گالی نہ دیں اور نہ ہماری عورتوں سے نکاح کریں۔

---

۱ زندیق کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں دیکھیے (عربی حاشیہ مسند زید)

۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۸۳، ج۶)

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۵۸۶، ج۶، میں موجود ہے۔

۴ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (فتح القدیر علی الهدایہ ص ۳۰۳، ج۵)

باب الديات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال: في النفس في قتل الخطأ من الورق عشرة آلاف درهم ومن الذهب الف مثقال ومن الابل مائة بعير ربع جذاع وربع حقاق وربع بنات لبون وربع بنات مخاض ومن الغنم الفا شاة ومن البقر مائتا بقرة ومن الحلل مائتا حلة يمانية

باب -: دیتیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قتل خطا میں جان ختم کرنے میں چاندی سے دس ہزار درہم ہیں، اور سونے میں ایک ہزار مثقال ہے[1] اور اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ ہیں، چوتھا حصہ (پچیس) جذعے، چوتھا حصہ حقے، چوتھا حصہ بنات لبون اور چوتھا حصہ بنات مخاض، ہے[2] اور بکریوں میں دو ہزار بکریاں ہیں، گائے میں سے دو سو گائیں ہیں ہے[3] جوڑوں (کپڑوں) میں سے دو سو یمنی جوڑے ہیں ہے[4]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۰۰، ج ۴، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (کتاب الآثار ص ۱۲۰، لامام محمد رحمۃ اللہ علیہ)

۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت عبدالرزاق ص ۲۸۷، ج ۹، میں موجود ہے۔

جذعہ وہ اونٹنی ہے جس نے چار سال کی پوری ہو کر پانچویں سال میں پاؤں رکھا ہو،

حقہ وہ اونٹنی ہے جس نے تین سال کی پوری ہو کر چوتھے سال میں پاؤں رکھا ہو۔

بنت لبون وہ اونٹنی ہے جس نے دو سال کی پوری ہو کر تیسرے سال میں پاؤں رکھا ہو۔

بنت مخاض وہ اونٹنی ہے جس نے ایک سال کی پوری ہو کر دوسرے سال میں پاؤں رکھا ہو۔ (مترجم)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرفوع روایت بواسطہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بھی اسی طرح موجود ہے۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح موجود ہے (عبدالرزاق ص ۳۸۸۔۳۸۹، ج ۹، امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۵۰۰، ج ۴)

۴ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۵۰۰، ج ۴)

وفي شبه العمد من الورق اثنا عشر الف درهم ومن الذهب الف مثقال و مائتا مثقال ومن الابل مائة بعير ثلاثة وثلثون جذعة وثلاثة وثلاثون حقة واربع وثلثون ما بين ثنية الى بازل عامها كلها خليفة ومن الغنم الفا شاة واربعمائة شاة ومن البقر مائتا بقرة واربعون بقرة ومن الحلل مائتا حلة واربعون حلة يمانية .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: العمد قتل السيف والحديد وشبه العمد قتـــل الحجر والعصا والخطأ ما اراد

اورشبہ عمد میں، چاندی سے بارہ ہزار درہم، سونے میں ایک ہزار دوسو مثقال، اونٹوں میں سواونٹ، تنتیس جذعے، تنتیس حقے اور چونتیس سامنے کے دواونٹ گرنے سے لے کر بازل[1] عمر تک، ساری کی ساری حاملہ ہوں ہے[2]
اور بکریوں میں دوہزار چارسو بکریاں ہیں، گائے میں دوسو چالیس گائے ہیں، اور جوڑوں میں دوسو چالیس یمنی جوڑے ہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قتل عمد، تلوار اور لوہے کا قتل ہے[3] شبہ عمد پتھر اور لاٹھی

---

[1] بازل عمر آٹھ سال کا پورا ہو کر نویں سال میں قدم رکھا ہوا ہو، اس وقت اونٹ کی جوانی پوری ہو جاتی ہے (دیکھیے عربی حاشیہ مسند امام زید رضی اللہ عنہ)

[2] شبہ عمد کی دیت اونٹوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۷۴-۲۷۵، ج ۶، عبدالرزاق ص ۲۸۴، ج ۹، میں موجود ہے۔

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت عبدالرزاق ص ۲۷۱، ج ۹، اور ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰، ج ۶ میں موجود ہے۔

القاتل غيره فاخطاه فقتله .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : في النفس الدية ارباع ربع جذاع وربع حقاق وربع بنات لبون وربع بنات مخاض وفي اللسان اذا استؤصل مثل الدية ارباعاً وفي الانف اذا استؤصل

کا قتل ہے،[1] اور قتل خطا جو قاتل کسی غیر کا ارادہ کرے اس سے خطا ہو جائے اور اسے قتل کر ڈالے ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جان ختم کرنے میں دیت کے چار حصے ہیں، چوتھا حصہ جذعے، چوتھا حصہ حقے، چوتھا حصہ بنات لبون اور چوتھا حصہ بنات مخاض ہے[3] اور زبان میں جب جڑ سے کاٹ دے تو دیت کی طرح چار حصے ہیں[4] اور ناک میں جب

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱، ج ٦، اور عبد الرزاق ص ۲۸۰، ج۹، میں موجود ہے۔

[2] حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبد الرزاق ص ۲۸۱، ج۹)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ عبد الرزاق ص ۲۸۷، ج۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۸۳، ج ٦، میں موجود ہے، نیز عبد الرزاق ص ۲۸۷، ج۹، میں ایک مرفوع روایت بھی اس سلسلہ میں موجود ہے۔

[4] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ابن ابی شیبہ ص ۲۹۷، ج ٦، عبد الرزاق ص ۳۵۸، ج۹، میں موجود ہے، عبد الرزاق ص ۳۵۸، ج۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۹۷، ج٦، میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

او قطع مارنہ الدیة ارباعاً ربع جذاع وربع حقاق وربع بنات لبون وربع بنات مخاض وفي الذکر اذا استؤصل الدیة ارباعاً وفي الحشفة الدیة ارباعاً وفي العین نصف الدیة وفي الاذن نصف الدیة وفي الید نصف الدیة

جڑ سے کاٹ دی یا ناک کا نرم حصہ کاٹے دیت چار حصوں میں ہے، چوتھا حصہ جذعے، چوتھا حصہ حقے، چوتھا حصہ بنات لبون اور چوتھا حصہ بنات مخاض[1] اور عضو تناسل میں جب جڑ سے کاٹ دے تو دیت چار حصوں میں ہے،[2] اور حشفہ (عضو تناسل کا سرا) کاٹنے میں دیت چار حصوں میں ہے[3] آنکھ میں آدھی دیت ہے[4] کان میں آدھی دیت ہے،[5] ہاتھ میں آدھی دیت ہے[6] پاؤں میں آدھی دیت

---

[1] حضرت علیؓ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۸۴، ج ۶، عبد الرزاق ص ۳۳۸، ج ۹، میں موجود ہے۔

[2] حضرت علیؓ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۱۵، ۳۱۶، عبد الرزاق ص ۳۷۱، ج ۹، میں موجود ہے۔

[3] حضرت علیؓ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۱۷، ج ۶، عبد الرزاق ص ۳۷۱، ج ۹، میں موجود ہے، نیز زبان، ناک، عضو تناسل اور حشفہ میں احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۰۱، ۵۰۲، ج ۴)

[4] حضرت علیؓ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ عبد الرزاق ص ۳۲۷، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۸۸، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

[5] حضرت علیؓ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبد الرزاق ص ۳۲۳، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۸۴، ج ۶، میں موجود ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

[6] حضرت علیؓ سے یہ روایت عبد الرزاق ص ۳۸۰، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۹۹، ج ۶، میں موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

وفي الرجل نصف الدية وفي احــدى الانثيين نصف الدية وفي احــد
الشفتين نصف الديـة وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفـة ثلث الدية
وفي المنقلة خمس عشرة من الابل وفي الهاشمة عشر من الابــل وفي

ہے،[1] ایک خصیے میں آدھی دیت ہے،[2]
ایک ہونٹ میں آدھی دیت ہے،[3] ماموسہ[4] میں دیت کا تیسرا حصہ ہے،[5] پیٹ
کے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے،[6] جو زخم ہڈی اپنی جگہ سے ہٹا دے اس میں پندرہ
اونٹ ہیں،[7] ہاشمہ (جو زخم ہڈی توڑ ڈالے) میں دس اونٹ،[8] اور موضحہ (جو زخم ہڈی

۱؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۸۰، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۱۴، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

۲؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۲۳، ج ۶، عبدالرزاق ص ۳۷۳، ج ۹، میں موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

۳؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت عبدالرزاق ص ۳۴۳، ج ۹، میں موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ہدایہ ص ۵۰۳، ج ۴)

۴؎ ماموسہ یا آمہ گدی (ام الدماغ کا زخم) (مترجم)

۵؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت عبدالرزاق ص ۳۱۶، ج ۹، میں موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۵، ج ۴)

۶؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۶۸، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۱۴، ج ۶، میں موجود ہے احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۵، ج ۴)

۷؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۱۸، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۸۰، ج ۶ میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۵، ج ۴)

۸؎ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۵، ج ۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے (عبدالرزاق ص ۳۱۴، ج ۹)

الموضحة خمس من الابـل وفي الاسنان في كل سن خمس من الابـل وفي الاصابع في كل اصبـع عشر من الابل كل ذلك على العاقلة وما كان دون السن في الموضحة فلا تعقله العاقلة .

ننگی کردے یعنی ہڈی کے اوپر سے گوشت ہٹا دے) میں پانچ اونٹ [1] اور دانتوں میں ہر دانت میں پانچ اونٹ [2] انگلیوں میں، ہر انگلی میں دس اونٹ، [3] یہ سارے عاقلہ [4] پر ہوں گے، موضحہ میں جو زخم دانت سے کم ہو اس کی عاقلہ دیت نہیں دیں گے [5]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۲۷۷، ج ۶، جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۰۶، ج ۹ میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۵، ج ۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری اسناد کے ساتھ یہ روایت عبدالرزاق ص ۳۴۴، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۰۲، ج ۶ میں موجود ہے، نیز احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۴، ج ۴)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ عبدالرزاق ص ۳۸۳، ج ۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۰۵، ج ۶ میں، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۳۰۵، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۴، ج ۴)

[4] عاقلہ مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں کبھی دفتر والے کبھی قبیلہ والے تفصیل کے لیے کتب فقہ ملاحظہ کریں (مترجم)

[5] احناف کا بھی یہی مسلک ہے قدوری ص ۲۶۴، ہدایہ ص ۵۵۳، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا تعقل العاقلة عمداً ولا صلحاً ولا اعترافاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: عمد الصبي وخطاه سواء كل ذلك على العاقلة وما كان دون السن والموضحة فلا تعقله العاقلة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا قصاص بين الرجال والنساء فيما دون النفس ولا قصاص فيما بين الاحرار والعبيد فيما دون النفس .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عاقلہ عمد، صلح اور اقرار میں دیت نہیں دیں گے۔[۱]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بچے کا عمد اور خطا برابر ہے، یہ سب عاقلہ پر ہوگا[۲] اور جو دانت اور موضحہ سے کم ہو عاقلہ اس کی دیت نہیں دیں گے۔[۳]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مردوں اور عورتوں کے درمیان جان سے کم میں قصاص نہیں ہے، اور نہ ہی آزاد آدمیوں اور غلاموں کے درمیان جان سے کم میں قصاص ہے۔[۴]

---

۱ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۱۱، ج۴)

۲ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۱۲، ج۴)

۳ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۶۰، ج۴، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے، ابن ابی شیبہ ص ۳۵۹، ج۶)

۴ احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۴۸۴، ج۴) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۴۵۰، ج۹)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: جراحة المرأة على النصف من جراحة الرجل في كل شيء لا تساوي بينهما في سن ولا جراحة ولا موضحة ولا غيرها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: تجري جراحات العبيد على مجرى جراحات الأحرار في عينه نصف ثمنه وفي يده نصف ثمنه وفي أنفه جميع ثمنه وفي موضحته نصف عشر ثمنه .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورت کے زخم مرد کے زخم سے آدھے ہیں ہر چیز میں، ان کے درمیان کسی چیز میں برابری نہیں دانت میں نہ زخم میں، نہ موضحہ میں اور نہ کسی اور چیز میں۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غلاموں کے زخموں کا حساب بھی اسی طرح ہے جس طرح آزاد آدمیوں کا آنکھ میں غلام کی قیمت کا آدھا حصہ ہے، اس کے ہاتھ میں اس کی آدھی قیمت، اور اس کی ناک میں اس کی پوری قیمت اور موضحہ میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے اور صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے (ہدایہ ص ۵۰۰، ج۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ابن ابی شیبہ ص ۳۳۳، ج۶، میں نیز ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۳۲-۳۳۳، ج۶، عبدالرزاق ص ۳۱۵، ج۹) احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۵۳۸، ج۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى في جنين الحرة بعبد او امة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى لاخوة من الام نصيبهم من الدم وورث الزوجة من الدم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قال : لا يرث القاتل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا باندی ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ماں شریک (اخیافی) بھائیوں کیلیے قتل (خون بہا) میں سے ان کے حصے کا فیصلہ فرمایا اور بیوی کو بھی خون کا وارث بنایا،[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قاتل وارث نہیں بنتا[3]

---

[1] اس کے ہم معنی روایت مرفوعاً بخاری ص ۱۰۲۰، ج۲، مسلم ص ۶۲، ج۲ اسی طرح امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور حکم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے ابن ابی شیبہ ص ۳۳۸، ج۶)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے طرح کی روایت عبدالرزاق ص ۳۹۹، ج۹، ابن ابی شیبہ ص ۳۷۵، ج۶، میں موجود ہے)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح کا فیصلہ عبدالرزاق ص ۴۰۵، ج۹، میں بھی موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قتل مسلماً بذمي ، ثم قال : أنا أحق من وفى بذمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : اذا اسودت السن او شلت اليد او ابيضت العين فقد تم عقلها .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لايقتص ولد من والده ولا عبد من سيده ولا يقام حد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مسلمان کو ایک ذمی کے بدلہ قتل کیا، پھر فرمایا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذمہ پورا کیا میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب دانت سیاہ ہو جائے [2] یا ہاتھ شل ہو جائے، یا آنکھ سفید ہو جائے تو اسکی دیت پوری ہو گئی [3]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹا باپ سے [4] غلام اپنے آقا سے قصاص نہیں

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ابن ابی شیبہ ص ۳۶۲، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۷۸، ج ۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۱۱۔۳۱۲، ج ۶، میں موجود ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۴، ج ۴)

[3] احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۰۴، ج ۴)

[4] روایت کا یہ حصہ ترمذی ص ۲۵۹، ج ۱، میں بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً موجود ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۷۸، ج ۴)

في مسجد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المعدن جبار و البئر جبار والدابة المنفلتة جبار والرجل جبار .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً عض يد رجل فانتزع يده من فيه فسقطت ثنيتاه فلم يجعل عليه شيئاً وقال :

لے سکتا ہے[1] اور مسجد میں حد قائم نہ کی جائے ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کان میں مرنے والا رائیگاں ہے، کنوئیں والا رائیگاں ہے[3] جانور چھوٹ جائے رائیگاں ہے[4] (جانور) دولتی مار دے رائیگاں ہے[5]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص کا ہاتھ دانت سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس

---

[1] حدیث کے اس حصہ کے ہم معنی روایت بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۶۹، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۴۷۸، ج ۴)

[2] حدیث کا یہ حصہ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً ترمذی ص ۲۵۹، ج ۱، میں موجود ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل مبارک بھی اس سلسلہ میں یہی ہے (ابن ابی شیبہ ص ۵۳۵، ج ۶)

[3] یہ روایت مرفوعاً بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ ص ۳۵۲، ج ۶، ترمذی ص ۱۳، ج ۱، میں موجود ہے۔

[4] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۵۴، ج ۶)

[5] اس سلسلہ میں ایک مرفوع روایت بواسطہ ھذیل رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ ص ۳۵۱، ج ۶، میں موجود ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے (ہدایہ ص ۵۲۴، ج ۴)

ايترك يده في فيك تقضمها كما يقضم الفحل .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: في لسان الاخرس ورجل الاعرج وذكر الخصي والعنين حكومة الامام .

کے اگلے دونوں دانت گر گئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی تاوان نہیں ڈالا، اور فرمایا، کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا جسے تو چباجاتا جیسا کہ نراونٹ چباتا ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گونگے کی زبان[2] لنگڑے کے پاؤں[3]، خصی اور نامرد کے عضوتناسل کے بارہ میں فرمایا[4] ان میں حکومت الامام[5] ہے۔

---

[1] اس طرح ایک فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسلا بواسطہ مجاہد اور مرفوعا سند متصل کے ساتھ بواسطہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ عبدالرزاق ص ۳۵۵، ج۹، میں موجود ہے نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح کا فیصلہ دوسری سند کے ساتھ بھی عبدالرزاق ص ۳۵۵، ج۹، میں موجود ہے۔

[2] حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۵۹، ج۹)

[3] ہاتھ کے بارہ میں ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۰۰، ج۶) اسی طرح احناف کے نزدیک بھی قصاص کے لیے مماثلت ضروری ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۲۹۹، ج۷) مذکورہ صورت میں صحیح پاؤں اور لنگڑے کے پاؤں میں مماثلت نہیں ہے۔

[4] حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۵۹، ۳۷۳، ج۹) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۷۳، ج۹)

[5] حکومت العدل یا حکومۃ الامام فقہ کا اصطلاحی لفظ ہے اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ کریں الجوہرۃ النیرۃ ص ۲۱۸ تا ۲۱۹، ج۲) (مترجم)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: في جناية العبد لا يغرم سيده اكثر من ثمنه ولا يبلغ بدية عبد دية حر .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في مكاتب قتل قال : يؤدى بحساب ما عتق منه دية حر وبحساب ما لم يؤد فيه كتابته دية عبد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في قتيل وجد في محلة لا يدرى من قتله فقضى علي عليه السلام في ذلك ان على أهل المحلة

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غلام کے جرم میں اس کے آقا سے اس کی قیمت سے زیادہ تاوان نہ لیا جائے اور غلام کی دیت آزاد مرد کی دیت تک نہ پہنچائی جائے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکاتب کے بارہ میں فرمایا جو قتل کر دیا جائے جتنا حصہ اس نے ادا کر دیا ہے اس میں آزاد مرد کی دیت کے حساب سے ادا کیا جائے اور جو اپنی کتابت سے ادا نہیں کیا اس میں غلام کی دیت کے حساب ادا کیا جائے [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو مقتول محلّہ میں پایا گیا اور معلوم نہ ہوا کہ کس نے اسے قتل کیا ہے

---

[1] حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۳۱، ج ۶) احناف میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے (ہدایہ ص ۵۳۸، ج ۴)

[2] بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں ایک مرفوع روایت ابن ابی شیبہ ص ۴۱۸، ج ۶ میں موجود ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ قول دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۴۱۸، ج ۶، میں موجود ہے۔

ان يقسم منهم خمسون رجلاً بالله ما قتلنـــاه ولا علمنا له قـــاتلاً ثم يغرمون الدية .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان فارسين اصطدما فمات أحدهما فقضى علي عليه السلام على الحي بدية الميت .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من اوقف دابة في طريق من طرق المسلمين او في سوق من أسواقهم فهـو ضامن لما اصابت بيدها او برجلها .

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں فیصلہ فرمایا کہ اہل محلّہ میں سے پچاس مرد قسم اٹھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ تو ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں اس کا قاتل معلوم ہے، پھر ان سے دیت کا تاوان وصول کیا جائے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

دو سواروں کی ٹکر ہوگئی ان میں سے ایک مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندہ پر مرنے والے کی دیت کا فیصلہ فرمایا[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے جانور مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستہ پر کھڑا کیا یا ان کے بازاروں میں سے کسی بازار میں کھڑا کیا تو وہ ضامن ہوگا جو اس جانور نے اپنے اگلے یا پچھلے پاؤں سے نقصان کیا[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۴۶، ج ۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فیصلہ دوسری مختلف اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۸۴، ج ۶، میں موجود ہے۔

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۲۴، ج ۴)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان رجلاً ضرب لسان رجل فصار بعض كلامه يبين وبعضه لا يبين فقضى عليه من الدية بحساب ما استعجم من حروف الهجاء .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه قضى على اربعة اطلعوا على اسد في زبية فسقط رجل منهم فتعلق بآخر وتعلق الثاني بالثالث وتعلق الثالث بالرابع فقتلهم الاسد جميعاً فقضى للرابع بدية وللثالث بنصف دية وللثاني بثلث دية وللأول بربع دية

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

ایک شخص نے ایک شخص کی زبان پر مارا تو وہ ایسا ہوگیا کہ اس کی کچھ باتوں کا پتہ چلتا اور کچھ باتوں کا پتہ نہ چلتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حروف تہجی میں سے جن سے وہ گونگا ہوگیا تھا ان کے حساب سے دیت میں سے فیصلہ فرمایا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار آدمیوں کے خلاف فیصلہ فرمایا جنہوں نے درندوں کے شکار کے گڑھے میں موجود شیر پر جھانکا ان میں سے ایک گرا وہ دوسرے سے چمٹا، دوسرا تیسرے سے چمٹا، تیسرا چوتھے سے چمٹا تو شیر نے سب کو مار ڈالا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوتھے کے لیے پوری دیت، تیسرے کے لیے آدھی دیت، دوسرے کے لیے تہائی دیت اور چوتھے کے لیے چوتھائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

---

[1] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۳۵۷، ج۹، ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸، ج۶) احناف میں بھی بعض کا یہی قول ہے (ہدایہ ص ۵۰۱، ج۴)

كتاب السير وما جاء في ذلك

باب الغزو والسير :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا بعث جيشاً من المسلمين بعث عليهم اميراً، ثم قال انطلقوا بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله انتم جند الله تقاتلون من كفر بالله ادعوا الى شهادة ان لا إله إلا الله وان محمداً رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والاقرار بما جاء به محمد من عند الله فان آمنوا فاخوانكم

کتاب سرایا اور اس سلسلہ میں جو روایات آئی ہیں

باب-: غزوہ اور سرایا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ جب مسلمانوں کا کوئی لشکر بھیجتے تو ان پر امیر مقرر فرماتے پھر یہ ارشاد فرماتے۔

اللہ تعالیٰ کے نام، اللہ تعالیٰ مدد، اللہ تعالیٰ کے راستہ پر اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر جاؤ، تم اللہ تعالیٰ کا لشکر ہو، اس سے لڑو گے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرے، انہیں (کفار کو) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه کی گواہی کی طرف بلاؤ اور جو محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار کریں، اگر وہ ایمان لے

في الدين لهم ما لكم وعليهم ما عليكم وان هم ابوا فناصبوهم حرباً واستعينوا عليهم بالله فان أظهركم الله عليهم فلا تقتلوا وليداً ولا امرأة ولا شيخاً كبيراً لا يطيق قتالكم ولا تغوروا عيناً ولا تقطعوا شجراً الا شجر يضركم ولا تمثلوا بآدمي ولا بهيمة ولا تظلموا ولا تعتدوا وايما رجل من اقصاكم او ادناكم من احراركم او عبيدكم اعطا رجلاً منهم اماناً او أشار اليه بيده فاقبل اليه باشارته فله الأمان حتى يسمع كلام الله اي كتاب الله فان قبل فاخوكم في دينكم وان ابى فردوه الى مامنه واستعينوا بالله عليه ، لا تعطوا القوم ذمتي ولا ذمة الله فالمخفر ذمة الله لاق الله وهو عليه

آئیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، ان کے وہی حقوق ہیں، جو تمہارے ہیں ان پر وہی فرائض ہیں جو تم پر ہیں۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جنگ کرو، ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو، اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ دے دے تو بچے، عورت اور بڑے بوڑھے کو جو تمہارے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں رکھتا مت قتل کرو۔ اہل شہر کو مت لوٹو، نہ درخت کاٹو مگر وہ درخت جو تمہیں تکلیف دیتا ہو، آدمی کی ناک، کان وغیرہ مت کاٹو، اور نہ جانور کے، اور نہ ظلم کرو، نہ زیادتی کرو، تمہارے دور یا نزدیک میں سے کوئی شخص بھی تمہارے آزاد لوگوں یا غلاموں میں سے کافروں میں سے کسی شخص کو پناہ دے دے، یا اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے، وہ اس کے اشارہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اسے قرآن پاک سننے تک امان ہے۔ اور وہ قبول کر لے تو تمہارا دینی بھائی ہے، اگر وہ انکار کر دے تو اسے اس کی پناہ کی جگہ تک پہنچا دو، اور اس کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو، لوگوں کو میرا اور اللہ تعالیٰ کا عہد مت دو، اللہ تعالیٰ کے عہد پر پناہ دینے والا اللہ تعالیٰ سے ملنے والا ہے اور وہ اس پر

ساخط ، أعطوهم ذمتكم وذمم ابائكم وفوا لهم فان احدكم لأن يخفر ذمته وذمة ابيه خير له من ان يخفر ذمة الله وذمة رسوله .

باب فضل الجهاد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أفضل الأعمال بعد الصلاة المفروضة والزكاة الواجبة وحجة الاسلام وصوم شهر رمضان ، الجهاد في سبيل الله والدعاء الى دين الله والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر عدل الأمر بالمعروف الدعاء الى الله في سلطان الكافرين وعدل النهي عن المنكر الجهاد في سبيل الله والله لروحة في سبيل الله او غدوة خير من الدنيا وما فيها .

ناراض ہوگا انہیں اپنا اور اپنے آبا کا عہد دو، اسے پورا کرو، بلاشبہ تم میں کوئی ایک اگر اپنے عہد اور اپنے والد کے عہد پر پناہ دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عہد کے ساتھ پناہ دے[1]

باب:- جہاد کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فرض نماز، زکوۃ واجبہ، حج اسلام اور ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد اعمال میں سے افضل اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے اس کے دین کی طرف بلانا، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے، کافروں کی بادشاہی میں اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلانا امر بالمعروف کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد برائی سے روکنے کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک رات یا صبح، دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی سے مختلف اسناد کے ساتھ مسلم ص ۸۲، ج ۲، ابن ابی شیبہ ص ۶۴۴، ۶۴۵، ج ۷، عبدالرزاق ص ۲۸۱، ۲۸۲، ج ۵، مجمع الزوائد ص ۲۵۶، ۲۵۷، ج ۵، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: غزوة أفضل من خمسين حجة ورباط يوم في سبيل الله أفضل من صوم شهر وقيامه ومن مات مرابطاً جرى له عمله الى يوم القيامة واجير من عذاب القبر.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يفسد الجهاد والحج جور جائر كما لا يفسد الامر بالمعروف والنهي عن المنكر غلبة أهل الفسق.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک بار جہاد کرنا پچاس حجوں سے افضل ہے، [1] اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینہ کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور جو کوئی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کا عمل قیامت تک جاری رہے گا، اور اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ظالم کا ظلم اور بدکاروں کا غلبہ جہاد اور حج کو ختم نہیں کرتا جیسا کہ فساق کا غلبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر [3] کو ختم نہیں کرتا۔

---

[1] مصنف عبد الرزاق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا یہ حصہ منقول ہے (عبد الرزاق ص ۲۶۰، ج ۵)

[2] روایت کا یہ حصہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً متعدد اسناد کے ساتھ عبد الرزاق ص ۲۸۰، ۲۸۱، ج ۵، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من اغبرت قدماه في سبيل الله حرم الله و جهه على النـار ومن رمى بسهم في سبيل الله فبلغ او قصر كان كعتق رقبة ومن ضرب بسيف في سبيل الله فكانه حج عشر حجج حجة في أثر حجة .

باب فضل الشهادة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للشهيد سبع درجات: «فاول درجاته ان يرى منزله من الجنة قبل خروج روحه فيهون عليه ما به . « والثـانية » ان تبرز له

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم پر حرام کردے گا[1] اور جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک تیر مارا وہ نشانہ تک پہنچ گیا یا چوک گیا تو وہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے[2] جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار چلائی تو گویا کہ اس نے لگاتار دس حج کیے۔

باب-: شہادت کی فضیلت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شہید کے لیے سات درجے ہیں، پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانا اپنی روح نکلنے سے پہلے دیکھ لیتا ہے تو اس پر (جان نکلنے کی) تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

---

[1] روایت کے اس حصہ کے ہم معنی روایت مختلف اسناد کے ساتھ مرفوعاً ترمذی ص ۲۹۲، ج ۱، سنن دارمی ص ۳۱۴، میں موجود ہے۔

[2] روایت کا یہ حصہ عبدالرزاق ص ۲۶۱، ج ۵، میں ایک دوسری سند کے ساتھ مرفوعاً موجود ہے۔

زوجة من حور الجنة فتقول له ابشر يا ولي الله فوالله ما عند الله خير لك مما عند اهلك . «والثالثة» اذا خرجت نفسه جاءه خدمه من الجنة فوليوا غسله وكفنه وطيبوه من طيب الجنة. «والرابعة» ان لا يهون على مسلم خروج نفسه مثل ما يهون على الشهيد . «والخامسة» ان يبعث يوم القيامة وجروحه تنبعث مسكاً فيعرف الشهداء برائحتهم يوم القيامة . «والسادسة» انه ليس احد أقرب منزلاً من عرش الرحمن من الشهداء . «والسابعة» ان لهم كل جمعة زورة يزورون الله عز وجل فيحيون بتحية الكرامة ويتحفون بتحف الجنة ثم ينصرفون فيقال هؤلاء زوار الرحمن.

اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ جنت کی حوروں میں سے اس کی ایک بیوی ظاہر ہو کر کہتی ہے اے اللہ تعالیٰ کے دوست تمہیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ کی قسم! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہارے گھر والوں کے پاس ہے، اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو جنت میں سے اس کے خادم آتے ہیں جو اس کے غسل اور کفن کا انتظام کرتے ہیں اور جنت کی خوشبو اسے لگاتے ہیں، چوتھا درجہ یہ ہے کہ کسی مسلمان پر روح کا نکلنا اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا کہ شہید پر آسان ہوتا ہے، پانچواں درجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن وہ اٹھایا جائے گا اس کے زخموں سے کستوری پھوٹ رہی ہوگی تو شہدا اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جائیں گے، چھٹا درجہ یہ ہے کہ مقام کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے عرش کے شہدا سے زیادہ قریب کوئی نہیں ہوگا۔ ساتواں درجہ یہ ہے کہ ان کی ہر جمعہ ایک ملاقات ہوگی جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور وہ سلام عزت سے سلام کریں گے اور انہیں جنت کے تحائف دیے جائیں گے، پھر وہ لوٹیں گے تو کہا جائے گا یہ ہیں رحمٰن سے بہت زیادہ ملاقات کرنے والے[1]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی اور شہدا کے درجوں کی تعداد میں تفاوت کے ساتھ عبدالرزاق ص ۲۶۵، ج ۵، مجمع الزوائد ص ۲۹۳، ج ۵، میں موجود ہے کسی میں نو مختلف درجات کسی میں چھ اور کسی میں سات کا ذکر ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المبطون شهيد والنفساء شهيد والغريق شهيد والذي يقع عليه الهدم شهيد والآمر بالمعروف والناهي عن المنكر شهيد.

باب قسمة الغنائم:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أسهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للفارس ثلاثة أسهم سهم له وسهمان للفرس وللراجل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، پیٹ کی تکلیف والا شہید ہے، نفاس والی عورت شہید ہے، ڈوبنے والا شہید ہے، جس پر دیوار گر جائے وہ شہید ہے، نیکی کا حکم کرنے والا اور برائی سے روکنے والا شہید ہے[1] (یعنی اگر یہ لوگ اس دوران فوت ہوجائیں)

باب:- غنیمتوں کی تقسیم

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے، اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے[2]

---

[1] یہ روایت الفاظ کی کمی بیشی سے مختلف اسناد کے ساتھ مسلم ص ۱۴۲، ۱۴۳، ج ۲، بخاری ص ۹۰، ج ۱، ص ۳۹۷، ج ۱، مجمع الزوائد ص ۳۰۰، ۳۰۱ ج ۵، عبدالرزاق ص ۲۷۱، ج ۵ میں موجود ہے۔

[2] یہ روایت بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بخاری ص ۴۰۱، ج ۱، مسلم ص ۹۲، ج ۲، ترمذی ص ۲۸۳، ج ۱، میں موجود ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے ہدایہ ص ۵۴۳، ج ۲، میں ہے احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

قال : وسمعت زيداً بن علي عليهما السلام يقول : اذا غلب الامام على أرض فرأى ان يمن على اهلها جعل الخراج على رؤوسهم فان رأى ان يقسمها جعلها ارض عشر . قال وسالت زيداً بن علي عليهما السلام عن متاع لرجل غلب عليه المشركون ثم غلب عليه المسلمون بعد ذلك ، قال : فان جاء صاحبه فاعترفه قبل قسمة الغنائم أخذه بغير شيء وان جاء بعد القسمة أخذه بثمنه ، فان اسلم اهل الحرب وهو في أيديهم فهو لهم وليس له عليهم سبيل .

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب حاکم کسی زمین پر غلبہ حاصل کرلے تو وہ اگر وہاں کے لوگوں پر احسان کرنا چاہتا ہے تو خراج ان کے افراد پر لگادے، اور اگر وہ اسے تقسیم کرنا چاہے تو اس زمین کو عشری بنادے۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے مال کے بارہ میں پوچھا جس پر مشرک غلبہ حاصل کرلیں، پھر اس کے بعد مسلمان اس پر غلبہ حاصل کرلیں؟ انہوں نے فرمایا، اگر اس کا مالک آجائے اور غنیمتوں کی تقسیم سے پہلے اس کا اعتراف کرلے تو بغیر کسی چیز کے لے لے اور اگر تقسیم کے بعد آئے تو قیمت ادا کرکے اسے لے لے[2] اگر برسرپیکار دشمن مسلمان ہوجائیں اور وہ چیز ان کے ہاتھوں میں ہو تو وہ ان کی ہے اور مالک کو ان پر کوئی حق حاصل نہیں ہے۔[3]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۳۷، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۵۴۹، ج ۲)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۴۲، ج ۲)

باب العهد والذمة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يقبل من مشركي العرب الا الاسلام او السيف ، واما مشركو العجم فتؤخذ منهم الجزية ، واما اهل الكتاب من العرب والعجم فان ابوا ان يسلموا او سالونا ان يكونوا من اهل الذمة قبلنا منهم الجزية .

باب الالوية والرايات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه عمامة سوداء .

باب-: عہد اور ذمہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عرب کے مشرکوں سے سوائے اسلام اور تلوار کے کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی، مگر عجم کے مشرکوں سے جزیہ لیا جائے گا، عرب اور عجم کے اہل کتاب اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں یا ہم سے اہل ذمہ بننے کا مطالبہ کریں تو ہم ان سے جزیہ قبول کرلیں گے[1]

باب-: چھوٹے اور بڑے جھنڈے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۳۱،۵۳۲، ج ۲)

[2] یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ ابوداؤد ص ۲۰۷، ج ۲، مسلم ص ۴۳۹، ج ۱، ترمذی ص ۳۰۴، ج ۱ میں موجود ہے۔

باب العهد و الذمة :

حدثني زيد بن علي عن ابيـه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يقبل من مشركي العرب الا الاسلام او السيف ، وامـــا مشركو العجم فتؤخذ منهم الجزية ، واما اهل الكتاب من العرب والعجم فان ابوا ان يسلموا او سالونا ان يكونوا من اهل الذمة قبلنا منهم الجزية .

باب الالوية والرايات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه عمامة سوداء .

باب -: عہد اور ذمہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عرب کے مشرکوں سے سوائے اسلام اور تلوار کے کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی، مگر عجم کے مشرکوں سے جزیہ لیا جائے گا، عرب اور عجم کے اہل کتاب اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں یا ہم سے اہل ذمہ بننے کا مطالبہ کریں تو ہم ان سے جزیہ قبول کرلیں گے [1]

باب -: چھوٹے اور بڑے جھنڈے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی [2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۳۱، ۵۳۲، ج ۲)

[2] یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ ابوداؤد ص ۲۰۷، ج ۲، مسلم ص ۴۳۹، ج ۱، ترمذی ص ۳۰۴، ج ۱ میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كانت رايات النبي صلى الله عليه وآله وسلم سوداً والويته بيضاً .

باب الخمس والانفال :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان ينفل بالربع والخمس والثلث. قال علي عليه السلام انما النفل قبل القسمة ولا نفل بعد القسمة. سالت زيداً بن علي عليهما السلام عن الخمس قال:

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم ﷺ کے بڑے جھنڈے سیاہ تھے اور آپ کے چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔[1]

باب:- خمس اور غنیمت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

نبی اکرم ﷺ چوتھا، پانچواں اور تہائی حصہ بطور نفل عطا فرما دیتے تھے[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نفل تقسیم سے پہلے ہے مال غنیمت کی تقسیم کے بعد نفل[3] نہیں ہے۔[4]

---

[1] یہ حدیث بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ترمذی ص ۲۹۷، ج ا، ابن ماجہ ص ۲۰۷، میں موجود ہے۔

[2] اس طرح کی متعدد روایات مختلف اسناد و الفاظ کے ساتھ ابوداؤد ص ۲۱، ۲۲، ج ۲، عبدالرزاق ص ۱۸۹، ۱۹۰، ج ۵، میں موجود ہیں۔

[3] یہاں نفل سے مراد مال غنیمت میں سے کسی مجاہد کو اس کے حصہ سے زیادہ دینا ہے۔ (مترجم)

[4] احناف کے نزدیک اس میں اس طرح تفصیل ہے کہ مال غنیمت دار اسلام میں لانے سے پہلے پہلے نفل حصہ دے دے مال غنیمت دار اسلام میں آ جانے کے بعد صرف خمس سے دے سکتا ہے۔ کل غنیمت سے نہیں۔ (ہدایہ ص ۵۴۷، ج ۲، فتح القدیر علی الہدایہ ص ۲۴۹، ج ۵)

هو لنا ما احتجنا اليه فاذا استغنينا فلا حق لنا فيه ، ألم تر ان الله قرننا مع اليتامى والمساكين وابن السبيل فاذا بلغ اليتيم واستغنى المسكين وامن ابن السبيل فلا حق لهم وكذلك نحن اذا استغنينا فلا حق لنا .

باب المرتد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يستتيب المرتد ثلاثاً فان تاب والا قتله وقسم ميراثه بين ورثته المسلمين.

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے خمس کے بارہ میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا، وہ ہمارے لیے ہے جب تک ہمیں اس کی ضرورت ہے، جب ہم مستغنی ہوں تو ہمارا اس میں کوئی حق نہیں ہے[1] کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ملایا ہے، جب یتیم بالغ ہو جائے، مسکین مستغنی ہو جائے اور مسافر امن میں ہو جائے تو انہیں کوئی حق نہیں۔ اسی طرح ہم بھی جب مستغنی ہو جائیں تو ہمیں کوئی حق نہیں۔

باب:- مرتد

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتد سے تین دن توبہ کا مطالبہ فرماتے، اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیتے ہے[2] اور اس کی وراثت اس کے مسلمان وارثوں کے سپرد

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۴۷، ج ۲، فتح القدیر علی الہدایہ ص ۲۴۷، ۲۴۸، ج ۵)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۵۶۵، ج ۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۵۹۹، ج ۷، میں موجود ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا اسلم احد الابوين والولد صغار فالولد مسلمون باسلام من اسلم من الابوين فان كبر الولد وابوا الاسلام قتلوا وان كان الولد كباراً بالغين لم يكونوا مسلمين باسلام الابوين .

باب الغلول :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو لم تغل امتي ما قوي عليهم عدولهم. سالت زيداً

فرمادیتے [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ماں باپ میں سے جب کوئی مسلمان ہو جائے اور اولاد چھوٹی ہو تو اولاد ماں باپ میں سے مسلمان کے اسلام کی وجہ سے مسلمان ہوگی ہے [2] اگر اولاد بڑی ہو اور وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو قتل کر دیئے جائیں۔ اور اگر اولاد بڑی اور بالغ ہو تو ماں باپ کے اسلام کی وجہ سے وہ مسلمان نہیں ہوں گے۔ [3]

باب-: خیانت کرنا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میری امت خیانت نہ کریں تو ان کا دشمن

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرتد کی وراثت کے بارہ میں یہ قول عبدالرزاق ص ۱۰۵، ج ۶، ابن ابی شیبہ ص ۳۷۷، ج ۷، میں مختلف اسناد کے ساتھ موجود ہے احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۶۷، ج ۲)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح (بچہ ماں باپ میں سے جو دین کے اعتبار سے بہتر ہو اس کے تابع ہوتا ہے (ہدایہ ص ۱۴۰، ج ۱)

[3] احناف میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۵۷۲، ج ۲)

ابن علي عليهما السلام عن الرجل من المسلمين يا كل من الطعام قبل ان يقسم ويعلف دابته من العلف قبل ان يقسم ، قال : ليس ذلك بغلول . وسألته عليه السلام عن السلاح فقال يقاتل به فاذا وضعت الحرب اوزارها رد في الغنائم .

باب قتال اهل البغي من اهل القبلة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يسبى اهل القبلة ولا ينصب لهم منجنيق ولا يمنعون من

ان پر غالب نہیں ہوگا۔[1]

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس مسلمان کے بارہ میں پوچھا جو مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے (مال غنیمت میں سے) کھائے اور تقسیم سے پہلے چارے میں سے اپنے جانور کو چارہ ڈالے؟ انہوں نے فرمایا یہ خیانت نہیں، اور میں نے ان سے ہتھیار کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا، اس کے ساتھ لڑے پھر جب جنگ بند ہو جائے تو مال غنیمت میں واپس رکھ دے۔[2]

باب:- باغیوں میں سے اہل قبلہ کے ساتھ جنگ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل قبلہ کو گرفتار نہ کیا جائے اور نہ ان کے لیے منجنیق[3]

---

[1] مؤطا امام مالک ص ۴۷۶ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول موجود ہے کہ جب بھی کسی قوم میں خیانت آئے گی تو ان کے دلوں پر دشمن کا رعب بیٹھ جائے گا۔

[2] احناف کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے بوقت ضرورت ان اشیا سے فائدہ اٹھانا جائز ہے باقی بچا ہوا مال غنیمت میں تقسیم کے لیے رکھ دیں۔ (ہدایہ ص ۵۴۱ تا ۵۴۳، ج ۲)

[3] منجنیق (گوپھن) ایک آلہ ہے جس سے لڑائی میں پتھر پھینکتے ہیں۔ جیسے آج کل توپ وغیرہ (مترجم)

الميرة ولا طعام ولا شراب وان كانت لهم فئة اجهز على جريحهم واتبع مدبرهم وان لم تكن لهم فئة لم يجهز على جريحهم ولم يتبع مدبرهم ولا يحل من ملكهم شيء الا ما كان في معسكرهم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه لم يتعرض لما في دور اهل البصرة الا ما كان من خراج بيت مال المسلمين .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انـه خمس ما حواه عسكر اهل النهروان واهل البصره ولم يعترض ما سوى ذلك .

لگائی جائے، نہ انہیں راستہ (سے بچوں کی خوراک وغیرہ لانے) اور نہ کھانے پینے سے روکا جائے، اگران کی جماعت (جتھہ) ہوتو ان کے زخمیوں کو مار ڈالا جائے اورا ن کے بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے۔اوراگران کا جتھہ نہ ہوتو نہ ان کے زخمی مارے جائیں اور نہ ان کے بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے اوران کی املاک میں سے کوئی چیز لینی جائز نہیں سوائے اس کے جوان کی جنگی چھاؤنی میں ہو۔[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے گھروں میں موجود چیزوں سے کوئی تعرض نہ فرماتے مگر جو مسلمانوں کے بیت المال کا خراج ہوتا۔[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

اہل نہروان اور اہل بصرہ کے لشکر جو جمع کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں سے خمس لیتے اور اس کے علاوہ کسی چیز سے تعرض نہ فرماتے۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۷۳تا۵۷۴، ج۲)

[2] اس کے ہم معنی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۶۷۵، ج۷، میں موجود ہے۔

باب متى يجب على اهل العدل قتال الفئة الباغية :

قال زيد بن علي عليهما السلام اذا كان الامام في قلة من العدد لم يجب عليه قتال اهل البغي فاذا كان اصحابه ثلثمائة وبضع عشرة عدة اهل بدر وجب عليه وعليهم القتال ولم يعذروا بترك القتال فانه ليس من الاعمال شيء افضل من جهادهم .

باب طاعة الامام :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: من مات وليس له امام مات ميتة جاهلية اذا كان الامام عدلاً براً تقياً .

باب-: انصاف والوں پر باغی جماعت سے لڑنا کب واجب ہے

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جب امام کی جماعت کم تعداد میں ہوتو ان باغیوں سے لڑنا واجب نہیں اور جب وہ تین سو دس سے اوپر ہوں اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تو امام پر اور ان لوگوں پر لڑنا واجب ہے، لڑائی چھوڑنے پر وہ معذور نہیں سمجھے جائیں گے، بلاشبہ اعمال میں ان کے جہاد سے افضل کوئی چیز نہیں۔

باب-: امام کی اطاعت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اس حال میں مرا کہ اس کا امام نہیں (یعنی اس نے اما کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی) حالانکہ عادل، پرہیز گار اور متقی امام موجود ہے تو وہ جہالت کی موت مرا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: حق على الامام ان يحكم بما انزل الله وان يعدل في الرعية فاذا فعل ذلك فحق عليهم ان يسمعوا وان يطيعوا وان يجيبوا اذا دعوا وايما امام لم يحكم بما انزل الله فلا طاعة له .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ايما وال احتجب من حوائج الناس احتجب الله منه يوم القيامة .

باب قطاع الطريق :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اذا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امام پر واجب ہے کہ اس قانون کے ساتھ فیصلہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور عوام میں انصاف کرے، جب وہ ایسا کردے تو لوگوں پر واجب ہے کہ اس کی بات سنیں اور اس کی فرمانبرداری کریں، جب وہ بلائے تو جائیں [1] اور جو امام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے، اس کی فرمانبرداری نہیں۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو حکمران لوگوں کی ضروریات سے پردہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پردہ فرمائیں گے۔

باب-: ڈاکو

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول دوسری سند کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۵۶۶، ج ۷ میں موجود ہے۔

قطع الطريق اللصوص واشهروا السلاح ولم ياخذوا مالاً ولم يقتلوا مسلماً ثم اخذوا حبسوا حتى يموتوا وذلك نفيهم من الارض فاذا اخذوا المال ولم يقتلوا قطعت أيديهم وأرجلهم من خلاف ، واذا قتلوا وأخذوا المال قطعت أيديهم وأرجلهم من خلاف وصلبوا حتى يموتوا فان تابوا قبل ان يؤخذوا ضمنوا المال واقتص منهم ولم يحدوا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب چور ڈاکہ ڈالیں اور ہتھیار سونتیں، نہ مال لوٹیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو قتل کریں، پھر پکڑے جائیں تو انہیں جیل میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائیں، یہ ان کو زمین سے جلاوطن کرنا ہے[1] اور جب وہ مال لوٹیں اور قتل نہ کریں تو ان کے ہاتھ اور پاؤں دوسری طرف کے کاٹ دیئے جائیں (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) اور جب وہ قتل بھی کریں اور مال بھی لوٹیں تو ان کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر انہیں سولی پر لٹکا دیا جائے، یہاں تک کہ وہ مرجائے، اگر وہ پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرلیں تو ان سے مال کا تاوان اور قصاص لیا جائے انہیں حد نہ لگائی جائے[2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۷۷، ج ۵)

[2] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۲۷ تا ۵۲۹، ج ۲)

كتاب الفرائض

باب الفرائض والمواريث :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الابن ادنى العصبة ثم ابن الابن وان نزل ثم الاب ثم الجد وان ارتفع ثم الاخ من الاب والام ثم الاخ من الاب ثم ابن الاخ من الاب والام ثم ابن الاخ من الاب ثم العم للاب والام ثم العم للاب ثم ابن العم للاب والام ثم ابن العم للاب فذلك اثني عشر رجلا .

کتاب الفرائض

باب -: حصے اور میت کے ترکے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بیٹا قریبی عصبہ [1] ہے۔ پھر پوتا اگر چہ نیچے چلے جائیں (پڑپوتا وغیرہ) پھر باپ پھر دادا اگر چہ اوپر چلے جائیں (پردادا وغیرہ) پھر حقیقی بھائی، پھر باپ شریک بھائی۔ پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک (علاتی) بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر علاتی (باپ شریک) چچا، پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا تو یہ بارہ مرد ہیں [2]

---

[1] عصبہ وہ رشتہ دار ہیں جو نسب میں میت کے قریب ہوں یعنی ان رشتہ داروں میں اور میت میں عورت کا تعلق نہ ہو اور وہ خود بھی مرد ہوں (مترجم)

[2] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (قدوری ص ۳۳۰، الجوہرۃ النیرہ ص ۴۱۰، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: للبنت الواحدة النصف وللابنتين وأكثر من ذلك الثلثان ولبنات الابن مع ابنة الصلب السدس تكملة الثلثين ولا شيء لبنات الابن مع الصلب الا ان يكون معهن اخ لهن يعصبهن وللاخت من الاب والام النصف وللاثنتين وأكثر من ذلك الثلثان والاخوات من الاب مع الاخوات من الاب والام بمنزلة بنات الابن مع بنات الصلب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: الاخوات مع البنات عصبة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک بیٹی کے لیے آدھا، دو اور اس سے زیادہ کے لیے دو تہائی، حقیقی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتیوں کے لیے چھٹا حصہ دو تہائی پورا کرنے کے لیے، حقیقی اولاد کے ہوتے ہوئے پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا مگر یہ کہ ان کے ساتھ ان کا بھائی جو انہیں عصبہ بنا دے[1] حقیقی بہن کے لیے آدھا حصہ، دو اور اس سے زیادہ کے لیے دو تہائی، باپ شریک (علاتی) بہنیں حقیقی بہنوں کے ہوتے ہوئے ایسی ہیں جیسی حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے پوتیاں ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں[3]

---

[1] قدوری ص ۳۳۰ الجوہرۃ النیرہ ص ۴۱۱، ج ۲، سراجی ص ۸، میں بھی اسی طرح ہے۔

[2] سراجی ص ۱۰ تا ۱۱ میں بھی اسی طرح ہے، مفتی اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مفید الوارثین ص ۹۵، میں اسی طرح لکھا ہے۔

[3] سراجی ص ۱۰، ۱۱ میں بھی اسی طرح ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في زوج وابوين للزوج النصف وللام ثلث ما بقي وما بقي فللأب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام وفي امرأة وابوين للمرأة الربع وللام ثلث ما بقي وما بقي فللأب .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا يرث اخ لام مع ولد ولا والد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاوند اور ماں باپ میں، خاوند کے لیے آدھا، ماں کے لیے باقی ماندہ کا ایک تہائی اور جو کچھ باقی بچ جائے وہ باپ کا ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیوی اور ماں باپ میں، بیوی کے لیے چوتھائی، ماں کے لیے باقی ماندہ کا ایک تہائی اور جو کچھ بچ جائے وہ باپ کا ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اخیافی (ماں شریک) بھائی بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتا، اور نہ ہی باپ کے ہوتے ہوئے ہے[3]

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۲۸، ج ۷، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۳۲۶، ۳۲۷، ج ۷)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول متعدد اسناد کے ساتھ ابن ابی شیبہ ص ۳۳۵، ۳۳۶، ج ۷، میں موجود ہے۔ سراجی ص ۷، اور مفید الوارثین ص ۶۳ میں بھی اسی طرح ہے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان لا يشرك وكان يعيل الفرائض وكان يحجب الام بالاخوين ولا يحجبها بالاختين وكان لا يحجبها باخ واخت وكان لا يحجب بالاخوات الا ان يكون معهن اخ لهن .

حضرت علی رضی اللہ عنہ حصوں میں شریک نہیں فرماتے تھےاور آپ فرائض میں عول[1] کے قاعدہ پرعمل فرماتے[2]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میت کے بھائیوں کی وجہ سے میت کی ماں کا حصہ کم فرمادیتے دو بہنوں کی وجہ سے اس کا حصہ کم نہیں فرماتے تھے ایک بھائی اور بہن کی وجہ سے بھی کم نہیں فرماتے تھے اور متعدد بہنوں کی وجہ سے بھی کم نہیں فرماتے تھے مگر یہ کہ ان کے ساتھ ان کا بھائی ہو۔

---

[1] بعض دفعہ موجود وارث اس قدر حصوں کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ کل مال میں ان حصوں کی گنجائش نہیں ہوتی، اگر بعض وارثوں کا حصہ پورا دے دیں تو دوسروں کے حصے میں خلل آ جائے یا بالکل محروم رہ جائیں اور دوسری مشکل یہ ہوتی ہے کہ کوئی عدد ایسا نہیں نکلتا جس سے یہ سب حصے پوری طرح نکل آئیں اور حصہ توڑنا بھی نہ پڑے، اس مشکل کو حل کرنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو قاعدہ تجویز فرمایا اس کو عول کہتے ہیں۔

عول میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ مال جو سب ذوی الفروض کے حصوں کے لیے کافی نہیں تھا ان سب پر حسب قاعدہ تقسیم ہو جاتا اور کسی خاص شخص کے حصے میں خلل نہیں آتا بلکہ سب حصوں میں حصہ رسد میں نقصان اور کمی ہو جاتی ہے۔ ملخصاً (مفید الوارثین ص ۱۷۳ تا ۱۷۵)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۴۶، ج ۷، میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عول کے قاعدہ پرعمل فرماتے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان لا يزيد الام على السدس مع الولد .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في ابن عم احدهما اخ لام ، قال : للاخ من الام السدس وما بقي بينهما نصفان .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يعيل الفرائض ، وساله ابن الكوى وهو يخطب على المنبر عن ابنتين وابوين وامرأة فقال صار ثمنها تسعاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹے کے ہوتے ہوئے ماں کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاچازاد بھائی کے بارہ میں فرمایا ایک ان میں سے میت کا اخیافی (ماں شریک) بھائی تھا تو انہوں نے فرمایا اخیافی بھائی کے لیے چھٹا اور باقی ماندہ دونوں کے درمیان آدھا آدھا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرائض میں عول کے قاعدہ پر عمل فرماتے تھے اور ان سے ابن الکوی نے منبر پر خطبہ کے دوران دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارہ میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا اس کا آٹھواں حصہ نوواں ہو گیا ہے۔

---

[1] سراجی ص۱۱ مفید الوارثین ص ۹۰ میں بھی اسی طرح ہے۔

باب الجدات :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا ترث جدة مع ام وللجدات السدس لا يزدن عليه ولا ترث الجدة مع الام شيئاً .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل هلك وترك جدتي ابيه وجدتي امه فورث علي عليه السلام جدتي الاب واحدى جدتي الام التي من قبل ابيها فلم يؤرثها شيئاً .

باب-: دادیاں (اورنانیاں)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دادی اور نانی ماں کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بنتی[1] دادیوں، نانیوں کے لیے چھٹا حصہ ہے انہیں اس سے زیادہ نہ دیا جائے[2] اور دادی، نانی ماں کے ہوتے ہوئے کسی چیز کی وارث نہیں بنتی۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو شخص فوت ہو گیا اس نے اپنے باپ کی دو دادیاں اور اپنی ماں کی دو دادیاں چھوڑیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باپ کی دونوں دادیوں اور ماں کی ایک دادی کو جو ماں کے باپ کی طرف سے تھی وارث بنایا، اور اسے (دوسری کو) کچھ بھی نہ دیا[3]

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۶۷، ج ۷، مفید الوارثین ص ۶۳، میں بھی اسی طرح ہے)

[2] ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۳۶۵، ج ۷)

[3] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۶۴، ج ۷، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (عبدالرزاق ص ۲۷۴، ج ۱۰)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان لا يورث الجدة مع ابنها ولا مع ابنتها شيئاً .

باب الجد :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يجعل الجد بمنزلة اخ الى السدس وكان يعطي الاخت النصف وما بقي فللجد وكان يعطي الاختين واكثر من ذلك الثلثين وما بقي فللجد وكان لا يزيد الجد مع الولد على السدس الا ان يفضل من المال شيء فيكون له .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے[1] اور نہ ہی اس کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اسے کسی چیز کا وارث بناتے۔

باب-: دادا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ چھٹے حصے تک دادا کو بھائی کی طرح بناتے، اور وہ بہن کو آدھا دیتے اور جو بچ جاتا وہ دادا کو، دو بہنوں اور اس سے زیادہ کو دو تہائی اور باقی ماندہ دادا کو،[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹے کے ہوتے ہوئے دادا کو چھٹے حصہ سے زیادہ نہ دیتے[3] مگر یہ کہ کچھ مال بچ جاتا تو وہ اس کا ہو جاتا۔

---

[1] امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے (عبدالرزاق ص ۲۷۶، ج۱۰، ابن ابی شیبہ ص ۳۶۸، ج۷)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۵۳، ج۷، میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

[3] حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۵۱، ج۷)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يقول في اخت لأب وام واخت لأب وجد للاخت من الأب والام النصف وللاخت من الأب السدس تكلة الثلثين وما بقي فللجد وكان يقول في ام وامرأة واخوات واخوة وجد للمرأة الربع وللام السدس ويجعل ما بقي بين الاخوات والاخوة والجد للذكر مثل حظ الانثيين وهو بمنزلة اخ الا ان يكون سدس جميع المال خيراً له فيعطيه سدس جميع المال وكان لا يؤرث ابن اخ مع جد ولا اخاً لام مع جد وكان يقول في ام وزوج واخت

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حقیقی بہن، باپ شریک (علاتی) بہن، اور دادا، حقیقی بہن کو آدھا، باپ شریک بہن کو چھٹا دو تہائی پورا کرنے کے لیے، اور باقی ماندہ دادا کے لیے ہے[1] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ماں، بیوی، بہنوں، بھائیوں اور دادا کے بارہ میں کہتے بیوی کا چوتھائی، ماں کا چھٹا اور باقی ماندہ بہنوں اور بھائیوں اور دادا کے درمیان تقسیم ہوگا، مرد کے لیے عورتوں کے حصے سے دوگنا، وہ بھائی کی طرح ہے مگر یہ کہ تمام مال کا چھٹا حصہ اس کے لیے بہتر ہو تو اسے تمام مال کا چھٹا حصہ دیدیا جائے گا،[2] اور وہ دادا کے ہوتے ہوئے بھتیجے کو وارث نہیں بناتے تھے، اور نہ دادا کے ہوتے ہوئے اخیافی (ماں شریک) بھائی کو[3] اور وہ کہتے تھے ماں، خاوند بہن اور دادا، خاوند

---

[1] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور احناف میں صاحبین رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے (سراجی ص ۲۹۔۳۰)

[2] احناف میں صاحبین رحمہما اللہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک ہے۔ (سراجی ص ۲۹۔۳۰)

[3] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۳۵۵، ج ۷، میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

وجد للزوج النصف ثلاثة وللاخت ثلاثة وللام الثلث سهمان وللجد السدس فصارت تسعة وكذلك كان يعيل الفرائض .

باب الرد وذوي الارحام :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يرد ما أبقت السهام على كل وارث بقدر سهمه الا الزوج والمرأة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يجعل الخالة بمنزلة الام والعمة بمنزلة العم وبنت الاخ بمنزلة الاخ وبنت

کے لیے آدھا یعنی تین حصے، تین حصے بہن کے لیے آدھا اور ماں کے لیے ایک تہائی یعنی دو حصے اور دادا کے لیے چھٹا حصہ تو یہ نو حصے ہوئے۔ اور اسی طرح وہ فرائض میں عول کا قاعدہ اختیار فرماتے ہے[1]

باب:- رد (یعنی حصہ بڑھانا) اور محرم رشتہ دار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ حصوں میں سے جو بچ جاتا وہ ہر وارث پر اس کے حصہ کی مقدار سے دوبارہ دے دیتے، سوائے خاوند اور بیوی کے ہے[2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ خالہ کو ماں کی طرح بناتے، اور پھوپھی کو چچا کی طرح ہے[3] اور

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ابن ابی شیبہ ص ۳۵۵، ج ۷، میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

[2] حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ (ابن ابی ابن شیبہ ص ۳۴۳، ج ۷)

[3] حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۳۳۶، ۳۳۷، ج ۷)

الاخت بمنزلة الاخت .

باب الولاء :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في بنت ومولاه عتاقة ، قال : للبنت النصف وما بقي فرد عليها وكان لا يؤرث المولاء مع ذوي السهام الا مع الزوج والمرأة .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يؤرث مولاء العتاقة دون الخالة والعمة وغيرهما من ذوي الارحام .

بھتیجی کو بھائی کی طرح اور بھانجی کو بہن کی طرح بناتے [1]

باب :- ولا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام :

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور مولاء[2] عتاقہ کے بارہ میں فرمایا، بیٹی کو آدھا اور جو باقی بچ جائے وہ پھر اسے ہی دے دیا جائے[3] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حصہ دار وارثوں کے ہوتے ہوئے آزاد کردہ غلاموں کو وارث نہیں بناتے تھے سوائے خاوند اور بیوی کے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام :

حضرت علی رضی اللہ عنہ مولاء عتاقہ کو وارث بناتے تھے خالہ، پھوپھی وغیرہ محرم رشتہ داروں کو نہیں[4]

---

[1] مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔(ابن ابی شیبہ ص ۳۳۸، ج ۷) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔(عبدالرزاق ص ۲۸۳، ج ۱۰)

[2] مولاء عتاقہ۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام۔

[3] چونکہ نسبی تعلق موجود ہے اس لیے مولاء عتاقہ کو کچھ نہیں ملے گا، احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔(ہدایہ ص ۲۸۷، ج ۳)

[4] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے(ہدایہ ص ۲۸۶، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا ولاء الا لذي نعمة ولا ترث النساء من الولاء شيئاً الا ما اعتقن وكان يقضي بالولاء للكبر.

باب فرائض اهل الكتاب والمجوس:

حدثني زيد بن علي عن أبيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يورث المجوس بالقرابة من وجهين ولا يورثهم بنكاح لا يحل

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ولا نعمت[1] والے کے سوا کسی کے لیے نہیں[2] اور عورتیں ولا میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنتی مگر جو خود آزاد کریں،[3] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ولا کا فیصلہ بڑے کے لیے کرتے تھے،[4] (یعنی جو میت کے زیادہ قریب ہوتا)

باب-: اہل کتاب اور مجوسیوں کے فرائض

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مجوسیوں کو رشتہ داری کی وجہ سے دو طریقوں پر وارث بناتے،

---

[1] ولا کی دو قسمیں ہیں نمبر ا۔ ولا عتاقہ جسے ولا نعمۃ بھی کہتے ہیں اس کا سبب آزاد کرنا ہے۔ نمبر ۲۔ ولا موالاۃ اس کا سبب عقد موالاۃ ہے (ہدایہ ص ۲۸۳،۲۸۴، ج ۳)

[2] امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (فتح القدیر علی الہدایہ ص ۱۶۱، ج ۸)

[3] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ (ہدایہ ص ۲۸۷، ج ۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱، ج ۷)

[4] حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷، ج ۷، عبدالرزاق ص ۳۰،۳۱، ج ۹)

في الاسلام .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يتوارث اهل ملتين .

باب الغرقى والهدمى :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يؤرث الغرقى والهدمى والقتلى الذين لا يعلم أيهم مات اولاً بعضهم من بعض ولا يؤرث أحداً منهم ما ورث منه صاحبه شيئاً .

اور ایسے نکاح کی وجہ سے انہیں وارث نہیں بناتے تھے جو اسلام میں حلال نہیں ہے[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا، دو (الگ الگ) دین والے آپس میں وارث نہیں بنتے ہے[2]

باب-: ڈوبنے والے اور دب کریا گر کر مرنے والے

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈوبنے والوں، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والوں اور ان مقتولوں کو جن میں یہ نہ معلوم ہو سکے کہ ان میں پہلے کون مرا ہے ایک دوسرے کا وارث بناتے[3] پھر اسے اپنے ساتھ مرنے والے سے جو مال وراثت میں ملتا اس مال میں ان میں سے کسی کو بھی وارث نہیں بناتے تھے۔

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۳۱، ج ۶)

[2] عبدالرزاق ص ۳۴۱، ج ۱۰، میں یہ روایت مرفوعاً دوسری سند کے ساتھ موجود ہے۔

[3] حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری اسناد کے ساتھ بھی اسی طرح منقول ہے۔ (عبدالرزاق ص ۲۹۵، ج ۱۰، ابن ابی شیبہ ص ۳۷۱،۳۷۲، ج ۷)

باب الخنثی :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: أوتي معاوية وهو بالشام بمولود له فرج كفرج الرجل وفرج كفرج المرأة فلم يدر ما يقضي فيه فبعث قوماً يسالون عنه علياً عليه السلام فقال لهم علي عليه السلام ما هذا بالعراق فاصدقوني فاخبروه الخبر، فقال لعن الله قوماً يرضون بحكمنا ويستحلون قتالنا، ثم قال: انظروا الى مباله فان كان يبول من حيث يبول الرجل فهو رجل وان كان يبول من حيث تبول المرأة فهو امرأة، فقالوا يا امير المؤمنين انه يبول من الموضعين جميعاً،

باب:- ہجڑہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب کہ وہ شام میں تھے ایک بچہ لایا گیا جس کی ایک شرمگاہ مرد کی شرمگاہ کی طرح تھی اور ایک شرمگاہ عورت کی شرمگاہ کی طرح تھی، انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس میں کیا فیصلہ کریں، انہوں نے کچھ لوگوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس بارہ میں پوچھنے کے لیے بھیجا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ عراق میں تو نہیں ہے؟ مجھے سچی بات بتاؤ تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بات بتادی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے جو ہمارے فیصلہ پر راضی ہیں اور ہمارے ساتھ لڑنا بھی حلال سمجھتے ہیں، پھر کہا، اس کے پیشاب کرنے کی جگہ دیکھو،[1] اگر وہ اس راستہ سے پیشاب کرتا ہے جہاں سے مرد پیشاب کرتا ہے تو وہ مرد ہے اور اگر وہ اس جگہ سے پیشاب کرتا ہے جہاں سے عورت کرتی ہے تو وہ عورت ہے، انہوں نے فرمایا، اے امیر المؤمنین! وہ تو دونوں جگہوں سے

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۷۴، ج ۷،) میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔

قال فله نصف نصيب الرجل ونصف نصيب المرأة .

باب العتاقة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : يعتق الرجل من عبيده ما شاء ويسترق منهم ما شاء .

١ حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في عبد بين رجلين أعتقه أحدهما قال : يقوم بالعدل فيضمن لشريكه حصته .

پیشاب کرتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کے لیے آدھا حصہ مرد کا ہے اور آدھا حصہ عورت کا[1]

باب-: آزاد کیا ہوا غلام

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انسان اپنے غلاموں میں سے جسے چاہے آزاد کرے اور جسے چاہے غلام رکھے۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک اسے آزاد کردے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے، پھر آزاد کرنے والا اپنے شریک کو اس کے حصے کی رقم ادا کرے[2]

---

[1] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۶۰۶، ج ۴)

[2] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں البتہ اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو غلام کو بقایا حصہ ادا کرنے میں محنت کرنا پڑے گی (ہدایہ ص ۴۳۳، ج ۲)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان يستحب ان يحط من المكاتب ربع الكتابة ويتلو وأتوهم من مال الله الذي أتاكم .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كان لا يقضي بعجز المكاتب حتى يتوالى عليه نجمان .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مکاتب[۱] سے بدل کتابت کا چوتھا حصہ کم کرنے کو مستحب سمجھتے تھے[۲] اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔

وَاٰتُوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰكُمْ (سورہ نور، آیت ۳۳) (اور دو ان کو اللہ کے مال سے، جو تم کو دیا ہے)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مکاتب کے عاجز ہونے کا فیصلہ نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ اس پر لگاتار دو قسطیں گزر جائیں۔[۳]

---

[۱] مکاتب وہ غلام ہے جسے آقا کہہ دے کہ فلاں تاریخ تک اتنی رقم ادا کر دو تو تم آزاد ہو اور بدل کتابت وہ رقم جو مکاتب ادا کرے گا۔ (مترجم)

[۲] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارہ میں متعدد روایات مختلف اسناد کے ساتھ عبد الرزاق ص ۳۷۵، ج ۸، ص ۳۷۶، ج ۸، اور ابن ابی شیبہ ص ۱۵۶، ۱۵۷، ج ۵، میں موجود ہیں۔

[۳] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت ابن ابی شیبہ ص ۱۶۵، ج ۵، میں موجود ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں (ہدایہ ص ۲۸۰، ج ۳)

باب المكاتب يعتق بعضه كيف يرث :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل مات وخلف ابنين احدهما حر والآخر عتق نصفه ، قال : المال بينهما أثلاثا للذي عتق كله ثلثا المال وللذي عتق نصفه ثلث المال .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في أب حر وابن نصفه حر ، قال : للأب النصف وللابن النصف .

باب:- مکاتب جس کا کچھ حصہ آزاد ہو وہ کیسے وارث ہوگا

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو شخص مر گیا اور پیچھے دو بیٹے چھوڑے جن میں سے ایک آزاد ہے دوسرے کا آدھا حصہ آزاد ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مال ان کے درمیان تین حصوں میں تقسیم ہوگا، جو پورا آزاد ہے اس کے لیے دو تہائی مال اور جس کا آدھا حصہ آزاد ہے اس کے لیے ایک تہائی مال ہوگا[1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو باپ آزاد ہو اور بیٹے کا آدھا حصہ آزاد ہو تو باپ کے لیے آدھا مال اور بیٹے کے لیے آدھا مال ہے[2]

---

[1] حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ بقایا مال وارثوں کا ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی بقایا مال آزاد وارثوں کو دیتے تھے (عبدالرزاق ص ۳۹۱، ج ۸)

[2] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ بقایا مال آزاد وارثوں کا ہے (عبدالرزاق ص ۳۹۲، ۳۹۳، ج ۸)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في ام حرة وثلاث اخوات نصف كل واحدة منهن حر وعم حر، قال : للام تسعة من ستة وثلاثين وهو ربع المــال ولكل واحدة من الاخوات ستة وللعم تسعة .

باب الاقرار بالوارث وبالدين :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في رجل يموت ويخلف ابنين فيقر أحدهما بأخ له ، قال يستوفي الذي أقر حقـــه ويدفع الفضل.

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو ماں آزاد ہو تین بہنیں ان میں سے ہر ایک آزاد ہو اور چچا آزاد ہو تو ماں کے لیے چھتیس حصوں میں سے نو حصے اور وہ چوتھائی مال بنتا ہے، اور ہر بہن کے لیے چھ چھ حصے اور چچا کے لیے نو حصے۔

باب:- وارث اور قرض کا اقرار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:
جو شخص مر جائے اور پیچھے دو بیٹے چھوڑ جائے، ان میں سے ایک اپنے بھائی کا اقرار کرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اقرار کرنے والا اپنا حق پورا وصول کرے اور باقی ماندہ اسے (مقر لہ) کو دے دے۔[1]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے کہ نسب تو ثابت نہیں ہوگا لیکن وہ شخص میراث میں اس کا شریک ہو جائے گا۔ (ہدایہ ص ۲۰۲، ج ۳)

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام في الورثة يقر بعضهم بدين ، قال : يدفع الذي أقر حصته من الدين .

باب قسمة المواريث :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: اجر القاسم سحت .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: كل رباع او ارضين قسمت في الجاهليــة فهي على قسمتها وكل رباع او

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

جن ورثا میں سے بعض قرض کا اقرار کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس نے قرض کا اقرار کیا ہے وہ قرض میں سے اپنا حصہ دے دیں، [1]

باب-: میراث کی تقسیم

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تقسیم (وراثت کے حصہ بنانے والا) کرنے والے کی اجرت حرام ہے [2]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر گھر یا زمینیں جو جاہلیت میں تقسیم کر دی گئی ہیں وہ

---

[1] حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حکم رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے (ابن ابی شیبہ ص ۳۱۸، ج ۷) احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۲۰۲، ج ۳)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد کے ساتھ اس طرح کی روایات موجود ہیں۔ (عبدالرزاق ص ۱۱۵، ج ۸)

ارضين أدركها الاسلام فهي على قسمة الاسلام .

باب الوصايا :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا وصية لقاتل ولا لوارث ولا لحربي .

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: لا وصية ولا ميراث حتى يقضى الدين ولأن اوصي بالخمس أحب الي من ان اوصي بالربع ولأن اوصي بالربع أحب الي من ان اوصي بالثلث ومن اوصى بالثلث فلم يترك شيئا . سالت زيدا بن علي عليهما السلام عن رجل

اپنی تقسیم پر برقرار رہیں گی، اور ہر مکان یا زمینیں جنہیں اسلام نے پالیا وہ اسلام کی تقسیم پر ہوں گی۔

باب:- وصیتیں

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قاتل، وارث اور حربی کو وصیت نہیں ملے گی [1]

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک قرض ادا نہ ہو وصیت اور وراثت نہیں ہوگی، اور اگر وہ پانچویں حصہ کی وصیت کرے تو مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ چوتھائی مال کی وصیت کرے، اور اگر وہ چوتھائی مال کی وصیت کرے تو مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ تہائی مال کی وصیت کرے۔ اور جس نے ایک تہائی مال کی وصیت کی تو اس نے کوئی چیز نہ چھوڑی [2]

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اسی طرح ہے (ہدایہ ص ۵۶۵، ۵۶۶، ج ۴)

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ص ۶۶، ج ۹، میں موجود ہے۔ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (عبدالرزاق ص ۶۶، ج ۹)

اوصى لرجل ثلث ماله ولآخر بربعه ، فقـــال : خذ مالاً له ثلث وربع وهو اثنا عشر فالثلث أربعـــة والربع ثلاثة فيكون الثلث بينهما على سبعة .

باب الصدقة الموقوفة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام قال : لا يتبع الميت بعـــد موته شيء من عمله الا الصدقة الجارية فانها تكتب له بعد وفاته .

میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو کسی کے لیے اپنے تہائی مال کی وصیت کر جائے۔ اور دوسرے کے لیے چوتھائی مال کی؟ تو انہوں نے فرمایا اس کے (ایک تہائی) مال کو تین اور چار حصوں میں لے لو اور وہ بارہ حصے بنیں گے پس تہائی چار حصے ہوں گے اور چوتھائی تین حصے ہوں گے تو ایک تہائی مال ان دونوں کے درمیان[1] سات حصوں پر تقسیم ہوگا۔[2]

باب-: وقف کیا ہوا صدقہ

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میت کے پیچھے اس کی موت کے بعد اس کے عمل میں سے کوئی چیز نہیں جاتی سوائے صدقہ جاریہ کے، بلاشبہ وفات کے بعد اس کے لیے اس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

---

[1] احناف کے نزدیک بھی اگر دوسرے وارث اجازت نہ دیں تو اس صورت میں وصیت ایک تہائی مال میں ہی ہوگی اور وہ حصہ رسدی کے حساب سے تقسیم ہوگی (ہدایہ ص ۵۶۹، ج۴)

[2] یعنی ایک تہائی مال کے کل بارہ حصے کر دو، پھر بارہ حصوں کو برابر سات حصوں میں تقسیم کر دو، پھر ان سات حصوں میں سے تین حصے جو بارہ کا چوتھا حصہ ہے چوتھائی والے کو اور چار حصے جو بارہ حصوں کا تہائی حصہ ہے تہائی والے کو دے دو، اس طرح ایک تہائی مال ان دونوں کے درمیان سات حصوں میں تقسیم ہوگا۔

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام انه كتب في صدقته هذا ما أوصى به علي بن ابي طالب عليه السلام وقضى به في ماله اني تصدقت بينبع ووادي القرى والأذينة وراعة في سبيل الله ووجهه أبتغي بها مرضاة الله ينفق منهـــا في كل نفقة في سبيل الله ووجهه في الحرب والسلم والجنود وذوي الرحم والقريب والبعيد لا تباع ولا توهب ولا تورث حياً أنا او ميتاً أبتغي بذلك وجه الله والدار الآخرة لا أبتغي الا الله تعالى فان يقبلها وهو يرثها وهو خير الوارثين فذلك الذي قضيت فيها فيا بيني وبين الله عز وجل الغد منذ قدمت مسكن واجبـــة بتلة حياً أنا او ميتاً ليولجني الله عز وجل بذلك الجنة ويصرفني عن النـــار

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عليهم السلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صدقہ میں لکھا، یہ وہ ہے جس کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ہے اور جس کا اپنے مال میں سے فیصلہ کیا ہے، میں نے ینبع وادی قری، اذینہ اور راعۃ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا ہے۔ اور اس کی رضا کے لیے اس سے میرا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہونے والے ہر خرچ میں خرچ کیا جائے۔ اس کا مصرف جنگ، صلح لشکر، محرم رشتہ دار، قریبی اور دور والے رشتہ دار ہیں، نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ ہی وراثت میں دی جائے میں زندہ ہوں یا فوت ہو جاؤں، اس کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا، بلاشبہ وہی اسے قبول فرمانے والا اور اس کا وارث ہے اور وہ تمام وارثوں میں بہتر ہے، یہ وہ ہے جو میں اس بارہ میں اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کل کے لیے فیصلہ کیا ہے جب سے میں مسکن (جگہ کا نام ہے) میں آیا ہوں، واجب ہے قطعی میں زندہ رہوں یا

ويصرف النار عن وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه وقضيت ان رباحاً وأبا نيزر وجبيرا انحدث بي حدث محررون لوجه الله عز وجل ولا سبيل عليهم وقضيت ان ذلك الى الاكبر فالاكبر من ولد علي عليه السلام المرضيين هديهم وأمانتهم وصلاحهم والحمد لله رب العالمين .

فوت ہو جاؤں، تا کہ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے مجھے جنت میں داخل فرما دے، اور مجھے جہنم سے بچالے اور اس دن مجھ سے آگ کو دور فرما دے جس دن سفید ہوں گے بعضے منہ اور سیاہ ہوں گے بعضے منہ، اور میں نے رباح ابونیزر اور جبیر کے بارہ میں فیصلہ کیا ہے کہ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد ہیں۔ اور ان پر کچھ زور نہیں، اور میں نے فیصلہ سپرد کیا ہے جو اولاد علی میں سے بڑا ہے پھر اس کے بعد جو بڑا ہے ان کی ہدایت امانت اور اصلاح پسندیدہ ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے[1]

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی سے دوسری سند کے ساتھ عبدالرزاق ۳۷۵ تا ۳۷۶، ج ۱۰، میں موجود ہے۔

قال عبد العزيز بن اسحاق رحمه الله تعالى هذا آخر الأبواب في الفقه من أصل القاضي ابي القسم علي بن محمد النخعي وثلاثة أبواب فيها أحاديث حسان في كل فن فاحببت ان أكتب هذه الالفاظ تلي كتاب الفقه اذا كانت فيه ومن أصله ثم أعوذ الى باب الحديث فاكتبه .

حدثني عبد العزيز بن اسحاق بن جعفر البغدادي قال حدثني ابو القسم علي بن محمد النخعي قال حدثني سليمان بن ابراهيم المحاربي جدي ابو امي قال حدثني نصر بن مزاحم المنقري قال سمعت هذا الكتاب من ابي خالد الواسطي على غير هذا التاليف انما كان يملي علينا ما كتبناه املاء فاما هذا الكتاب الذي على التمام فلم يروه عن ابي خالد عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام غير ابراهيم بن الزبرقان قال: حدثني بجميع ما

عبدالعزیز بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا قاضی ابوالقسم علی بن محمد النخعی کی اصل سے یہ فقہ کے ابواب میں آخری باب تھا، اور تین ابواب اس میں ہرفن کی احادیث حسان کے بھی ہیں، میں نے یہ پسند کیا کہ یہ الفاظ جو کتاب الفقہ کے متصل ہیں پہلے لکھ دوں کیونکہ یہ الفاظ اسی میں ہیں اور اس کی اصل میں سے ہیں، پھر میں (یہ الفاظ لکھنے کے بعد باب حدیث کی طرف لوٹوں گا اور وہ ابواب حدیث حسان کے) لکھوں گا۔

مجھ سے عبدالعزیز بن اسحٰق بن جعفر البغدادی نے بواسطہ ابوالقسم علی بن محمد النخعی، سلیمان بن ابراہیم المحاربی میرے نانا جان بیان کیا کہ نصر بن مزاحم المنقری نے کہا، میں نے یہ کتاب ابوخالد الواسطی سے اس تالیف کے علاوہ بھی سنی ہے۔ وہ ہمیں املا کراتے تھے ہم نے ان سے املا لکھی ہے مگر یہ کتاب پوری کی پوری

عن ابي خالد عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام

سوائے ابراہیم بن الزبرقان کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔

في هذا الكتاب ابوخالد عن زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام وكان ابراهيم بن الزبرقان من خيار المسلمين وكان خاصاً بأبي خالد ، قال ابراهيم سألت أبا خالد كيف سمعت هذا الكتاب من زيد بن علي عليهما السلام قال : سمعناه من كتاب معه قد وطاه وجمعه فما بقي من أصحاب زيد بن علي عليهما السلام ممن سمعه الا قتل غيري ، قال ابراهيم بن الزبرقان سألت يحيى بن مساور ، قال الذهبي روي عن جعفر الصادق : العائلة عن أوثق من روى عن زيد بن علي عليهما السلام فقال ابو خالد الواسطي فقلت له فقد رأيت بعض من يطعن فيه ، فقال لا يطعن في ابي

ابراہیم بن الزبرقان نے کہا، جو کچھ بھی اس کتاب میں ہے وہ

حدثني ابوخالد الواسطي قال: حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي عليهم السلام

ابراہیم بن الزبرقان پسندیدہ مسلمانوں میں سے تھے اور وہ ابوخالد کے مقرب ساتھیوں میں سے تھے، ابراہیم نے کہا، میں نے ابوخالد سے پوچھا، آپ نے یہ کتاب زید بن علی اسے کیسے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہم نے اسے اس کتاب سے سنا جو امام زید رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جسے انہوں نے بار بار دہرایا اور جمع کیا تھا، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں میں سے کوئی باقی نہیں رہا جنہوں نے یہ کتاب ان سے سنی، میرے سوا سب قتل ہو گئے۔

ابراہیم بن الزبرقان نے کہا، میں نے یحییٰ بن مساور سے پوچھا کہ امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والوں میں سے عائلہ زیادہ ثقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، ابوخالد الواسطی تو میں نے ان سے کہا میں نے تو وہ لوگ بھی دیکھے ہیں، جو ان پر امام زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے بارہ میں طعن کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا،

---

[۱] دارالباز مکہ مکرمہ کے مطبوعہ نسخہ میں (قال الذهبي روى عن جعفر الصادق) کے الفاظ نہیں ہیں۔

خالد زيدي قط انما يطعن فيه رافضي او مناصب قال ابراهيم بن
الزبرقان سمعت يحيى بن مساور يقول حدثني ابو خالد انه صحب زيد
ابن علي عليهما السلام بالمدينة قبل قدومه الى الكوفة خمس سنين اقيم عنده
كل سنة اشهراً كلما حججت لم أفارقه وحين قدم الى الكوفة حتى قتل
رحمة الله عليه وعلى شيعته فما أخذت عنه حديثاً الا وقد سمعته منه مرة
او مرتين وثلاثاً واربعاً وخمساً وأكثر من ذلك ، فقال ابو خالد ما رأيت
هاشمياً قط مثل زيد بن علي عليهما السلام ولا أفصح منه ولا أزهد ولا
أعلم ولا أورع ولا أبلغ في قول ولا أعرف باختلاف الناس ولا أشد حالاً
ولا أقوم بحجة فلذلك اخترت صحبته على جميع الناس

ابوخالد پر کوئی زیدی کبھی طعن نہیں کرے گا، ان پر رافضی یا ناصبی طعن کرے گا، ابراہیم بن الزبرقان نے کہا، میں نے یحیی بن مساور کو یہ کہتے ہوئے سنا،

مجھ سے ابوخالد نے بیان کیا کہ میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفہ آنے سے پہلے مدینہ منورہ میں پانچ سال ساتھ رہا، میں ہر سال کئی مہینے ان کے ساتھ رہا، جب بھی میں نے حج کیا میں ان سے جدا نہیں ہوا اور جب وہ کوفہ تشریف لائے تو بھی ان کی شہادت تک ان کے ہمراہ رہا اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی جماعت پر رحمت فرمائے۔

میں نے ان سے جو بھی حدیث لی ہے میں نے وہ ان سے ایک، دو، تین، چار، پانچ اور اس سے زیادہ بار سنی ہے۔

ابوخالد نے کہا میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کی طرح کوئی ہاشمی نہیں دیکھا، اور نہ ہی ان سے زیادہ فصیح، متقی، عالم، پرہیزگار، بات کی تہہ تک پہنچنے والا، فقہا کا اختلاف زیادہ جاننے والا، سخت حالت اور مضبوط دلیل والا، کوئی شخص دیکھا ہے، اسی لیے میں نے تمام لوگوں کو چھوڑ کر ان کی صحبت اختیار کی۔

رحمة الله وصلواته عليه وبلغ روحه منا السلام وأرواح آبائه الطاهرين .
تم الكتاب بحمد الله .

ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور صلوات ہوں اور ان کی روح کو ہمارا سلام پہنچائے اور ان کے آبا واجداد کی ارواح کو بھی جو پاک ہیں۔

الحمدللہ کتاب مکمل ہوئی

تحقیقی کام کا آغاز مؤرخہ ۲ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ مطابق اکیس مارچ ۱۹۸۸ء ہوا تھا جب کہ اختتام ۲۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۸ مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک۔ وما توفیقی الا باللہ

محمد اشرف (گوجرانوالہ)